فتاویٰ عالمگیری

مکمّل مدلّل اردو (محشّیٰ)

حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کا عظیم اسلامی شاہکار

ناشر: وسیم بک ڈپو۔ دیوبند (سہارنپور) یو۔پی

قرآنِ حکیم کے ایمان افروز روح پرور مبارک و مقدس معجزات

قرآنِ حکیم کے ہر حرف اور ہر لفظ میں برکت و رحمت ہے

قرآنِ حکیم کا ہر نقش اسمِ اعظم ہے

قرآنِ حکیم، اللہ رب العزت کا کلام بلاغت نظام ہے، اشرفِ ملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام اسے لانے والے ہیں اور خاتم النبیین سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ قرآنِ حکیم نازل کیا گیا ہے، پھر قرآنِ حکیم کی رحمتوں، برکتوں اور معجزات کا کیا کہنا؛ ہر حرف اور ہر لفظ رحمتوں اور برکتوں کا ایک سمندر ہے اور اس کے پڑھنے سننے اور اپنے پاس رکھنے سے خدائے رحیم و کریم کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ قرآنِ حکیم کا ہر لفظ اور ہر حرف اسم اعظم ہے، نقشِ اعظم ہے اور اس کی برکتوں اور رحمتوں کا یہ فیضان ہوتا ہے کہ مصیبتیں آسان ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور آرزوئیں اور تمنائیں منجانب اللہ پوری ہوجاتی ہیں۔

جب چاروں طرف سے پریشانیاں ہی پریشانیاں ہوں اور کوئی معاملہ کسی طرح بھی حل نہ ہوتا ہو اور اس کی طرف سے طبیعت میں ہر وقت رنج و غم، اُلجھن اور پریشانی رہتی ہو، کوئی رشتہ دار اور دوست مدد نہ کر سکتا ہو تو خدائے عز و جل کے کلامِ مقدس کی مدد سے ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ خدائے رب العزت رحیم و کریم کے کلامِ پاک میں بڑی برکت ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ کی ضرورت اور آرزو بھی "قرآنی نقشِ اعظم" سے پوری ہوجائے جو ایک خدا رسیدہ بزرگ کا عطیہ ہے۔ جب کوئی سنگدل حاکم، مرد، دوست، دشمن، خاوند، بیوی، افسر، ماتحت مرضی کے مطابق کام نہ کر رہے ہوں اور ہر وقت اُلجھنیں پیش آتی رہتی ہوں تو قرآنِ حکیم سے حلِ مشکلات اور آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل میں مدد لیجئے۔ قرآنِ حکیم کے نقشِ اعظم کی برکتیں دیکھیے اور "قرآنی نقشِ اعظم" کی برکت سے اپنی ہر مشکل آسان کر لیجئے، ہر آرزو پوری کر لیجئے، "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھ کر، یا اپنے ہاتھ پر باندھ کر ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتح یابی حاصل کر لیجئے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری کے حاکم سے، مرد سے عورت سے، محبوب سے، اجنبی سے، غرض جس سے بھی کوئی مشکل اٹکی ہوئی ہو، جس سے بھی کوئی آرزو پوری ہونی ہو اس "قرآنی نقشِ اعظم" کی برکت سے وہ آپ کے لیے نرم دل اور مہربان ہو جائے گا اور آپ کی منشا کے مطابق آپ کا کام کرے گا محبت میں دشمنی اور دشمنی میں محبت پیدا کرنا، چلتے آدمی کو اپنا ہم خیال اور ہمدرد بنا لینا، تجارت میں نفع، امتحان میں کامیابی، قرض کی ادائیگی، دفعِ بیماری، آسیب و سحر، شادی بیاہ، رفعِ شر و فتنہ و فساد اور زیادتیِ رزق و مال، غرض جو بھی مشکل درپیش ہو، جو بھی ضرورت اور آرزو ہو "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھیے، بازو پر باندھ لیجئے، یا گلے میں ڈال لیجئے، آپ کی ہر ضرورت اور ہر آرزو اللہ پاک کے کلامِ پاک کی برکت سے پوری ہوجائے گی "قرآنی نقشِ اعظم" کا ہدیہ محصول رجسٹری .... کے علاوہ صرف تین روپے پانچ آنے ہے۔ یہ ہدیہ کسی بڑی مالی منفعت کی خاطر نہیں ہے، پبلک مفاد پیشِ نظر ہے، اسی لیے صرف خرچ اشتہارات اور حق المحنت کے طور پر یہ ہدیہ رکھا گیا ہے تاکہ ہر ضرورتمند اور پریشان انسان اس نقش کو اپنے پاس رکھ کر قرآنِ حکیم کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ سکے اور قرآنِ حکیم کے معجزاتِ بابرکات کا اُسے خود مشاہدہ اور تجربہ ہوجائے، جس شخص کے گلے میں یا بازو پر یہ "قرآنی نقشِ اعظم" ہوگا، وہ دنیوی آفات سے محفوظ رہے گا اور ہم چشموں میں سربلند و سرفراز ہوجائے گا۔ ہزاروں آدمیوں نے اس "قرآنی نقشِ اعظم" کو آزما لیا ہے۔ آپ بھی یہ "قرآنی نقشِ اعظم" **صوفی میاں چشتی آستانۂ عالیہ، قرآن منزل، بجامع شاہجہانی دہلی** کے پتہ سے منگا لیجئے۔ ہزاروں کی بگڑی اس نقش نے بنا دی ہے آپ بھی اس پتہ سے "قرآنی نقشِ اعظم" منگا کر اپنے پاس رکھیے، اور دیکھیے کہ اللہ رب العزت کے کلامِ پاک میں کتنی برکت و رحمت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے کلامِ پاک کی برکت سے آپ ہر مشکل سے نجات پا لیں گے، ہر آرزو پوری ہوجائے گی، زندگی کے ہر لمحہ میں آپ شادکام و شادماں رہیں گے، آپ کو ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتحیابی ہوگی۔ کارڈ لکھ کر وی پی منگائیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

اور ہم نے تم میں سے ہر ملت کو قانون اور راہ عمل دی

فتاویٰ عالمگیری

اردو جدید

کتاب الصلوٰۃ

جز نمبر (۲)

نصف اول

حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کا عظیم الشان اسلامی شاہکار فقہ حنفی کیلئے مستند دستاویز اسلامی دستور کا مکمل انسائیکلوپیڈیا جدید حواشی اور فٹ نوٹس سے مزین اغلاط سے پاک سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ

مترجم و محشی

مولوی مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاط عثمانی فاضل دیوبند۔

مالک عطاء الرحمٰن

وسیم بکڈپو دیوبند ضلع سہارنپور

فہرست مضامین فتاوی عالمگیری اردو جلد ٢

طبع اول ——— ایک ہزار
مطبوعہ ——— محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند
ہدیہ ——— ۶/= روپے

بدعت کی باتیں
اول

ہمارے معاشرے میں "بدعت" ایک گھن ہے جو رفتہ رفتہ ہمارے ذہن، کردار، اخلاق، تہذیب اور دین کو مسخ کر رہی ہے اس کی روک تھام کے لئے "بدعت کی باتیں" ادارے سے عوامی اور تبلیغی انداز پر، بدعت اور شرک، فتاویٰ کی سیلاد شریف - طریقہ میلاد شریف - زیارت قبور - حفظ الایمان - شادی کی رسمیں - اغلاط العوام - اس طرح سات مختلف موضوع پر مشتمل [illegible] سے زائد صفحات پر خوبصورت کتابت و طباعت ۲۰×۳۰ سائز مجلد مع ڈسٹ کور کے ساتھ شائع کی ہیں کتاب ایسی ہے جس کو ہر ہر گھر میں موجود رہنا چاہئے۔ قیمت تین روپے۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل مبوّب

فقہی ترتیب والا جدید ایڈیشن

از حضرت مولانا الحاج مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند و حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم کے صد سالہ دور کا عظیم شاہکار، پیدائش سے لیکر موت تک کے تمام مسائل پر حاوی۔ بے نظیر مجموعہ، ڈھائی ہزار سے زائد ایسے مسائل جو عموماً مفصل اور عبارات فقہیہ کے ساتھ مدلل ہیں، جو طلباء کیلئے شفیق استاد، علماء کیلئے بہترین مشیر اور عوام کے لئے ماہر مفتی کا کام دینے والا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کی تمام ضروریات سے متعلق مسائل کا یہ عظیم ذخیرہ اس قابل ہے کہ تمام مدرسوں، خانقاہوں، لائبریریوں اور ہر مسلم گھرانے میں برابر مطالعہ رکھا جائے، کتابت طباعت کاغذ معیاری ٹائٹل خوشنما دیدہ زیب جس میں ادارہ الافتاء دارالعلوم کا فوٹو بھی شامل ہے۔ مکمل سیٹ چار جلدوں میں ۱۳۵/

تاریخ محمودیت کے پوشیدہ اوراق

مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ سیاہ باتیں جو آپ کی کتابوں کو چھپا نہ سکیں۔ مرزا قادیانی کی خانگی زندگی، عینی مشاہدوں کی زبانی ہے۔ ان لڑکیوں کے بیانات جن کی عصمتیں مرزا سے بچ نہ سکیں، بے بس معصوم بے گناہ لڑکیوں کی زبانی وہ کچھ واقعات جنکو سنکر آپ کانپ جائینگے سینکڑوں حقیقت افروز بیانات جو سند کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسی کتاب آپنے کبھی دیکھی نہیں ہوگی مرزا کے مکر و فریب کا پول دودھ کا دودھ پانی کا پانی ایڈیشن محدود قیمت تین روپے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز کے احکام اور مسائل کا بیان

نماز ایک ایسا فرض ہے جس کے ترک کرنے کی (کسی حال میں) گنجائش نہیں۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا دیدہ دانستہ کافر ہے (خلاصہ) جس شخص نے نماز کی فرضیت کا انکار نہیں کیا۔ مگر قصداً نماز ترک کردی تو اس کی سزا قتل نہیں بلکہ ... کرنے تک قید کردیا جائے۔ (توبہ کرنے اور احساس ندامت کے یقین کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے) (شرح مجمع البحرین مصنفہ ابن ملک۔) وجوب نماز ہمارے نزدیک اس آخری وقت سے متعلق ہے جس میں (فقط نیت رہی) باندھی جاسکے۔ حتیٰ کہ (کوئی) کافر اگر اسلام لے آئے یا لڑکا حد بلوغ کو پہنچے یا پاگل کو افاقہ ہوجائے یا (کوئی) عورت ماہواری سے پاک ہوجائے تو اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے لائق (ابھی) نماز کا وقت باقی ہے تو ہمارے نزدیک نماز کا وجوب اس پر ہوجائے گا (مضمرات) اور جو ان عوارض (ماہواری و جنون وغیرہ میں) نماز کے اخیر وقت میں مبتلا ہو تو بالاجماع فرضیت نماز اس سے ساقط ہوجاتی ہے (مختار الفتاوی) دائی کو اگر یہ ڈر ہے کہ وہ نماز شروع کرے گی تو بچے کی موت واقع ہوگی تو (ایسی حالت میں) اس کو نماز (وقت مقررہ) سے مؤخر کرکے پڑھنا جائز ہے چور کے اندیشے اور ایسی ہی دوسری وجوہات (مثلاً جان و مال کے ضرر کے خیال کی بنا پر بھی نماز میں تاخیر جائز ہے (یہ بات خلاصہ میں مواقیت کے بیان کی چوتھی فصل میں لکھی ہے) یہ کتاب بائیس بابوں پر مشتمل ہے

(پہلا باب اوقات نماز اور ان کے متعلقہ مسائل کے بیان میں)

یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل۔ اوقات نماز کا ذکر۔

وقت نماز فجر

نماز فجر کے وقت کی ابتدا صبح صادق سے ہوتی ہے صبح صادق وہ سفیدی کہلاتی ہے جو آسمان کے کنارہ پر سورج نکلنے تک پھیلی رہتی ہے صبح کاذب غیر معتبر ہے صبح کاذب اس سفیدی کو کہتے ہیں جو فقط طول میں نظر آتی ہے پھر اس کے بعد اندھیرا چھا جاتا ہے فجر کے وقت کی ابتدا صبح کاذب سے نہیں ہوتی اور نہ روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوتا ہے (کافی) اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے کہ فجر ثانی (صبح صادق) کا شروع ہوجانا معتبر ہے

---

۱ یعنی اگر کسی شخص کو نماز کا اتنا ہی وقت ملے کہ جس میں وہ تکبیر کے علاوہ اور کچھ نہ کہہ سکے اور وقت ختم ہوجائے تب بھی کہا جائے گا کہ اس شخص پر اس نماز کا پڑھنا قضا ضروری ہوگیا۔ کیونکہ وجوب نماز کے لئے اتنا وقت بھی کافی ہے۔

یا اس کا پھیلنا اور معتبر ہو جانا (محیط) دوسرا قول زیادہ وسعت لئے ہوئے اور (اسی لئے) اکثر علماء کا میلان بھی اسی طرف ہے (مختار الفتاوی) زیادہ احتیاطی پہلو یہ ہے کہ نماز عشاء اور روزہ کے بارے میں پہلا قول معتبر مانا جائے اور نماز فجر میں دوسرے قول کا اعتبار کیا جائے (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابوالمکارم)

وقتِ ظہر

زوال کے ساتھ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور ایک چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دو مثل (دو گنا) ہونے تک ظہر کا وقت (باقی رہتا) ہے (کافی) درست یہی ہے (محیط سرخسی) زوال اسے کہتے ہیں کہ ہر چیز کا سایہ مشرق کی جانب بڑھنے (لمبا ہونے) لگے (کافی) سایہ اصلی اور زوال کے پہچان کی (سہل) صورت یہ ہے کہ برابر زمین میں ایک (ہموار اور) سیدھی لکڑی گاڑ دی جائے جس وقت تک سایہ میں کمی ہوتی رہے اس وقت تک آفتاب کو بلندی پر سمجھنا چاہیے۔ اور جس وقت سایہ بڑھنے لگے تو سمجھئے کہ سورج ڈھل گیا ہے اسی وقت سایہ کے سرے پر ایک علامت بنا دی جائے اس علامت (نشان) سے لکڑی تک جتنا سایہ ہوگا اسے اصلی کہا جائے گا۔ پھر جب اصلی سایہ کے علاوہ سایہ بڑھتے بڑھتے اصل لکڑی سے ڈبل ہو جائے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ظہر کا وقت ختم ہو جائے گا۔ (فتاوی قاضی خاں) درست صورت یہی ہے (ظہیریہ) فقہاء کہتے ہیں احتیاطی پہلو یہ ہے کہ نماز ظہر سایہ ایک مثل ہونے سے قبل پڑھ لی جائے اور نماز عصر سایہ دو مثل ہونے پر پڑھیں تاکہ دونوں نمازوں کی ادائیگی بلاشبہ اپنے وقت میں ہو جائے۔

وقتِ عصر

عصر کا وقت کسی چیز کے اصلی سائے کے علاوہ دوگنا سایہ ہو جانے پر (شروع ہو کر) غروب سورج تک باقی رہتا ہے (شرح مجمع)

وقتِ مغرب

مغرب کا وقت غروب سورج کے بعد سے لیکر شفق کے ختم ہونے (چھپ جانے) تک ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے فتویٰ بھی اسی قول پر ہے (شرح نقایہ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شفق سے مراد وہ سفیدی لیتے ہیں جو سرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے (قدوری) امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول لوگوں کے واسطے زیادہ آسان ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا قول میں احتیاطی پہلو زیادہ ہے اس لئے کہ نماز کے بارے میں بنیادی بات یہ ہے کہ اس کے ہر رکن اور شرط کا ثبوت یقینی (ہی) چیز سے ہوتا ہے (یہ نہایہ میں (صاحب نہایہ نے)" اسرار " اور مبسوط شیخ الاسلام سے نقل فرمایا)

وتر و عشاء کا وقت

وتر اور عشاء کا وقت غروبِ شفق کے بعد سے صبح صادق کے ظاہر ہونے تک ہے (کافی) عشاء سے پہلے وتر نہ پڑھے جائیں اس واسطے کہ ترتیب (بھی) واجب ہے اس بنا پر نہیں کہ عشاء سے پہلے (وتر) کا وقت ہی نہیں ہوتا۔ حتی کہ اگر کسی نے بھولے سے عشاء سے پہلے وتر پڑھ لئے یا وتر اور عشاء دونوں پڑھے بعد میں پتہ چلا کہ عشاء کی نماز (کسی وجہ سے) فاسد ہو گئی تھی۔ اور وتر فاسد نہیں ہوئے تھے (بلکہ صحیح پڑھے گئے) تو اس صورت میں وتر صحیح ہو جائیں گے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فقط نمازِ عشاء لوٹائی جائے گی۔ اس واسطے کہ اس طرح کے عذر میں ترتیب کا حکم ساقط (ختم) ہو جاتا ہے جو شخص وتر اور عشاء کا وقت نہ پا سکے۔ مثلاً اس کا قیام ایسے شہر میں ہے جہاں غروب شفق کے ساتھ ہی یا شفق کے چھپنے سے پہلے طلوع فجر (فجر کا وقت شروع) ہو جاتا ہو تو ایسے شخص پر وتر اور عشاء کی نماز واجب نہ ہوگی (تبیین)

دوسری فصل - افضل اوقاتِ نماز

نماز فجر تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے مگر تاخیر ایسی نہ ہو کہ سورج کے نکل آنے کا شبہ ہونے لگے) بلکہ نماز اس قدر روشنی میں پڑھنی چاہیئے کہ اگر نماز کے فاسد ہونے کا پتہ چلے تو اسے دوبارہ مستحب قرات سے اس کے (مقررہ) وقت میں ادا کرنا ممکن ہو۔ (تبیین) حکم ہر زمانہ میں یہی ہے مگر حج کرنے والے مزدلفہ (قربانی) کے دن مزدلفہ میں اس کے خلاف کریں یعنی وہاں افضل یہ ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھی جائے (محیط) نماز ظہر گرمی کے موسم میں تاخیر سے پڑھنا اور سردی کے موسم میں جلدی مستحب ہے (کافی)

عہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

چاہے اکیلے نماز پڑھی جائے یا جماعت کے ساتھ (شرح مجمع مصنفہ ابن ملک) نماز عصر میں ہر زمانہ میں سورج (کی روشنی میں) کسی کا تغیر (تبدیلی) پیدا نہ ہونے تک تاخیر مستحب ہے۔ سورج کی ٹکیہ کے اندر تبدیلی معتبر ہے دھوپ کا تغیر معتبر نہیں۔ سورج کی ٹکیہ جب ایسی ہوگئی ہو کہ آنکھیں اس کے دیکھنے سے نہ چندھیاتی ہوں اور اسے ننگی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہو) تو اس صورت میں سمجھا جائے گا کہ سورج میں تغیر ہوگیا اور جب تک ایسا نہیں سورج میں تغیر نہ سمجھا جائے گا (کافی) درست یہی ہے (ہدایہ) اگر سورج میں (کسی قسم کی) تبدیلی سے پہلے نماز شروع کردی تھی اور نماز اتنی لمبی ہوگئی کہ (اس دوران میں) سورج میں تغیر آگیا تو دیر (سے) نماز مکروہ نہیں (یہ بحر الرائق میں "غایۃ البیان" سے نقل کیا گیا ہے) ہر زمانہ میں نماز مغرب بلا تاخیر پڑھنا مستحب ہے (کافی) نماز عشاء کو تہائی رات تک موخر (دیر) کرنا مستحب ہے وہ شخص جسے اپنے جاگ جانے پر اعتماد ہو اس کے لئے نماز وتر میں رات کے آخر تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور جسے اپنے جاگنے پر اعتماد نہ ہو۔ اسے سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ (تبیین) جس دن (آسمان) پر بادل ہوں (اس دن) نماز فجر روشنی کرکے پڑھنی چاہیئے جس طرح بادل نہ ہونے کی صورت میں نماز فجر روشنی کرکے پڑھتے ہیں نماز ظہر میں تاخیر کی جائے کہ کہیں زوال سے پہلے نہ پڑھی جائے اور نماز عصر (ذرا) جلدی پڑھ لی جائے تاکہ (یہ نماز) مکروہ وقت میں نہ ہو۔ اور نماز مغرب میں (کچھ) تاخیر کی جائے تاکہ سورج غروب ہونے سے پہلے نہ پڑھی جائے اور نماز عشاء میں جلدی کی جائے (تو اچھا ہے) تاکہ اولوں یا بارش کی بنا پر جماعت میں خلل نہ پیدا ہو (محیط) (ابر کے) تمام زمانوں میں یہ حکم ہے دو نمازیں کسی بھی وجہ سے ایک وقت میں جمع نہ کی جائیں۔ چاہے بحالت سفر ہو یا حضر میں ہو۔ (حکم یکساں ہی رہے گا) عرفہ اور مزدلفہ کے علاوہ (کہ وہاں دو نمازیں بیک وقت جمع کرنی جائز ہیں) (محیط)

تیسری فصل - جن اوقات میں نماز ناجائز یا مکروہ ہے

تین وقت ہیں کہ جن میں نماز جنازہ، فرض نماز، اور سجدہ تلاوت ناجائز ہے (۱) سورج کے نکلنے سے اس کے بلند ہونے تک (۲) استواء شمس (یعنی جب آفتاب سوا نیزہ پر ہو) کا وقت سورج ڈھلنے تک (۳) سورج کے سرخ ہونے کے وقت سے غروب تک لیکن اسی دن کی نماز عصر ایسے وقت میں غروب کے ٹائم بھی ادا کی جائے تو ہو جائے گی۔ فتاوی قاضی خاں) شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے جس وقت تک سورج کی ٹکیہ دیکھنا ممکن ہو تب تک یہ حالت سورج کے طلوع ہونے (نکلنے) کی ہے۔ (خلاصہ) یہ حکم اس وقت ہے کہ نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا وجوب جائز وقت میں ہوا ہو پھر اس وقت تک ان میں تاخیر کردی گئی ہو تو ان کو ایسے (مکروہ) وقت میں ادائیگی بالکل ناجائز ہے لیکن اگر ان کا وجوب اسی (مکروہ) وقت میں ہوا اور ایسے (ہی) وقت میں ان کی ادائیگی ہوئی تو جائز سمجھی گئی کیونکہ ان کا وجوب بھی نقصان (کمی) سے خالی نہ تھا اسی طرح ان کا ادا کرنا نقصان سے خالی نہیں (سراج الوہاج) یہی تبیین اور کافی میں ہے) سجدہ تلاوت کو مؤخر کرنا افضل ہے مگر نماز جنازہ مؤخر کرنے میں کراہت ہے (تبیین) ان (مکروہ) وقتوں میں فوت شدہ فرائض و واجبات مثلاً وتر وغیرہ کی قضا بھی ناجائز ہے (مستصفی و کافی) ان وقتوں میں نفل نماز (اگر کوئی پڑھ لے تو) جائز ہے مگر کراہت (تحریمی) کے ساتھ (کافی و شرح طحاوی) حتیٰ کہ اگر سورج نکلنے اور چھپنے کے

حاشیہ صفحہ ۷) یہ بدلیل قولہ علیہ السلام ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم۔ ظہر کی نماز ٹھنڈی کرکے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی (شدید) حرارت کا نمونہ ہے (بخاری) ۲ عن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او ان نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف للغروب حتی تغرب۔ (الحدیث) حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور مردہ دفن کرنے کی ممانعت فرماتے طلوع آفتاب کے وقت اس کے بلند ہونے تک اور زوال کے وقت سورج ڈھلنے تک اور غروب سورج کے

وقت کوئی) نفل نماز شروع کرے اور اس میں قہقہہ لگائے تو وضو کرنا لازم ہوگا۔ اسی دن کی نماز عصر کے سوا ان وقتوں میں
کوئی دوسری فرض نماز ادا کی گئی تو (قہقہہ کے باوجود) وضو باقی رہے گا۔ یہ فتاویٰ قاضی خاں ذکر نواقض وضو میں لکھا ہوا ہے (
ظاہر روایت کے مطابق اس نماز کو (اگر کسی) غیر مکروہ وقت کے اندر اس کی قضا واجب ہے اور اگر (کسی نے) نماز مکروہ وقت
میں نفل پڑھ لی تو جو (پہلے) شروع کر دینے کی وجہ سے لازم ہوا تھا اس سے وہ بری الذمہ ہو گیا۔ (فتح القدیر) گنہگار ہوگا لیکن کوئی
چیز اس پر واجب نہ ہوگی (شرح طحاوی) مکروہ وقت کے اندر نماز قضا کرنے والے کی نماز تو جائز ہے۔ لیکن قضا کرنے والا
گنہگار ہوگا۔ (محیط سرخسی) اگر کوئی شخص مکروہ وقت میں نماز پڑھنے کی نذر مانے تو اس کے لئے اس مکروہ وقت میں نماز ادا
کرنا درست ہے لیکن (نذر ماننے والا) گنہگار ہوتا ہے۔ اور اس کے واسطے ضروری ہے کہ (کسی) اور وقت میں (یہ نماز) پڑھ
لے (بحر الرائق) کوئی شخص کسی وقت نماز پڑھنے کی نذر مانے یا سوائے مکروہ اوقات کے (اور) کسی وقت نماز پڑھنے کی
نذر مانے تو اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان مکروہ اوقات میں نماز پڑھے راجح قول یہی ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر
الحاج) بعد وقتوں میں نفلیں یا وہ نمازیں جو نفلوں کے حکم میں ہیں پڑھنی مکروہ ہیں (مگر) فرائض کے پڑھنے میں کراہت نہیں۔
(نہایہ۔ کفایہ) ان نو وقتوں میں نماز جنازہ، قضا نماز اور سجدہ تلاوت درست ہے (فتاویٰ قاضی خاں) ان اوقات میں سے
ایک طلوع صبح صادق سے نماز فجر سے پہلے تک کا (درمیانی) وقت ہے جس کا حکم یہ ہے سوائے فجر کی دو سنتوں کے اس وقت کے اندر
نفل پڑھنے میں کراہت ہے کوئی شخص رات کے آخری حصے میں) نفل نماز شروع کرے ایک رکعت پڑھنے پایا تھا
کہ فجر طلوع ہو گئی تو اس صورت میں نماز پوری کرنا افضل ہے اس واسطے کہ طلوع صبح صادق کے بعد (یہ) نفل پڑھنے میں اس
کے ارادے کو دخل نہیں تھا اور اصح (صحیح ترین) قول کے مطابق یہ نفل سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوگی (سراج الوہاج، تبیین)
اور اگر چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں صبح صادق کے ظاہر ہونے کے بعد پڑھیں تو اس صورت میں یہ دو رکعتیں سنت فجر کی جگہ
شمار کی جائیں گی۔ مختار (راجح و پسندیدہ) قول یہی ہے (خزانۃ الفتاویٰ) ان وقتوں میں سے (جن میں کسی بھی قسم کی نفل
پڑھنا مکروہ ہے) ایک بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک کا ہے (نہایہ، کفایہ) اگر سنت فجر کے فاسد ہونے کا علم ہو تو بعد نماز
فجر ان کی قضا ناجائز ہے (محیط السرخسی) ان مکروہ وقتوں میں سے ایک بعد نماز عصر آفتاب میں تغیر پیدا ہونے سے پہلے
تک کا وقت ہے (نہایہ کفایہ) اگر کوئی شخص مستحب وقت کے اندر نفل نماز شروع کر کے توڑ دے۔ پھر بعد نماز عصر سورج چھپنے سے
پہلے یہ چاہے کہ ان (نفلوں) کی قضا پڑھ لے تو یہ ناجائز ہے (محیط السرخسی) مکروہ وقتوں میں سے سورج چھپنے کے بعد نماز
مغرب سے پہلے کا وقت ہے۔ اور (اسی طرح) اقامت، عیدین، جمعہ، نماز کسوف یا نماز استسقاء (میں سے کسی کے بھی)
خطبہ کے وقت بھی نفلیں پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے (نہایہ، کفایہ) حج و نکاح کے خطبہ کے وقت بھی نفل پڑھنے میں کراہت ہے۔
(منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے واسطے نکلنے کے وقت بھی نفل نماز (پڑھنے) میں کراہت
ہے (منیۃ المصلی) کسی شخص نے نماز جمعہ سے پہلے کی چار سنتوں کو شروع کر دیا۔ پھر امام خطبہ دینے نکلا تو اسے ان چاروں
سنتوں کو پورا کر لینا چاہئے، درست یہی ہے امام صدر الشہید حسام الدینؒ کا میلان اسی جانب ہے (ظہیریہ) نفل نماز
بعد اقامت نماز کے کراہت سے خالی نہیں۔ لیکن اگر یہ خوف نہ ہو کہ جماعت فوت ہو جائے گی تو سنت فجر پڑھنا درست ہے
گھر اور مسجد میں نماز عیدین سے پہلے نفل پڑھنے میں کراہت ہے۔ اور بعد نماز عیدین مسجد میں نفل پڑھنے پر کراہت کا حکم ہے
(بعد نماز عیدین) گھر پر نفل پڑھی جائیں تو مکروہ نہیں۔ مزدلفہ اور عرفہ میں جو نمازیں جمع کی جاتی ہیں ان کے بیچ میں (اگر کسی نے)
نفل پڑھیں تو مکروہ ہے (بحر الرائق) اگر فرض نماز کا وقت تنگ ہو گیا تو اس صورت میں فرض کے علاوہ اور تمام نمازوں کا پڑھنا
مکروہ ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج نقل عن الحاوی) اگر پاخانہ اور پیشاب کی ضرورت (محسوس) ہو تو اسے

روک کر نماز پڑھنے میں کراہت ہے کھانا سامنے رکھا ہو اور نفس اس کی جانب مائل ہو تو نماز پڑھنا کراہت سے خالی نہیں[1]۔ ایسے ہی اگر ایسی وجوہات پائی جائیں کہ ان کے ہوتے ہوئے دل کی نماز کے افعال کی جانب (پوری) توجہ نہ ہو گی اور خشوع (و خضوع) میں خلل پیدا ہو جائے گا تو اس وقت بھی نماز پڑھنے میں کراہت ہے نماز عشاء آدھی رات بیت جانے پر پڑھی گئی تو مکروہ ہے۔ بحرالرائق

دوسرا باب۔ "ذکر اذان" (یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے)

پہلی فصل۔ طریقۂ اذان اور حالاتِ مؤذن

فرض نمازیں باجماعت ادا کرنے کے واسطے اذان مسنون ہے (فتاویٰ قاضی خاں) بعض لوگ واجب کہتے ہیں درست یہ ہے کہ اذان مؤکدہ سنت ہے۔ (کافی) یہی عامۂ مشائخ (اکثر علماء) کا مذہب (و مسلک) ہے (محیط) اذان جیسے فرض نمازوں کے واسطے مسنون ہے ایسے ہی تکبیر بھی مسنون ہے (البحر الرائق) سوائے نماز جمعہ اور پانچ فرض نمازوں کے اور جتنی نمازیں نوافل، تراویح، عیدین، سنتیں اور وتر وغیرہ ہیں ان میں نہ اذان اور نہ اقامت۔ (محیط) ایسے ہی نمازِ نذر، نمازِ جنازہ، نمازِ استسقا، نمازِ چاشت، اور (مختلف) حادثوں (کے سلسلہ میں پڑھی جانے والی) نمازوں کے واسطے نہ اذان ہے اور نہ اقامت (تبیین) نمازِ خسوف اور نماز کسوف کا حکم بھی ایسا ہی ہے (عینی شرح کنز) عورتوں کے واسطے نہ اقامت (ضروری) ہے اور نہ اذان۔ اگر عورتوں نے باجماعت نماز پڑھی تو نہ اذان کہیں اور نہ اقامت۔ اگر وہ اذان و اقامت کہیں گی تو نماز درست ہو جائے گی۔ لیکن (اذان و اقامت کی بنا پر) گنہگار ہوں گی۔ (خلاصہ) مسافر اور وہ مقیم شخص جس نے اپنے گھر میں نماز پڑھی ان دونوں کے لئے اذان و اقامت مستحب ہے غلاموں پر نہ اذان (واجب) ہے اور نہ اقامت (تبیین) سوائے صبح کے دوسری نمازوں کے لئے قبل از وقت اذان بالاتفاق ناجائز ہے ایسے ہی صبح کی اذان قبل از وقت دینا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ناجائز ہے۔ قبل از وقت اگر اذان پڑھی گئی تو (حکم یہ ہے کہ) وقت ہونے پر اذان دوبارہ پڑھی جائے (شرح مجمع البحرین مصنفہ ابن الملک) فتویٰ اسی قول پر ہے (تاتارخانیہ میں حجۃ سے یہی منقول ہے) اس بات پر تمام (ائمہ) متفق ہیں کہ اقامت (تکبیر) قبل از وقت ناجائز ہے (محیط) مؤذن کی اقامت کہنے کے ایک ساعت بعد امام آئے یا اقامت کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے لگے تو اس صورت میں اقامت دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں (قنیہ) وہ شخص اذان دینے کے لائق ہے جیسے اوقاتِ نماز اور قبلہ (کی سمت) کا علم ہو (فتاویٰ قاضی خان) مؤذن عالم سنت، متقی، صالح عاقل ہونا چاہیے۔ (یہی بہتر اور موزوں ہے (نہایہ) مناسب (یہ) ہے کہ مؤذن بارعب ہو اور لوگوں کے حال پر مہربانی کرنے والا ہو۔ جو لوگ جماعت میں نہیں آتے (اور راہ فرار اختیار کرتے ہیں) انہیں تنبیہ کرنے اور ان سے باز پرس کرنے) والا ہو (قنیہ) (مؤذن ایسا ہونا چاہیے جو) ہمیشہ پابندی کے ساتھ (وقت پر) اذان دیتا ہو۔ (بدائع، تاتارخانیہ) مؤذن (ایسا ہونا چاہیے جو) بنیت ثواب اذان کہتا ہو۔ (نہر الفائق) اچھا یہ ہے کہ مؤذن ہی نماز پڑھائے۔ (معراج الدرایہ) افضل یہ ہے کہ مؤذن ہی اقامت کہے (کافی) ایک شخص اگر اذان کہے اور دوسرا اقامت اور پہلا شخص (اس وقت) غائب ہو تو اقامت بغیر کراہت کے جائز ہو گی۔ اور پہلا شخص اگر حاضر ہے اور دوسرے کی اقامت سے وہ رنجیدہ ہوتا ہے تو دوسرے کی اقامت مکروہ ہو گی۔ اور دوسرے کی اقامت پر اگر پہلا شخص (بخوشی) رضامند ہو تو (اب) ہمارے نزدیک دوسرے کی اقامت مکروہ نہ ہو گی (محیط) اگر عاقل لڑکا (جو نابالغ ہو) اذان دیتا ہے تو ظاہر روایت کے اعتبار سے اس کی اذان بلا کراہت جائز ہو گی مگر (پھر بھی) افضل یہ ہے کہ بالغ اذان دے جو لڑکا عاقل نہ ہو اس کی اذان ناجائز (نا درست) ہے اذان دوبارہ دینی ہو گی۔ یہی حکم پاگل کا ہے (نہایہ)

---

[1] ظاہر ہے کہ اگر کھانے کی جانب نفس زیادہ راغب ہو تو نماز میں بھی دھیان کھانے ہی کی طرف رہے گا اور وہ دلجمعی و سکون جو نماز میں ضروری ہے حاصل نہ ہو سکے گا۔ اسی لئے شرعاً ایسی بھوک و اشتہاء کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ قرار دیا گیا۔

کوئی شخص بحالت نشہ اذان دے تو مکروہ ہے اور اس اذان کا دوبارہ پڑھنا مستحب ہے (تبیین) عورت کی اذان بھی مکروہ ہے[1] اور اس کا دوبارہ پڑھنا مستحب ہے (کافی)، فاسق کا اذان دینا مکروہ ہے لیکن (اگر دیدی تو) لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (ذخیرہ) جنبی (ایسا شخص جس پر غسل واجب ہو) کی اذان واقامت میں باتفاق روایات کراہت تحریمی ہے۔ اشبہ (روایات کے مطابق) یہ ہے کہ صرف اذان لوٹائی جائے نہ کہ اقامت بے وضو اذان دینے والے کی اذان ظاہر روایت کے مطابق کراہت سے خالی ہے (کافی) اور درست یہی ہے (جوہرہ نیرہ) اقامت بلاوضو مکروہ ہے مگر (پڑھ دی گئی تو) دوبارہ نہ پڑھیں (محیط سرخسی) مؤذن نے اذان دی اس کے بعد مرتد ہوگیا تو اذان کا اعادہ واجب نہیں۔ اور افضل یہ ہے کہ لوٹائی جائے (سراج الوہاج) مؤذن اگر اذان دیتے دیتے مرتد ہوگیا تو بہتر (و افضل) یہ ہے کہ دوسرا شخص ازسرنو اذان دے اور وہی اذان دوسرے شخص نے پوری کر دی تو (یہ بھی) جائز (و درست) ہے (فتاوی قاضیخان) بیٹھ کر اذان دینے میں کراہت ہے (لیکن اگر خاص اپنے واسطے بیٹھ کر اذان پڑھے تو اس میں) کوئی حرج نہیں۔ مسافر کا (اپنی) سواری پر (بیٹھے بیٹھے) اذان دینا مکروہ نہیں۔ (لیکن) اسے چاہیے کہ اقامت کے واسطے نیچے اترے (فتاوی قاضی خان، خلاصہ) مسافر اقامت کے واسطے سواری سے نیچے نہ اترے بلکہ سواری پر بیٹھے بیٹھے اقامت کہے تو (یہ بھی) جائز ہے (محیط) مسافر اگر سواری ہی پر اذان شروع کر دے اور منہ اس کا قبلہ کی جانب نہ ہو تو (بھی) جائز (و درست) ہے (فتاوی قاضی خان، خلاصہ) ظاہر روایت کے مطابق حضر میں سواری پر اذان کراہت سے خالی نہیں (محیط سرخسی) لیکن (اگر پڑھ لی تو) لوٹائی نہ جائے (خلاصہ) غلام، دیہات میں رہنے والے، جنگل میں رہنے والے، ولد الزنا، اندھے اور ایسا شخص جو بعض نمازوں کی اذان دے دیتا ہو اور بعض کی نہ دیتا ہو۔ مثلاً دن کے وقت اس کا قیام بازار میں ہو اور رات کے وقت (اپنے) گھر بلا کراہت ان سب (اوپر ذکر کئے گئے اشخاص) کا اذان دینا جائز ہے۔ مگر ان لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے کا اذان دینا زیادہ بہتر ہے (محیط) اندھے کے ہمراہ اگر کوئی ایسا آدمی ہو جو اس کے اوقات نماز کی حفاظت کرے (اور اس کی پوری طرح رہبری کرتا رہے) تو آنکھوں والے اور (اس) اندھے کی اذان (حکم میں) یکساں ہے (نہایہ) اذان واقامت کے بغیر فرض نماز مسجد میں پڑھنا کراہت سے خالی نہیں (فتاوی قاضی خان) جس شخص نے شہر میں نماز پڑھی اور اس کے محلہ (کی مسجد) میں اذان واقامت ہو چکی ہو تو ایسے شخص کے لئے اذان واقامت کا چھوڑ دینا مکروہ نہیں۔ بغیر اس فرق کے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت ہو۔ (تبیین) (لیکن) اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے (تمرتاشی) محلہ میں اگر اذان نہ ہوئی ہو تو (اس صورت میں) اذان واقامت کا ترک کرنا مکروہ ہے فقط اذان چھوڑ دی جائے تو کراہت نہیں۔ (محیط) اقامت (تکبیر) کا ترک کرنا مکروہ ہے (تمرتاشی) مسافر چاہے اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ (مگر) اس کے واسطے اذان واقامت ترک کرنا مکروہ ہے (مبسوط) (اگر مسافر نے) فقط اقامت چھوڑ دی تو کراہت کے ساتھ جائز ہے (شرح طحطاوی) اذان واقامت دونوں کہی جائیں تو اچھا ہے یہی حکم اس وقت ہے جبکہ اقامت کہی ہو۔ اور اذان نہ دی ہو (مبسوط) دیہات میں کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے اور ایسی مسجد موجود ہے جہاں اقامت ہمیشہ ہوتی ہو تو اس کے واسطے شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھنے والے کا سا حکم ہے۔ اور اگر دیہات میں ایسی مسجد نہ ہو تو اس کے لئے مسافر کا سا حکم ہے۔ (شمنی شرح نقایہ) کوئی شخص کھیت یا انگوروں کے باغ میں ہو اور دیہات و شہر وہاں سے نزدیک ہو تو گاؤں یا شہر کی اذان ہی اس کے لئے کافی ہو جائے گی اگر دیہات یا شہر نزدیک نہ ہو تو وہاں کی اذان کو اس کے لئے کافی نہ سمجھا جائے گا۔ (بلکہ اسے اذان دینی ضروری ہوگی) نزدیکی کی حد یہ ہے کہ شہر یا دیہات کی اذان کی آواز اس جگہ تک پہنچتی ہو (مختار الفتاوی) اگر (شہر یا گاؤں قریب ہونے کے باوجود)

[1] عورت کی آواز کا پردہ بھی اس کے جسم کی طرح لازم ہے اس کے لئے اتنی بلند آواز سے کسی چیز کا پڑھنا جس سے اس کی آواز غیر مردوں کے کانوں تک پہنچے جائز نہیں۔ اس واسطے اذان دینا بھی مکروہ تحریمی ہوا۔

وہ اذان پڑھ لیں تو زیادہ اچھا ہے (خلاصہ) جنگل میں باجماعت نماز پڑھی اور اذان نہیں دی گئی تو (اس میں) کراہت نہیں اور اقامت ترک کردی تو مکروہ ہے (فتاویٰ قاضی خان) اگر اہل مسجد نے اذان دیکر جماعت کرلی تو اس کے بعد (اسی نماز کے لئے) اس مسجد کے اندر دوبارہ اذان و جماعت مکروہ ہوگی۔ اور اگر کچھ اہل مسجد اقامت و جماعت سے نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد امام مؤذن اور جماعت کے دوسرے لوگ (مسجد میں) آئے اور انہوں نے جماعت کی تو اس جماعت کو مستحب کہا جائے گا اور پہلی مکروہ ہوگی (مضمرات) اگر مسجد میں ایسے لوگ جماعت کرلیں۔ جو اس مسجد کے مستقل نمازی (اور پابندی سے آنے والے) نہ ہوں تو اس مسجد والوں (مستقل نمازیوں) کے دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں (محیط السرخسی) اہل مسجد کے ایک گروہ نے اذان (بہت آہستہ) پڑھی۔ (اتنی آہستہ) کہ ان کے علاوہ اور کوئی نہ سن سکا۔ اس کے بعد اہل مسجد (مسجد میں مستقل آنے والے) کا دوسرا گروہ آیا اور اسے پہلے گروہ کے فعل کا علم نہ تھا۔ انہوں نے باآواز بلند اذان پڑھی۔ پھر پہلے گروہ (کے فعل) کا علم ہوا تو اس صورت دستور کے مطابق یہ گروہ باجماعت نماز پڑھ لے جماعت اولیٰ (پہلی) کا اعتبار نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان، فصل اذان) ایسی مسجد جس میں امام اور مؤذن مقرر نہ ہوں۔ اور اس میں گروہ در گروہ (آکر) باجماعت نماز پڑھیں تو ہر فریق کے لئے الگ الگ اذان و اقامت سے نماز پڑھنا افضل ہے (فتاویٰ قاضی خان فصل مسجد) کسی گروہ نے کسی وقت کی نماز باجماعت ادا کی۔ اس نماز کا ٹائم ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کو اس نماز کے فاسد ہونے کا پتہ چلا تو وہ دوبارہ اس مسجد اور اسی ٹائم میں نماز باجماعت ادا کرلیں (اور اس مرتبہ) اذان و اقامت نہ لوٹائیں۔ اور اس نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد قضا کی جائے تو یہ مسجد چھوڑ کر کسی دوسری جگہ اذان و اقامت کہہ کر قضا کی جاتے (زاہدی) کسی شخص کی کسی وقت کی نماز فوت ہوگئی اب وہ اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اسے اذان و اقامت کہنی چاہئے چاہے تنہا ہو یا (قضا کرنے والا کوئی) گروہ ہو (محیط) بہت سی نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو پہلی نماز کے واسطے اذان و اقامت دونوں کہی جائیں۔ باقی (چھوٹی ہوئی) نمازوں میں وہ مختار ہے خواہ فقط اقامت کہہ لے یا اذان و اقامت دونوں (ہدایہ) ہر (قضا) نماز کے واسطے اذان و اقامت کہنا (زیادہ) اچھا ہے تاکہ طریقہ قضا اور طریقہ ادا میں (پوری طرح) موافقت ہو جائے (مبسوط مصنفہ امام سرخسی) فقط اس وقت تک (صرف تکبیر کہنے یا اذان و تکبیر دونوں کہنے کا) اختیار ہے جبکہ ان تمام نمازوں کی ایک مجلس میں قضا کی جائے۔ لیکن متعدد مجلسوں میں قضا کرنے پر اذان و اقامت شرط (و ضروری) ہیں (بحرالرائق) اصول (و ضابطہ شرعی) ہمارے نزدیک یہی ہے کہ فرض نماز کے واسطے چاہے وہ قضا ہو یا ادا اذان و اقامت کہنی چاہئیں، چاہے جماعت سے پڑھے یا اکیلا۔ اگر کسی شخص نے جمعہ کے روز (جمعہ کی نماز نہ ملنے کی وجہ سے) نماز ظہر پڑھی تو اذان و اقامت سے پڑھنے میں کراہت ہے (تبیین) عرفہ اور مزدلفہ میں جو دو نمازیں جمع کی جاتی ہیں ان میں پہلی نماز کے واسطے اذان و اقامت کہنی چاہئے اور دوسری نماز کے واسطے فقط اقامت کہی جاتے اذان نہیں۔ اقامت یا اذان کہتے ہوئے مؤذن پر غشی طاری ہوگئی تو دوسرے شخص کو دوبارہ کہنی چاہئے۔ ایسے ہی اگر مؤذن کی موت واقع ہو جائے (اور اذان یا اقامت ادھوری رہ گئی) تو یہی حکم ہوگا۔ اذان یا اقامت کے دوران (کہنے والے) کا وضو ٹوٹا اور وہ وضو کے لئے چلا گیا تو دوسرے شخص یا خود اس کو لوٹنے پر اذان شروع سے کہنی چاہئے (فتاویٰ قاضی خان) ہمارے مشائخ (رحمہم اللہ) کہتے ہیں کہ اذان یا اقامت کہتے ہوئے وضو ٹوٹے تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ اسی حال میں پوری کردی جائے (اور) پھر جاکر وضو کرے (محیط) مؤذن اقامت یا اذان کہتے ہوئے (یاد نہ رہنے کی وجہ کر) رک گیا اور کوئی بتانے والا بھی نہیں تو واجب کہ از سرنو اذان کہی جائے۔ ایسے ہی اقامت یا اذان کے بیچ میں گونگا ہوگیا اور اسے مکمل کرنے سے ناچار ہے تو دوسرے شخص کو از سرنو اذان کہنی چاہئے (فتاویٰ قاضی خان) مؤذن اذان کے دوران اگر ٹھہر جائے اور اتنا کہ (اس ٹھہرنے کا) شمار فاصلہ میں ہوتا ہو تو نئے سرے سے اذان کہنی چاہئے۔ اور اگر

(تبیین) اذان و اقامت کے بیچ میں بقدر ایسی دو رکعتوں یا چار رکعتوں کے فصل کیا جائے جس کی ہر رکعت میں دس آیتیں (با سانی) پڑھی جا سکیں (زاہدی) اذان و اقامت کو ملا دینے (اور فصل نہ کرنے میں) بالاتفاق کراہت ہے (معراج الدرایہ) ایسی نماز جس سے پہلے سنتیں یا نفلیں پڑھی جاتی ہوں (اس میں) مؤذن کے واسطے زیادہ اچھا یہ ہے کہ (سنتیں یا نفلیں) اذان و اقامت کے بیچ میں پڑھ لے (محیط) اذان کے بعد مؤذن نفلیں وغیرہ نہ پڑھنا چاہے تو اذان و اقامت کے بیچ (کچھ دیر کے لئے) بیٹھ جانا چاہیے۔ نماز مغرب کا ٹائم ہے تو اذان و اقامت اتنی دیر چپ کھڑے رہنا چاہیے جتنی دیر میں تین چھوٹی آیتوں کی تلاوت ہو سکے (نہایہ) فقہاء اس پر متفق ہیں کہ اذان و اقامت میں فصل لازم ہے (عنایہ) فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ فصل کی مقدار کیا ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اذان و اقامت بیچ میں ایک سکتہ کی مقدار چپ کھڑا رہنا (اور) پھر اقامت کہنا مستحب ہے امام اعظمؒ نے سکتہ کی مقدار یہ قرار دی ہے کہ جس میں (با آسانی) ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کی تلاوت ہو سکے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جتنی دیر دو خطبوں کے بیچ میں بیٹھا جاتا ہے اتنی (ہی) دیر اذان و اقامت کے درمیان بیٹھے، امام حلوانیؒ فقط اس بات کے اندر اختلاف ہے کہ کھڑا رہنا بہتر (و افضل) ہے یا بیٹھ جانا۔ حتیٰ کہ اگر بیٹھ گیا تو امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی (جائز) ہے لیکن ان کے نزدیک نہ بیٹھنا افضل ہے اگر کھڑا رہے تو اسے بھی) امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کہتے ہیں کہ جائز ہے مگر بیٹھنا افضل ہے (نہایہ) مستحب یہ ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگی جائے (سراج الوہاج) مؤذن کو چاہیے کہ لوگوں (مقتدیوں) کی آمد کا انتظار کرے کمزور اور جلد آنے والے لوگوں (کے خیال کی بنا پر) اقامت کہے۔ رئیس محلہ اور کسی بڑے آدمی کا اس کی ریاست و بڑائی کی وجہ سے ہرگز) انتظار نہ کیا جائے (معراج الدرایہ) اذان اول وقت کے اندر اور اقامت درمیانی وقت میں کہنی چاہیے۔ تاکہ جسے وضو کی ضرورت ہو وہ اپنے وضو سے اور نمازی اپنی نماز اور حاجت والا پاخانہ یا پیشاب کی ضرورت محسوس کرنے والا) تقاضائے حاجت کر لے (یہ تاتارخانیہ میں تحفہ سے منقول ہے) اقامت کے وقت جو شخص (مسجد میں) آئے اسے انتظار میں کھڑے رہنا باعث کراہت ہے بلکہ اسے بیٹھ جانا چاہیے اور مؤذن کے حی علی الفلاح کہنے پر اٹھ جائے (مضمرات) اگر مؤذن امام کے علاوہ کوئی دوسرا ہے اور نمازی امام سمیت مسجد میں ہیں اس صورت میں مؤذن اقامت کہتے ہوئے حی علی الفلاح پر پہنچے تو ہمارے تینوں ائمہ (امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے نزدیک امام اور نمازیوں کو کھڑا ہو جانا چاہیے درست یہی ہے امام اگر مسجد سے باہر ہو اور صفوں کی طرف سے مسجد میں آئے تو جس صف کی جانب سے) وہ گزر رہا ہو اس صف کو کھڑا ہو جانا چاہیے شمس الائمہ حلوانیؒ، امام سرخسیؒ، اور شیخ الاسلام خواہرزادہ کا رجحان اسی جانب ہے مسجد میں امام سامنے سے آ رہا ہو تو اسے دیکھتے ہی سب (مقتدیوں) کو کھڑا ہو جانا چاہیے اگر مؤذن (مکبر) اور امام ایک شخص ہے اور وہ مسجد میں اقامت کہہ رہا ہو۔ تو نمازی اس کی اقامت سے فارغ ہونے سے پہلے نہ کھڑے ہوں۔ اقامت اگر خارج مسجد کہی گئی تو ہمارے مشائخ اس پر متفق ہیں۔ کہ امام کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے نمازیوں (مقتدیوں) کو کھڑا نہ ہونا چاہیے امام قد قامت الصلوٰۃ سے ذرا پہلے (تکبیر کہہ کر) نیت باندھ لے۔ شیخ الاسلام شمس الائمہ کہتے ہیں۔ کہ درست یہی ہے۔ (محیط)

اذان کے جواب کا طریقہ

اذان سننے والوں کو اس کا جواب دینا ضروری ہے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جو (کچھ) کہے سننے والا بھی وہی کہدے مگر حی علی الصلوٰۃ کا جواب اسی لفظ سے نہ دے بلکہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم" کہنا چاہیے۔ اور مؤذن حی علی الفلاح کہے تو ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن کہنا چاہیے (سرخسی) اور درست یہی (قول) ہے (فتاویٰ غرائب) اور ایسے ہی "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے جواب میں سننے والے کو یہی الفاظ

ﮯ۱ جو خدا چاہتا ہے (وہ) ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا۔ نہیں ہوتا۔ ﮯ۲ نیند سے بہتر نماز ہے۔

نہ دہرانے جائیں بلکہ کہنا چاہیے "صدقت وبررت" (محیط) کسی شخص کے چلتے ہوئے اذان کی آواز کان میں پڑی تو اسے ایک ساعت (ایک گھڑی) ٹھہر کر اذان کا جواب دینا چاہیے (قنیہ) مستحب ہے کہ اقامت کا جواب دیا جائے (فتح القدیر) اقامت کہنے والا "قد قامت الصلوٰۃ" کہے تو سننے والے کو "اقامہا اللہ وادامہا اللہ مادامت السمٰوٰت والارض" کہنا چاہیے، اور بقیہ کلمات کا جواب اذان ہی کی طرح دیا جائے (فتاویٰ غرائب) اذان یا اقامت کے بیچ میں سننے والے کے واسطے گفتگو کرنا نامناسب ہے قرآن شریف کی بھی تلاوت نہ کرے اور سوائے جواب دینے کے اور کسی کام میں مشغول نہ ہو۔ اگر قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہو تو اسے چھوڑ کر اذان واقامت سن کر ان کا جواب دینا چاہیے اقامت کے وقت دعا بھی کوئی حرج نہیں (خلاصہ) کسی مسجد میں اگر اذان دینے والے کئی ہوں اور وہ یکے بعد دیگرے آئیں تو آگے (سب سے پہلے) آ جانے والا ہی اذان دینے کا حقدار ہے (کفایہ)

تیسرا باب۔ شرائط نماز کے بیان میں

(اس میں چار فصلیں ہیں)

نماز کی شرطیں ہمارے نزدیک سات ہیں (۱) حدث سے پاکی (۲) نجاست سے طہارت (۳) ستر عورت (شرمگاہ وغیرہ کا چھپانا) (۴) قبلہ رخ ہونا (۵) وقت (کی پابندی) (۶) نیت نماز (۷) تکبیر تحریمہ (زاہدی)

پہلی فصل ستر عورت وطہارت کا ذکر

نمازی کے واسطے ضروری ہے کہ وہ کپڑے، بدن اور نماز پڑھنے کے مقام سے ناپاکی دور کرے (زاہدی باب الانجاس) یہ (وجوبی حکم) اس وقت ہو گا جبکہ نجاست کی مقدار ہو جس کی وجہ سے نماز پڑھنا ناجائز ہو۔ اور اسے دور کرنے کی بنا پر اس سے بھی زیادہ خرابی پیدا نہ ہو۔ حتیٰ کہ اگر آدمیوں کے سامنے بلا ستر کھولے نجاست دور کرنا ممکن نہیں تو دکیونکہ یہ خرابی نہ پیدا ہو حتیٰ کہ اگر آدمیوں کے سامنے بلا ستر کھولے نجاست دور کرنا ممکن نہیں تو دکیونکہ یہ خرابی نجاست سے بڑھ کر ہے اس لئے اس صورت میں) اسے اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لینی چاہیے لوگوں کے سامنے نجاست دور کرنے کی خاطر ستر کھولنے والا فاسق کہلائیگا (بحر الرائق) نجاست میں ظاہری حصہ بدن کا اعتبار ہو گا۔ حتیٰ کہ کوئی شخص نجس سرمہ آنکھوں میں لگا لے تو ضروری کہ (نماز پڑھنے سے پہلے) آنکھیں دھوئی جائیں (سراج الوہاج) نجاست غلیظہ کی مقدار ایک درہم سے زائد ہو تو اسے دھو لینا فرض ہو گا۔ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنی باطل ہو گی۔ اور ایک درہم کی مقدار ہو تو اسے دھو لینا واجب ہے (لیکن اگر) اسی کے ساتھ نماز پڑھ لی گئی تو جائز (و درست) ہو جائے گی۔ نجاست اگر مقدار میں ایک درہم سے کم ہو تو اسے دھو لینا مسنون ہے۔ نجاست خفیفہ (ہلکی) ہو تو جس وقت تک زیادہ مقدار میں نہ ہو نماز کے جائز ہونے میں حائل نہ ہو گی۔ (اور اسی کے ساتھ نماز پڑھنی جائز رہے گی) (مضمرات) صحت نماز کے واسطے ستر عورت (شرمگاہ وغیرہ کا چھپانا) شرط ہے۔ لیکن

ع۱ اذان ختم ہونے پر اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ: بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ اے پروردگار اس کامل بلاوے اور اس قائم ہونے والی نماز کے مالک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور بلند درجات عطا کیجئے اور انہیں مقام محمود جس کا تو ان سے وعدہ کر چکا ہے عطا فرما۔ اور ہمیں قیامت میں ان کی شفاعت نصیب کیجئے۔ بیشک تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(اس میں) شرط ہے کہ نمازی کو ستر عورت (شرمگاہ وغیرہ چھپانے پر) قدرت (بھی) ہو (یعنی کپڑا وغیرہ موجود ہو) (محیط السرخسی) مرد کے ستر کی حد ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے ہمارے تینوں اماموں (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک مرد کی ناف ستر میں داخل نہیں۔ ہمارے تمام ائمہ کے نزدیک گھٹنے ستر ہی میں شمار کئے جاتے ہیں۔ (محیط) آزاد عورت کا سارا بدن ہتھیلیوں قدموں اور چہرے کے سوا ستر میں داخل ہے (متنوں میں یہی لکھا ہوا ہے) عورت کے سر کے بالوں کا بالائی حصہ ستر میں داخل ہے اور جو بال لٹکے ہوئے ہیں اس کے سلسلہ میں دو (طرح کی) روایتیں ہیں درست یہی ہے کہ یہ بال ستر میں داخل ہیں۔ (خلاصہ) درست یہی (قول) ہے (اور) فقیہ ابو اللیث اسے ہی اختیار کرتے ہیں فتویٰ اسی (قول) پر دیا گیا ہے (معراج الدرایہ) باندی کے ستر کی حد وہی ہے جو مرد کے ستر کی ہے فقط (اتنا اور ہے کہ) اس کی پیٹھ اور پیٹ بھی ستر میں (ہی) شمار ہوتے ہیں۔ ام ولد[1]، مدبرہ[1]، مکاتبہ[1] سب کے لئے یہی حکم ہے (تبیین) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستسعاۃ[2] کا حکم مکاتبہ جیسا ہے (ظہیریہ) خنثیٰ مشکل غلام ہو تو اس کے ستر کی حد باندی کے ستر کی طرح ہے اور آزاد ہے تو ہمارے فقہاء کے نزدیک اسے پورا بدن ڈھکنا چاہئیے اگر وہ (نماز میں) فقط ناف سے گھٹنوں (ہی) تک ڈھکتا ہے تو بعض حضرات کے نزدیک اسے از سر نو نماز پڑھنی چاہئیے اور بعض کہتے ہیں دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔ (سراج الوہاج) جو لڑکی بالغ ہونے کے قریب ہو وہ برہنہ یا بے وضو نماز پڑھے گی تو از سر نو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائیگا اگر نماز بلا اوڑھنی کے پڑھے گی تو اس کی نماز استحساناً مکمل ہو جائے گی۔ (محیط) بحالت نماز اپنا ستر (دوسروں) سے پوشیدہ رکھنا بالاجماع (بالاتفاق) فرض (قرار دیا گیا) ہے مگر عام مشائخ کہتے ہیں کہ ستر اپنے آپ سے پوشیدہ رکھنا فرض (ولازم) نہیں۔ (شاہان) (کسی نے) اگر بلا ازار (لنگی وغیرہ) کے فقط کرتہ پہن کر نماز پڑھی اور کرتہ اس قسم کا ہے کہ گریبان میں جھانکنے سے ستر دکھائی نہیں دیتا تو عام مشائخ کے نزدیک نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہیں کیا جائیگا درست یہی (قول) ہے تاریک مکان میں کپڑا موجود ہوتے ہوئے برہنہ نماز پڑھی تو بالاتفاق نماز ناجائز ہوگی۔ (سراج الوہاج) ایسا باریک کپڑا جس میں بدن دکھائی دیتا ہو (اور ستر کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو) نماز ناجائز ہے (تبیین) کسی کے پاس اگر صرف کرتہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا (موجود) نہ ہو اور کسی کو سجدہ اس کا ستر دکھائی نہ دیتا ہو مگر پیچھے سے نگاہ ڈالنے پر ستر نظر آجاتا ہو تو اس میں کوئی حرج (واقع) نہ ہوگا۔ (اور نماز درست ہو جائے گی) (کسی حصہ بدن کا) ذرا سا کھل جانا معاف ہے اس لئے کہ یہ (چیز) عام اور زیادہ کھلنا عام نہیں (لوگ اکثر احتیاط برتتے ہیں) اس واسطے (یہ) معاف نہیں۔ زیادہ کی حد چوتھائی یا اس سے زیادہ کھلنا ہے اور چوتھائی سے کم کھلنا قلیل (کم کی تعریف میں) داخل ہے۔ درست (قول) یہی ہے (محیط) ستر خفیف ہو یا ستر غلیظ (شرمگاہ وغیرہ) درست یہ ہے کہ اس کا حساب چوتھائی سے (ہی) کیا جائے (خلاصہ) ایک عضو کا چوتھائی سے کم کھل گیا تو (اتنی مقدار) معاف ہوگی۔ اگر کسی کے دو عضو یا دو سے زیادہ کھل گئے تو ان دونوں کے کھلے ہوئے حصہ کو ملائیں گے۔ اگر تمام کو ملانے پر ان اعضاء میں سے مقدار میں سب سے چھوٹے عضو کے چوتھائی حصہ کی مقدار تک پہنچ گیا تو نماز ناجائز ہوگی۔ (شرح مجمع مصنفہ ابن الملک) (اعضاء کے) حصوں کے حساب سے ستر کا جمع کرنا کہ مثلاً نواں حصہ یا

---

[1] ام ولدہ باندی کہلاتی ہے جس کے پیٹ سے اس کے آقا کی (کچھ) اولاد ہو۔ مدبرہ = وہ باندی جس کو مالک یہ کہدے کہ میرے انتقال کے بعد تو حلقۂ غلامی سے) آزاد ہے مکاتبہ = وہ جس سے مالک یہ کہے کہ اگر اتنا روپیہ دے تو آزاد ہے [2]۔ مستسعاۃ = اس باندی کو کہتے ہیں جس کا بعض حصہ قیمت دے کر آزاد ہو چکا ہو اور بقیہ حصہ کی قیمت ادا کرنے کی کوشش میں (لگی ہوئی) ہو۔

چھٹا حصہ (یہ) غیر معتبر ہے بلکہ اس میں مقدار معتبر ہے حتیٰ کہ اگر کسی کے کان کا نواں حصہ اور (ایسے ہی) نواں حصہ پنڈلی کا کھل گیا تو نماز ناجائز ہوگی۔ اس واسطے کہ کھلا ہوا حصہ کان کی چوتھائی کے برابر تھا (قنیہ) کسی کا ستر نماز میں کھل جائے اور (وہ بلا تاخیر) اسے چھپا لے تو اس کی نماز کے جائز ہونے پر اجماع ہے۔ ایسے ہی اگر ستر کھلنے کی حالت ایک رکن ادا کر لیا گیا۔ تو نماز کے فاسد ہونے پر اجماع ہے اسی طریقہ سے اگر کوئی رکن تو ادا نہ کرے مگر اتنی دیر توقف نہ کرے جس کے اندر ایک رکن ادا ہو جاتا ہو۔ تو امام ابو یوسفؒ نماز کے فاسد ہونے کا حکم فرماتے ہیں اور امام محمدؒ فرماتے ہیں (ایسے شخص کی) نماز پر فساد کا حکم نہیں لگایا جائیگا امام ابو حنیفہؒ سے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی (تصریح (وضاحت) ثابت نہیں (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابو المکارم) باندی بلا دوپٹہ کے نماز پڑھنی شروع کر دی اور بحالت نماز اسے پروانہ آزادی مل گیا۔ (اس صورت میں) اگر اس نے اسی وقت دوپٹہ نہ اوڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اسی ٹائم بلا دیر عمل قلیل اوڑھ لے تو نماز درست ہوگی۔ (محیط السرخسی) عمل قلیل کہ اسے (دوپٹہ کو) ایک ہاتھ سے پکڑا جائے (سراج الوہاج) ذکر (عضو تناسل) ایک الگ عضو ہے اور فوطے الگ عضو ہیں۔ یہی درست ہے (شرح مجمع) ہر سرین کا شمار الگ ستر میں ہے اور دبر (پاخانہ کا مقام) کا (الگ) تیسرے عضو میں ہے درست یہی ہے (شرح مجمع مصنفہ ابن ملک و تبیین) گھٹنا ران کے آخیر تک (کا شمار) ایک (الگ) عضو (میں) ہے حتیٰ کہ اگر کسی کے نماز پڑھتے ہوئے گھٹنے کھل گئے۔ اور ران ڈھکی رہی تو نماز درست ہوگی۔ درست یہی ہے۔ (تجنیس) مع پنڈلی عورت کا ٹخنہ (مستقل) ایک عضو ہے (شرح مجمع مصنفہ ابن ملک) مرد کا ناف کے نیچے سے شرمگاہ تک ایک عضو قرار دیا گیا۔ عضو سے مراد عضو کا اردگرد کا حصہ ہے (اگر) اس کا چوتھائی حصہ کھل جانے پہ نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ) پیٹھ ایک (الگ) ستر ہے ایسے ہی پیٹ اور سینے کا شمار (الگ مستقل) ہی ہے (تاتارخانیہ میں عتابیہ سے یہی منقول ہے) پہلو (حکماً) پیٹ کے تابع ہوتا ہے (قنیہ) عورت کی چھاتیاں چھوٹی اور ابھری ہوئی ہیں تو یہ سینہ (ہی) میں شامل سمجھی جائیں گی۔ اور اگر بڑی ہیں تو ان کا شمار (ایک مستقل) عضو میں ہوگا (خلاصہ) پستانوں میں ہر ایک شمار الگ الگ ستر میں ہے دونوں کانوں کے لئے (بھی) یہی حکم ہے (عورت کے) ایک کان چوتھائی حصہ کھل جانے پر نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (زاہدی) جس شخص کے پاس (کوئی) کپڑا نہ ہو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیئے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے کرنا چاہیے یا کھڑے ہو کر رکوع و سجدہ سمیت نماز پڑھی جائے مگر پہلی صورت (بیٹھ کر پڑھنے کی) افضل ہے (کافی) چاہے رات ہو یا دن، جنگل ہو یا گھر ہر ایک کا حکم یہی ہوگا۔ درست (قول) یہی ہے (بحر الرائق) کپڑا ملنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس کے استعمال پر قدرت ہو۔ پس اگر کسی شخص نے اسے (اپنے) کپڑے کے استعمال کی اجازت دیدی تو درست یہ ہے کہ اس کا کپڑا استعمال کرنا اس کے لئے ضروری ہوگا (جوہر نیرہ) برہنہ شخص کے سامنے اگر کوئی ایسا آدمی موجود ہو جس کے پاس کپڑا ہو تو اس سے مانگ لے۔ اگر وہ نہ دے تو برہنہ (ہی) نماز پڑھ لینی چاہیئے نماز کے درمیان اگر کپڑا میسر ہو گیا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے (یہ تاتارخانیہ میں سراجیہ سے نقل کیا گیا ہے) اگر کپڑا مل جانے کی امید ہے تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دینا چاہیئے جب تک نماز کے وقت فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو جس طرح نماز پڑھنے کے واسطے پاک جگہ میسر نہ ہوئی ہو مگر یہ توقع ہو کہ مل جائے گی۔ تو اس شکل میں بھی اس وقت نماز میں تاخیر کرنی چاہیئے۔ جب تک وقت (نماز) فوت ہونے کا ڈر نہ ہو۔ (قنیہ) ننگے لوگوں کو الگ الگ (کافی) فاصلے سے نماز پڑھنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ جماعت کرنا چاہیں تو ان کا امام درمیان (صف) میں ہے: (اور) ہر آدمی اپنے پیر قبلہ رخ کرے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں کے درمیان میں رکھ لیا جائے۔ اور اشارہ سے نماز پڑھی جائے اشارہ کے ساتھ کھڑے ہو کر یا مع رکوع (سجدہ کے بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو یہ صورت بھی درست ہے (زاہدی)" حجۃ" میں (لکھا) ہے کہ اگر برہنہ آدمی کوئی بوریا یا بچھونا رکھتا ہو تو اسے اسی سے (اپنا) ستر چھپا کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ برہنہ نہ پڑھے یہی حکم اس وقت ہے جب کہ گھاس سے ستر چھپا سکتا ہو (تاتارخانیہ) برہنہ شخص کے لئے اگر اپنے ستر پر گارا لگانا ممکن ہو تو لگالے۔ اگر اسے یہ علم ہو

کہ گارا ٹھہر جائیگا تو بغیر گارا لگائے نماز درست نہ ہوگی یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ پتوں سے اپنا ستر ڈھانپ لینے پر قدرت رکھتا ہو (قنیہ) اگر کسی کے پاس فقط اتنا کپڑا ہو جس سے ستر کا کچھ حصہ ڈھک لینا ممکن ہو۔ تو اسے استعمال کرنا (بالاتفاق) ضروری ہے پیشاب و پاخانہ کے مقام ڈھک لینے چاہئیں۔ (معراج الدرایہ) اگر کپڑا فقط اتنا ہو کہ جس سے ایک مقام (شرمگاہ) ڈھکی جاسکے تو بعض حضرات کہتے ہیں کہ دبر (پچھلا حصہ) ڈھک لینی چاہیے اس واسطے کہ بحالت رکوع اس کا کھلنا زیادہ بے حیائی (کی) کا باعث ہے بعض کہتے ہیں کہ اگلا حصہ ڈھک لینا چاہیے اس واسطے کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف (ہی) رہتا ہے (سراج الوہاج) ریشمی کپڑے پہن کر مردوں کو نماز پڑھنا ناجائز ہے (اور ان کپڑوں میں) عورتوں کی نماز درست ہے ہاں) اگر سوائے ریشمی کپڑے اور کوئی کپڑا میسر نہ ہو تو اسی سے نماز پڑھی جائے۔ برہنہ نہ پڑھنی چاہیے (فتح القدیر) عورت کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اتنا حصہ کھل جائے جس کی وجہ سے نماز پڑھنی ناجائز ہو جائے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کچھ نہ کھلے تو اسے چاہیے کہ اسے بیٹھ کر (ہی) نماز پڑھے۔ (تبیین) سجدہ کرنے کی بنا پر عورت کا عضو ستر چوتھائی کھلتا ہو تو اسے سجدہ نہ کرنا چاہیے (بلکہ صرف اشارہ سے سجدہ کرلے۔ (تاتار خانیہ) مرد کو تین کپڑے (ازار، عمامہ، اور کرتہ پہن کر نماز پڑھنا مستحب ہے (پورا) بدن ایک کپڑے سے چھپا کر نماز پڑھے تو بغیر کراہت کے جائز ہے (مرد) فقط ازار پہن کر نماز پڑھے تو بکراہت جائز ہے۔ عورت کے لئے مستحب ہے کہ تین کپڑے (ازار، کرتہ دوپٹہ کے ساتھ نماز پڑھے (لیکن) دو کپڑوں میں بھی نماز پڑھ لے گی، تو درست ہو جائے گی، (خلاصہ) عورت نے اگر ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھی تو درست نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس ایک کپڑے سے اس کا سارا بدن اور ستر ڈھک جائے تو نماز درست ہو جائیگی (محیط سرخسی) دو آدمیوں نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ ہر ایک نے ایک کنارہ سے (اپنا) ستر ڈھک لیا تو (نماز) جائز (درست) ہوگی (جوہرنیرہ) اسی طرح اگر کسی شخص نے کپڑے کے ایک کنارے سے اپنا ستر ڈھک کر دوسرا کنارہ سوتے ہوئے آدمی پر ڈال دیا تو درست ہے (جوہرنیرہ) عورت کو اگر اتنا کپڑا مل جائے کہ جس سے اس کے لئے اپنا بدن اور چوتھائی سر ڈھانک لینا ممکن ہو مگر وہ پھر بھی اپنا سر نہ ڈھکے تو نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر اس کپڑے سے چوتھائی سے کم سر ڈھکا جاسکتا ہو۔ اور وہ اپنا سر نہیں ڈھکتی تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ لیکن (پھر بھی) سر ڈھکنا زیادہ بہتر (وافضل) ہے۔ (تبیین) برہنہ آدمی کو اگر فقط اس قدر کپڑا میسر ہوا کہ اس سے اعضائے ستر میں سب سے چھوٹے عضو کا چوتھائی ڈھانکا جاسکتا ہے اور اس کے باوجود اس نے نہ ڈھکا تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ ورنہ نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (قنیہ) اگر کوئی شخص گدلے پانی میں نماز پڑھتا ہے (جس میں ستر صاف نظر نہیں آتا) تو نماز درست ہوگی اور صاف پانی ہو کہ اس میں ستر صاف دکھائی دیتا ہے تو (نماز) درست نہ ہوگی (سراج الوہاج)

دوسری فصل۔ ستر چھپانے والی چیزوں کی پاکی کا ذکر

اگر کسی کو ایسا کپڑا مل جائے جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو تو برہنہ نماز ناجائز ہوگی[1] اور چوتھائی سے کم حصہ پاک ہو یا سارا ناپاک ہو تو اس صورت میں برہنہ شخص مختار ہے چاہے بیٹھے بیٹھے اشارہ سے نماز پڑھ لے یا کپڑا پہن کر کھڑے ہو کر مع رکوع وسجدہ کے نماز پڑھ لے زیادہ بہتر (وافضل) یہی (دوسری شکل) ہے (کافی) اگر بغیر دباغت دی ہوئی مردار کی کھال مل گئی اور سوائے اس کے اور کچھ ستر ڈھکنے کے لئے نہیں ہے۔ تو مردار کی کھال سے ستر ڈھانکنا جائز نہ ہوگا۔ اور اس کو لپیٹ کر نماز درست نہ ہوگی (سراج الوہاج) اگر ایک آدمی کے پاس دو کپڑے ہوں اور ہر ایک ان کپڑوں میں سے ایک درہم کی مقدار سے زیادہ مگر چوتھائی کپڑے سے کم ناپاک ہو تو وہ مختار ہے جس کپڑے سے

[1] چوتھائی کل کے قائم مقام ہوتا ہے تو گویا سارا کپڑا پاک ہے اور پاک چیز کو ترک کرکے برہنہ نماز پڑھنا جائز نہیں۔

چاہے نماز پڑھ لے اس لئے کہ نماز کے رد کرنے میں دونوں یکساں (برابر) ہیں (تبیین) جس کپڑے میں نجاست (دوسرے کی بہ نسبت) کم لگی ہوئی ہو اس سے نماز پڑھنا مستحب ہے (خلاصہ) اگر ایک کپڑے کے چوتھائی حصہ پر خون (لگ رہا) ہے اور دوسرے کپڑے پر چوتھائی سے کم۔ تو کم خون لگے ہوئے کپڑے سے نماز پڑھنی چاہیے اور دوسرے زیادہ خون والے کپڑے سے نماز (پڑھنی) ناجائز ہوگی۔ ہر کپڑے پر چوتھائی حصہ کے بقدر نجاست لگ رہی ہو۔ یا ایک میں چوتھائی سے زائد ہو مگر تین چوتھائی سے کم ہو تو وہ مختار ہے کسی بھی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ جس کپڑے میں نجاست کی مقدار کم ہو۔ اس میں نماز پڑھنا افضل (و بہتر) ہے اگر ایک کپڑا چوتھائی حصہ سے کم پاک ہو اور دوسرا چوتھائی پاک ہو تو جو کپڑا چوتھائی پاک ہو اس میں نماز پڑھنی چاہیے۔ چوتھائی سے کم پاک کپڑے میں نماز ناجائز ہوگی۔ (تبیین) کپڑے کی ایک سائڈ میں خون لگا ہوا ہو (مگر) اتنا حصہ پاک ہو کہ اس میں تہبند باندھا جا سکے۔ اس صورت میں نماز بغیر تہبند باندھے پڑھی گئی تو ناجائز ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ پاک کپڑے سے ستر ڈھانک لینے پر قدرت ہے (اور پھر بھی اسے استعمال نہیں کیا گیا) اس سے (حکم میں) کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کہ اس کی ایک جانب ہلانے سے دوسری جانب ہلتی ہے یا نہیں ہلتی (محیط سرخسی) کپڑے کی ایک جانب سے اگر تہبند باندھنا ممکن ہوا اور دوسری جانب ناپاک ہو) تو نماز تہبند باندھ کر پڑھنی چاہیے۔ چاہے کپڑا اس قسم کا ہو کہ اسے ایک طرف سے ہلانے سے دوسری سائڈ ہل جاتی ہو یا نہ ہل جاتی ہو۔ (خلاصہ) اس طرح کے مسئلوں میں اصل یہ ہے کہ ایک آدمی اگر دو بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اور وہ (اپنی نوعیت کے لحاظ سے) برابر ہیں، تو (یہ اس کی مرضی ہے) خواہ کسی کو اختیار کرلے اور اگر برابر نہ ہو تو جو آسان معلوم ہو اسے اختیار کرلے (بحر الرائق) اگر پاک و ناپاک کپڑے میں (رل جانے کی وجہ سے) شبہ پیدا ہو گیا (کہ کونسا پاک ہے اور کونسا ناپاک) تو ظن غالب پر عمل کرکے نماز پڑھ لینی چاہیے اگرچہ ظن غالب کے نتیجہ میں ناپاک کپڑا ہی آگیا ہو۔ (سراجیہ) ایک کپڑے کے متعلق خوب سوچ کر غور و فکر کرکے نماز ظہر پڑھ لی۔ اس کے بعد پاکی کا غالب گمان دوسرے کپڑے کے اوپر ہوا اس سے نماز عصر ادا کرلی تو اس صورت میں نماز عصر فاسد ہوگی۔ کسی کے پاس دو کپڑے ہیں اور یہ خبر نہ ہو کہ کونسا کپڑا نجس ہے۔ نماز ظہر ایک سے اور نماز عصر دوسرے کپڑے سے ادا کی، اس کے بعد نماز مغرب پہلے سے اور نماز عشا دوسرے کپڑے سے پڑھی۔ پھر کپڑے پر مقدار درہم سے زیادہ نجاست لگی ہوئی نظر آئی مگر (یقینی طور پر) پہلے یا دوسرے کپڑے کا علم نہیں ہوتا تو (اس صورت میں) نماز ظہر و مغرب درست ہوگی اور نماز عصر و عشا فاسد یہی حکم اس وقت ہے جبکہ نماز ظہر، تحری سے (خوب غور و خوض کے بعد) پہلی کپڑے میں پڑھی اور نماز عصر دوسرے میں۔ پھر نماز مغرب پہلے کپڑے کے ساتھ اور نماز عشاء دوسرے کے ساتھ یہ تفصیل امام سرخسیؒ نے بیان کی ہے۔ (خلاصہ) نماز ایسے کپڑے میں پڑھی گئی جو نمازی کی نظر میں پاک نہ تھا پھر نماز سے فراغت کے بعد اس کی پاکی کا پتہ چلا تو نماز درست ہو جائے گی (محیط) برہنہ شخص کے پاس ایک ریشمی کپڑا ہو اور دوسرا ٹاٹ کا جس پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگ رہی ہو تو اس صورت میں ریشمی کپڑے سے نماز پڑھ لینی چاہیے۔ نمازی اپنے کپڑے پر مقدار درہم سے کم نجاست لگی ہوئے دیکھے اور نماز کے ٹائم (وقت میں) گنجائش ہو تو زیادہ بہتر (و افضل) یہ ہے کہ کپڑا دھو کر دوبارہ نماز پڑھ لے اگر (اس دھونے کی وجہ سے) نماز با جماعت فوت ہو جائے اور دوسری جگہ مل جانے کی امید ہو اس وقت بھی یہی حکم ہوگا۔ (لیکن) اگر یہ خطرہ ہو کہ نماز با جماعت نہ ملے گی یا ٹائم باقی نہ رہے گا تو اسے اسی طرح نماز مکمل کر لینی چاہیے (ذخیرہ) یہ حکم اس وقت ہے وہ شامل نماز ہو۔ اگر شامل نماز نہ ہو مگر جماعت کے نزدیک پہنچ جائے اور جماعت والے نماز کے اندر مشغول ہوں اور اسے یہ خطرہ ہو کہ دھو لینے کی بنا پر جماعت نہ ملے گی تو میرے نزدیک اچھا

یہ ہے کہ شریک نماز ہو جائے اور اسے (اس وقت) نہ دھوئے (خلاصہ) کوئی شخص اپنے کپڑے پر مقدار درہم سے زیادہ نجاست غلیظہ دیکھے اور اس کے لگنے کے وقت کا پتہ نہ چلے تو بالاجماع یہ حکم ہے کہ کوئی سی بھی نماز نہ لوٹائی جائے۔ درست (قول) یہی ہے (محیط سرخسی، جوہرہ نیرہ) اگر امام کے کپڑے پر مقدار درہم سے کم نجاست لگ رہی ہو۔ اور مقتدی کا مذہب یہ ہو کہ قلیل نجاست نماز کو روکنے والی نہیں اور امام کا مذہب یہ ہو کہ قلیل نجاست (بھی) نماز کو روکنے والی ہے اور امام نے بے خبری میں نماز مکمل کرلی تو (اس صورت میں) مقتدی کی نماز درست ہو جائے گی اور امام کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر امام و مقتدی کا مذہب اس کے برعکس ہے (یعنی امام کے نزدیک قلیل نجاست کے ہوتے ہوئے نماز ہو جاتی ہے اور مقتدی کے نزدیک نہیں ہوتی) تو دونوں کا حکم برعکس ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں باب الجاست نفرد فقیہ) کہتے ہیں کہ ہم اسی (مندرجہ بالا تفصیل) کو اختیار کیا ہے (ذخیرہ) نجاست موزوں اور کپڑے پر لگ رہی ہو (مگر) ہر ایک پر مقدار درہم سے کم ہو اور دونوں کو اکٹھا کیا جائے تو ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو دونوں نجاستوں کو جمع کیا جائے گا۔ اور اس سے نماز درست نہ ہوگی۔ یہی حکم اس وقت ہے جبکہ کپڑے پر متعدد جگہ نجاست لگ رہی ہو (خلاصہ) کوئی شخص ایک استر والے کپڑے جیسے قمیض وغیرہ میں نماز پڑھے اور اس پر ایک درہم کی مقدار سے (بھی) کم نجاست لگ رہی ہو اور دوسری طرف نجاست پھوٹ نکلے تو (اس صورت میں) یہ دونوں نجاستیں جمع کی جائیں گی اگر دونوں مل کر مقدار درہم سے زیادہ ہوں تو قول فقہاء کے موافق یہ نماز کے درست ہونے کو روکنے والی نہیں (اور ان کا کوئی اثر نماز کے جواز پر نہ پڑے گا) ایک کپڑے پر بہت سی جگہ نجاست لگ رہی ہو تو اسے اس مسئلہ پر قیاس نہ کریں گے اگر دو کپڑے (لپیٹ کر) نماز پڑھی جائے اور ہر کپڑے پر مقدار درہم سے کم نجاست لگ رہی ہو لیکن دونوں اکٹھی کی جائیں تو نجاست مقدار درہم سے زیادہ ہو جائے تو یہ نجاست جمع کی جائے گی (یعنی اندازہ کریں گے) اور نماز ناجائز ہوگی اگر دو استر والے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی جائے (اور) ایک استر پر لگی ہوئی نجاست دوسرے استر تک پہنچ جائے گی تو امام امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کا حکم ایک کپڑے کا ہے اور نماز (اس کے ساتھ) درست ہوگی امام محمدؒ کے قول کے موافق اس کپڑے کے ساتھ نماز ناجائز ہوگی (کیونکہ ان کے نزدیک دو استروں والا کپڑا دو کپڑوں کے حکم میں ہے) امام ابو یوسفؒ کے قول میں آسانی کا پہلو زیادہ ہے اور امام محمدؒ کے قول میں احتیاط کا پہلو (فتاوی قاضیخان) بحالت نماز اگر کسی کے پاس ایسا درہم ہو جس کی دونوں طرفیں نجس ہوں (اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی) تو مختار (و راجح قول) یہ ہے کہ نماز درست ..... ہو جائے گی (خلاصہ) درست یہی ہے اس واسطے کہ وہ ایک (یعنی) درہم ہے (فتاوی قاضی خان) ناک ٹیکنے کی جگہ ..... ناپاک ہو اور پیشانی لگانے کی جگہ پاک ہو تو بغیر اختلاف کے سب کے نزدیک) نماز درست ہوگی یہی حکم اس وقت ہے۔ کہ ناک لگانے کی جگہ پاک ہو اور پیشانی ٹکانے کا مقام ناپاک (اور) ناک پر سجدہ کیا جائے تو بغیر کسی اختلاف کے (سب ائمہ کے نزدیک یہ) نماز درست ہے اگر ناک و پیشانی دونوں کے ٹیکنے کی جگہیں ناپاک ہوں تو زند ویسی اپنی نظم میں لکھتے ہیں کہ اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ناک پر سجدہ کیا جائے پیشانی پر نہ کرنا چاہیے اور نماز درست ہوگی اگرچہ پیشانی میں (سجدہ سے روکنے والا) کوئی عذر (موجود) نہ ہو۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ناک پر سجدہ پیشانی میں کوئی عذر نہ ہونے کی شکل میں ناجائز ہے (عذر کی بات الگ ہے) (محیط) ناک اور پیشانی پر سجدہ کیا جائے (صرف پیشانی پر اکتفاء نہ کیا جائے) تو زیادہ صحیح اور راجح قول) یہ ہے کہ (یہ) نماز ناجائز ہوگی (محیط سرخسی) نماز پڑھنے والے کے دونوں پیروں کے نیچے اگر نجاست لگ رہی ہو تو نماز (پڑھنی) ناجائز ہوگی (دجیز کردری مصنف کردری) اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دونوں پیروں (کے رکھنے) کی ساری جگہ میں

نجاست ہو یا فقط انگلیوں (کے رکھنے کی) جگہ پر۔ ایک پیر کی جگہ پاک تھی اور دوسرے پیر کی جگہ ناپاک اور دونوں پاؤں (پاک اور ناپاک جگہ) رکھکر نماز پڑھی گئی تو اس (نماز کی صحت و عدم صحت کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے زیادہ صحیح (قول) یہی ہے کہ (یہ) نماز درست نہ ہوگی۔ (ہاں اگر) پاک جگہ پاؤں رکھ کر اور ناپاک جگہ نہ رکھکر نماز پڑھی گئی تو درست ہے (محیط) اگر بحالت سجدہ گھٹنوں یا ہاتھوں کے نیچے نجاست موجود ہو تو بموافق ظاہر روایت نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (امام) ابواللیث نماز کے فاسد ہونے کا حکم لگاتے ہیں (اور) "عیون" میں اسی (قول) کو درست کہا گیا ہے (سراج الوہاج) نماز پاک ہی مقام پر پڑھی گئی پاک ہی مقام پر سجدہ کیا گیا۔ مگر سجدہ کرتے وقت کپڑا ناپاک سوکھی زمین پر پڑتا ہے یا ناپاک کپڑے کو چھوتا ہے تو (یہ) نماز درست ہوگی (محیط) ہر پیر کے نیچے مقدار درہم سے کم نجاست ہو اور دونوں پیروں کی نجاست جمع کرنے پر مقدار درہم سے زیادہ ہو جاتی ہو تو (اس صورت میں) نجاست جمع کی جائے گی اور نماز درست نہ ہوگی (فتاویٰ قاضی خان) کپڑے پر نجاست کی فصل کے اندر یہی لکھا ہوا ہے) مختار (و پسندیدہ قول) یہی ہے (مضمرات) فتاویٰ عتابیہ میں موجود ہے کہ سجدہ اور پیروں کی جگہ کی نجاست اسی طرح اکٹھی کی جائے گی (تاتارخانیہ) نمازی کے کپڑے پر مقدار درہم سے کم نجاست لگ رہی ہو اور دونوں پاؤں کے نیچے بھی ایک درہم کی مقدار سے کم نجاست ہو۔ اگر دونوں کو اکٹھا کیا جائے تو مقدار درہم سے زیادہ ہو جائے تو اس شکل میں نجاست جمع نہیں کی جائے گی (خلاصہ) نماز پڑھنے والا پاک مقام میں کھڑا ہوا تھا مگر اس کے بعد ناپاک مقام پر چلا گیا۔ پھر پہلے (ہی) مقام پر آ گیا تو اگر ناپاک جگہ اتنی دیر نہ رکا ہو کہ اس مدت میں اس سے کم ایک رکن ادا کیا جا سکے تو نماز درست ہوگی ورنہ درست نہ ہوگی۔ (یہ فتاویٰ قاضی خان کپڑے اور جگہ پر نجاست لگنے کی فصل کے اندر موجود ہے) کسی نے ناپاک جگہ نماز شروع کر دی اس کے بعد پاک مقام پر چلا گیا تو (حقیقتاً ناپاک جگہ پر) اس کی نماز شروع ہی نہ ہوئی تھی (خلاصہ) نماز سواری کے اوپر پڑھی گئی اور زین پر گوبر یا خون مقدار درہم سے زیادہ لگا ہوا تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی (لیکن) صحیح (قول) یہی ہے کہ نماز درست ہو جائے گی (محیط سرخسی) نماز ایسے فرش پر پڑھی گئی کہ اس کے ایک طرف نجاست تھی مگر پیروں اور سجدہ کے مقام پر نجاست نہ تھی تو نماز درست ہے خواہ فرش بڑا ہو یا ایسا چھوٹا کہ اس کی ایک جانب کو حرکت دینے سے دوسری جانب ہل جاتی ہو۔ مختار و پسندیدہ قول یہی ہے (خلاصہ - چوتھی فصل) بوریے اور کپڑے کا حکم بھی یہی ہوگا (سراج الوہاج) حجۃ میں لکھا ہے کہ اگر فرش پر نجاست لگ گئی اور یہ خبر نہیں کہ کہاں لگی ہوئی ہے تو اس صورت میں غالب گمان پر عمل کرتے ہوئے جس جگہ کے متعلق پاک ہونے پر دل مطمئن ہو۔ وہاں نماز پڑھی جائے (تاتارخانیہ) جانماز کے استر یا اس کی تہ پر نجاست لگ گئی تو نماز درست ہو جائے گی۔ (مگر) یہ حکم اس شکل میں ہے جب کہ یہ دونوں ایک دوسرے پر سلے ہوئے یا چپکے ہوئے نہ ہوں ایک دوسرے پر سلے ہوئے یا چپکے ہوئے ہوں تو امام محمدؒ کے قول کے مطابق (اس صورت میں بھی) نماز درست ہے کیونکہ سلنے یا چپکنے کی وجہ سے کپڑا نہ ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک (یہ) نماز درست نہ ہوگی (محیط) امام ابو یوسفؒ زیادہ احتیاط پر مبنی (اور اس کے قریب) ہے (فتاویٰ قاضی خان) نجاست تر ہو اور اس پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھی جائے تو اگر ایسا کپڑا ہو کہ اس کے عرض میں نہالی کی طرح دو کپڑے بن سکتے ہوں۔ تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر نماز درست ہے اور اگر دو کپڑے نہیں بن سکتے۔ تو نماز درست نہیں ہے۔ (ہاں) اگر نجاست سوکھی ہوئی تو نماز (کپڑا ڈال کر) درست ہے مگر شرط یہ ہے کہ کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوا ہو (خلاصہ) فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کپڑا دہرا تہ کر لیا ہو۔ اس کی اوپر کی تہ پاک اور نیچے کی نجس ہو تو نماز درست ہوگی (سراج الوہاج و شرح منیہ مصنفہ ابن امیر الحاج منقول عن الملتقط) اگر پاؤں میں جوتے یا جرابیں (موزے) پہن کر نجاست کے اوپر کھڑا ہو جائے تو نماز درست نہ ہوگی۔ (محیط سرخسی) اگر نمازی جوتے نکال کر جوتوں پر کھڑا ہو جائے تو نماز درست ہوگی۔ چاہے جوتوں کا

نچلا حصہ جو زمین سے ملا ہوا ہو پاک ہو یا ناپاک۔ یہ حکم اس شکل میں ہے جب کہ جوتوں کے وہ حصے پاک ہوں جو پیروں کے نیچے ہیں۔ اینٹوں کی اگر ایک جانب پاک اور دوسری ناپاک ہو اور نماز پاک جانب کھڑے ہو کر پڑھی جائے تو نماز درست ہوگی چاہے زمین پر اینٹوں کا فرش ہو یا ویسے ہی رکھی ہوئی ہوں۔ (فتاویٰ قاضی خان) کسی چکی کے پتھر، دروازہ یا دبیز اور چوکور بچھونے پر نماز پڑھی گئی: اس کا اوپر والا حصہ پاک اور نچلا ناپاک تھا (تو) امام محمدؒ کے نزدیک نماز درست ہو جائے گی۔ شیخ ابوبکر الاسکاف اسی قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے اور یہی قول ترجیح کے قابل ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) نمدہ کا حکم (بھی بالکل) یہی ہے (محیط) لکڑی کا بھی یہی حکم ہے (مگر) شرط یہ ہے کہ اس قدر موٹی ہو کہ وہ (درمیان سے) چیری جا سکے۔ (خلاصہ) کوئی شخص نجس زمین پر نماز پڑھنا چاہے اور اس کے اوپر تھوڑی سی مٹی چھڑک دے۔ تو مٹی اگر اتنی کم ہو کہ اسے سونگھنے پر نجاست کی بو محسوس ہو تو اس مٹی پر نماز درست نہ ہوگی۔ اور سونگھنے سے نجاست کی بو محسوس نہ ہوتی ہو تو نماز درست ہے۔ (تاتارخانیہ) ناپاک کپڑا بچھا کر اور اس پر مٹی ڈال کر نماز پڑھی گئی تو درست نہ ہوگی (سراج الوہاج) نجاست کے مقام پر اپنی آستین رکھ کر سجدہ کیا جائے (تو) صحیح یہ ہی ہے کہ نماز درست نہ ہوگی (تاتارخانیہ) ایک جبہ پہن کے نماز پڑھی گئی اور اس کے اندر کوئی چیز بھری ہوئی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر پتہ چلا کہ اس میں مردہ خشک چوہا تھا۔ تو (اگر) جبہ میں کوئی روزن ہو یا کہیں سے پھٹا ہوا ہو تو تین دن کی نماز لوٹانی چاہیے اور کوئی سوراخ وغیرہ نہ ہو۔ تو اس جبہ سے جتنی نمازیں پڑھی گئی ہوں سب لوٹائی جائیں (سراج الوہاج)

ضمنی مسائل

آستین میں گندا انڈا ہوتے ہوئے جس کی زردی خون بن چکی ہو۔ نماز پڑھ لی گئی تو نماز درست ہے اس انڈے کے بارے میں (بھی) یہی حکم ہے جس کے اندر مردہ بچہ (موجود) ہو (فتاویٰ قاضیخان) نصاب (فقہ کی ایک کتاب) میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کی آستین میں پیشاب کی شیشی ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ چاہے شیشی پیشاب سے بھری ہوئی ہو یا نہ ہو۔ وجہ (ناجائز ہونے کی) یہ ہے کہ پیشاب اپنی اصل جگہ پر نہیں ہے اور گندے انڈے کا حکم اس لئے اس کے برعکس ہے کہ اس کی نجاست اپنے مقام پر ہے فتویٰ اسی (قول) پر ہے (مضمرات) کوئی شخص اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کاندھے پر شہید کی لاش ہو اور شہید کے کپڑے پر خوب خون لگا ہوا ہو تو نماز درست ہوگی لیکن) اگر کاندھے پر (صرف) شہید کے کپڑے ہوں شہید نہ ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ کسی شخص نے نماز شروع کی (اور) اس کی آستین میں (کسی پرندے کا) زندہ بچہ ہو، نماز پڑھ چکنے پر اسے مرا ہوا پائے۔ اگر غالب گمان یہ ہو کہ بچہ بحالت نماز مرا تو نماز لوٹانی ضروری ہوگی، اور اگر غالب گمان نہ ہو بلکہ شک ہو تو نماز لوٹانی ضروری نہ ہوگی۔ اکھڑا ہوا دانت پھر منہ کے اندر رکھ لیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ چاہے وہ مقدار درہم سے زیادہ ہو ظاہر مذہب کے مطابق ہمارے علماء کے اندر اختلاف نہیں۔ (اور) یہی درست ہے کہ آدمی کے دانت ناپاک نہیں۔ (کافی) نماز اس حالت میں پڑھی جائے کہ گردن میں پٹہ ہو (اور) اس میں کتے یا بھیڑیے کے دانت ہوں تو نماز درست ہے کسی شخص نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے پاس چوہا، بلی یا سانپ تھا تو نماز درست ہے (مگر) اس نے برا (کام) کیا۔ ان تمام جانوروں کا یہی حکم ہوگا۔ جن کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا درست ہے اگر آستین کے اندر (بحالت نماز) کتے، سور یا لومڑی کا بچہ ہو تو نماز درست نہ ہوگی اس واسطے کہ ان جانوروں کا جھوٹا پانی نجس ہے (فتاویٰ قاضی خان) کسی نماز پڑھنے والے کی گود میں ایسا بچہ رکھ دیا جائے جس میں خود سنبھلنے کی سکت نہ ہو۔ اور بچہ کے ایسی نجاست لگ رہی ہے جس کی وجہ سے نماز درست نہیں ہوتی تو اگر وہ بچہ اتنی دیر نہیں رکا۔ جتنی دیر میں نمازی نماز کا ایک رکن ادا کر سکے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر اتنی دیر رکا۔ جس میں ایک رکن ادا ہو سکتا تھا۔ تو نماز

فاسد ہو گی۔ اور اگر بچہ خود سنبھلنے کی سکت رکھتا ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ چاہے نمازی کافی دیر تک رکا رہے۔ اگر ناپاک کبوتر کسی نماز پڑھنے والے کی پشت پر بیٹھ گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ (خلاصہ۔ فتح القدیر) کوئی شخص جنبی (جس شخص پر غسل واجب ہو) یا بے وضو کو اپنے کاندھے بٹھا کر نماز پڑھے تو (اس کی) نماز درست ہو گی (سراج الوہاج)

نو جگہ نماز پڑھنے کی کراہت

نو جگہوں پر نماز پڑھنا مکروہ ہے (۱) راستہ پر (۲) اونٹوں کے باندھے جانے کی جگہ پر (۳) گھوڑوں کے اصطبل میں (۴) مذبح میں۔ (۵) پاخانہ میں (۶) غسل خانہ میں (۷) حمام میں (۸) قبرستان میں (۹) بیت اللہ کی چھت پر گھاس، بوریے، زمین اور فرش کے اوپر نماز پڑھنے یا سجدہ کرنے کے اندر (کوئی) حرج نہیں (فتاویٰ قاضی خان) اگر نجس کپڑا نماز پڑھنے والے کے سر پر اس طرح لٹکا ہوا ہو کہ کھڑے ہونے کے ساتھ نمازی کے کاندھے پر آجاتا ہو۔ ایک رکن اسی طریقے سے ادا کر لیا تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ یہی حکم اس وقت ہے جب کہ نجس قبا (ایک قسم کی شیروانی) اس کے اوپر ڈال دی جائے (خلاصہ) اگر دوسرے آدمی کے کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہوئی دیکھی۔ تو اگر یہ خیال ہو کہ اسے خبر کی جائے گی تو وہ (یہ) نجاست دھو ڈالے گا تو اسے خبر کر دینی چاہیے، اور اگر گمان یہ ہو کہ وہ اس کی بات کی پرواہ نہ کرے گا (تو) اس کا اختیار ہے کہ اسے (خبر کرے یا) خبر نہ کرے۔ امر معروف (کا مطلب و حکم دراصل) یہی ہے (فتاویٰ قاضی خان) امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ بلا (کسی) تفصیل کے امر بالمعروف بہر صورت ضروری ہے (خلاصہ)

تیسری فصل۔ منہ قبلہ رخ کرنا

نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت، فرض اور نفل نماز بغیر قبلہ رخ منہ کئے ناجائز ہے (سراج الوہاج) فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص مکہ (مکرمہ) میں ہو۔ اس کے واسطے عین کعبہ (بیت اللہ) قبلہ ہے۔ اور اس کے واسطے بیت اللہ کی جانب منہ کرنا واجب (و فرض) ہے (فتاویٰ قاضی خان) اس سے (حکم میں) کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نمازی اور بیت اللہ کے بیچ میں کوئی دیوار حائل ہو گئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ (تبیین) حتیٰ کہ مکہ میں رہنے والا اگر اپنے مکان میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس طریقے سے پڑھے کہ اگر بیچ سے حائل شدہ دیواریں ہٹ جائیں تو بیت اللہ کوئی حصہ اس کے منہ کے مقابل آجائے (کافی) حطیم (بیت اللہ کے اردگرد بنی ہوئی چہار دیواری) کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی گئی تو درست نہ ہو گی (محیط) جو آدمی مکہ سے باہر ہو اس کا قبلہ سمت کعبہ ہو گی۔ عامہ مشائخ (اکثر مشائخ) یہی فرماتے ہیں درست (قول) یہی ہے (تبیین) سمت کعبہ کا علم دلیل سے ہو جاتا ہے۔ بستیوں اور شہروں کے اندر سمت کعبہ کی دلیل وہ محرابیں قرار دی جائیں گی جن میں صحابہؓ و تابعینؒ نے بنوایا ہے ہم لوگوں پر ان کی پیروی ضروری ہے اور یہ محرابیں نہ مل سکیں تو مقامی لوگوں سے پوچھ لیا جائے دریاؤں اور جنگلوں کے اندر دلیل قبلہ ستاروں سے ہوتے ہیں) (فتاویٰ قاضی خان) بیت اللہ کی جگہ کی جانب منہ کرنا معتبر ہے عمارت کا اعتبار نہ ہوگا فتاویٰ حجہ میں لکھا ہے کہ پہاڑوں بلند ٹیلوں، کنوؤں اور بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا درست ہے اس واسطے کہ بیت اللہ کے بالمقابل ساتویں زمین سے ساتویں آسمان و عرش تک کو قبلہ کہا جاتا ہے (مضمرات) بیت اللہ کے اندر یا اس کی چھت پر نماز پڑھی جائے تو جدھر کو چاہے منہ کرلے درست ہے کسی شخص نے دیوار بیت اللہ پر نماز پڑھی اور اس کا منہ بیت اللہ کی چھت کی طرف ہے تو نماز درست ہوگی اور منہ بیت اللہ کی چھت کی جانب نہ ہو تو نماز درست نہ ہو گی۔ (محیط) اگر کوئی بیمار صاحب فراش ہو اور وہ قبلہ کی جانب منہ نہ کر سکتا ہو اور کوئی ایسا آدمی

بھی اس کے پاس نہ ہو جو اس کے چہرے کو قبلہ کی جانب کر دے۔ (تو وہ) جس طرف کو بھی نماز پڑھ لیگا۔ درست ہو جائے گی یہی حکم اس وقت ہوگا جب کہ اس کے پاس قبلہ کی جانب رخ پھیرنے والا تو ہو مگر منہ پھیرنا مریض کو نقصان پہنچائے (ظہیریہ) جس آدمی کو قبلہ کی جانب منہ کرنے میں (اپنی جان وغیرہ کا) اندیشہ ہو تو اسے جس سمت پر قدرت ہو اسی سمت نماز پڑھ لینی چاہیئے (ہدایہ) درندہ کا اندیشہ ہو یا چور یا کسی دشمن کا (حکم میں یہی رہے گا) یہی حکم اس وقت ہوگا جب کوئی شخص دریا میں لکڑی کے اوپر ہو اور یہ خطرہ ہو کہ قبلہ کی جانب گھومے گا۔ تو غرق ہو جائے گا۔ (تبیین) ایسے ہی اگر کوئی شخص فرض نماز کسی عذر کی بناء پر اور نفل نماز بغیر عذر سواری پر پڑھتا ہو تو جدھر سواری کا رخ ہو اسی جانب نماز پڑھ لینی چاہیئے (منیۃ المصلی) کوئی آدمی کشتی کے اندر فرض یا نفل پڑھنا چاہے تو اس کے واسطے قبلہ کی جانب منہ کرنا واجب ہے۔ اور جس جانب کشتی کا رخ ہو اسی جانب نماز پڑھنا (اور رخ نہ ہونا) ناجائز ہے۔ (خلاصہ) حتیٰ کہ اگر کشتی گھوم جائے اور یہ نماز کی حالت میں ہو تو کشتی گھومنے کے ساتھ اسے بھی قبلہ کی جانب منہ کر لینا چاہیئے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) اگر قبلہ کے بارے میں شک ہو جائے (کہ کس طرف ہے) اور کوئی ایسا آدمی بھی سامنے نہ ہو جس سے پوچھا جائے تو اٹکل سے قبلہ کی سمت مقرر کر کے نماز پڑھ لینی چاہیئے (ہدایہ) نماز سے فارغ ہونے کے بعد پتہ چلا کہ اس کا خیال غلط تھا کہ (اور قبلہ دوسری جانب تھا) تو نماز لوٹانی چاہیئے (البتہ) نماز کے درمیان معلوم ہو جائے تو قبلہ کی جانب گھوم کر باقی نماز اسی طرف پڑھی جائے۔ (زاہدی) جس شخص پر قبلہ مشکوک ہو جائے اگر کوئی ایسا آدمی اس کے سامنے ہو جس سے پوچھا جا سکتا ہو اور وہ اسی جگہ رہنے والا اور سمت قبلہ سے باخبر ہو تو اس شخص کے لئے (صرف اپنے) گمان پر نماز پڑھ لینا ناجائز ہے (تبیین) اگر ایسا شخص موجود تھا جس سے پوچھا جا سکتا تھا مگر اس سے پوچھے بغیر اپنے گمان سے نماز پڑھ لی۔ اگر قبلہ رخ ہی نماز پڑھی گئی ہے تو درست ہوئی۔ اور قبلہ رخ نہیں پڑھی گئی تو درست نہ ہوگی۔ (منیۃ المصلی، شرح طحطاوی) کسی آدمی کے (اس نمازی کے) پاس ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس آدمی اور اس نمازی کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ اونچی آواز سے اگر اسے پکارا جائے تو (وہ بآسانی) سن سکے (جوہرہ نیرہ) جنگل میں قبلہ کے بارے میں شک ہو گیا۔ (اور) ایک طرف قبلہ کا خیال ہو (مگر) پھر معتبر آدمی قبلہ دوسری سمت بتاتے ہیں۔ اس صورت میں اگر بتانے والے مسافر ہوں تو ان کا قول معتبر نہ ہوگا۔ اور دونوں اسی جگہ کے باشندہ ہوں اور ان کی بات یہ شخص تسلیم نہ کرے تو نماز درست نہ ہوگی (خلاصہ) اگر اٹکل سے قبلہ کی ایک سمت تجویز کر لی اور نماز دوسری طرف پڑھ لی تو نماز لوٹانی پڑے گی چاہے وہ قبلہ ہی کی جانب پڑھی گئی ہو (منیۃ المصلی) ایک شخص ایک سمت میں نماز شروع کر دے اور اسے شروع کرتے وقت قبلہ کے بارے میں شبہ نہ ہو۔ پھر نماز کے دوران شک پیدا ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اسی سمت نماز پڑھتا رہے لیکن اگر سمت کی غلطی کا اسے یقین ہو جائے تو نماز لوٹانی ضروری ہوگی۔ اگر غلطی کا علم نماز کے بیچ ہی میں ہو جائے تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیئے اور اگر یہ پتہ چل جائے کہ نماز قبلہ کی سمت ہی پڑھی گئی تو پھر نماز کے لوٹانے اور نہ لوٹانے میں اختلاف ہے درست یہ ہے کہ وہی نماز پوری کر لے اور نئے سرے سے نہ پڑھے (فتاویٰ قاضی خان) کسی کو قبلہ کے متعلق شبہ ہو اور بغیر اٹکل کے (یعنی خوب غور کئے بغیر) نماز ادا کر لی اگر نماز کے دوران شک جاتا رہا تھی یہ خبر ہو گئی کہ وہ قبلہ کی سمت ہے یا قبلہ کی سمت نہیں ہے تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیئے اور نماز سے فراغت کے بعد غلطی کا پتہ چلے یا کچھ پتہ نہ چلے تو (پھر بھی) از سر نو نماز پڑھنی چاہیئے اور اگر یہ خبر ہو جائے کہ قبلہ ٹھیک اسی طرف تھا تو نماز درست ہوگی (خلاصہ) اگر کوئی شخص تحری (اٹکل یا غور و خوض) سے کسی سمت (قبلہ ہونے) کے بارے میں صحیح فیصلہ نہ کر سکا (تو) بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے تاخیر کرنی چاہیئے اور بعض چاروں جانب پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ (اسے اختیار ہے) جس طرف کو چاہے پڑھے۔ (بحر الرائق) درست یہ ہے کہ نماز کسی سمت بھی) ادا کر لے (مضمرات) اگر

کسی شخص نے ایک طرف نماز پڑھ لی اور (بعد میں) معلوم ہوا کہ قبلہ ہی کی سمت پڑھی تھی تو نماز درست ہوگی۔ ایسے اگر یہ خبر ہو جائے کہ نماز غلط سمت میں پڑھی گئی یا کچھ پتہ نہ چلے تو نماز درست ہوگی (ظہیریہ) ایک شخص شہر میں داخل ہو کر محرابیں بنی ہوئی دیکھے تو اسے محرابوں ہی کی سمت نماز پڑھنی چاہیے۔ تحری (اپنے غالب گمان کے مطابق) کر کے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایک شخص جنگل میں ہو اور آسمان صاف ہو اور وہ ستاروں کے ذریعہ سمت قبلہ پہچان سکتا ہو تو اسے تحری کر کے نماز نہ پڑھنی چاہیے (محیط سرخسی) کوئی شخص بغیر محراب والی مسجد میں پہنچا اور قبلہ کی سمت معلوم نہ تھی۔ اس نے تحری کر کے نماز ادا کر لی۔ پھر پتہ چلا کہ تحری غلط تھی تو اسے نماز لوٹانی واجب ہے کیونکہ وہ وہاں کے باشندوں سے پوچھ سکتا تھا۔ اور اگر یہ خبر ہو جائے کہ نماز ٹھیک قبلہ کی سمت پڑھی ہے تو (بھی) نماز درست ہو جائے گی (فتاویٰ قاضی خان) اگر وہاں کے باشندوں سے پوچھے مگر وہ نہ بتائیں اور وہ تحری کر کے نماز ادا کر لے تو یہ نماز درست ہے اگرچہ سمت قبلہ کی غلطی کا علم ہو جائے (محیط سرخسی) کوئی شخص مسجد میں اندھیری رات کے اندر تحری کے بعد نماز پڑھ لے۔ اس کے بعد خبر ہو کہ اس نے نماز قبلہ کی طرف نہیں پڑھی تھی تو نماز درست ہوگی اس واسطے کہ اس کے لئے قبلہ کے بارے میں پوچھنے کے واسطے لوگوں کے دروازے کھٹکھٹانے ضروری نہیں۔ کسی شخص نے تحری کے بعد ایک رکعت پڑھی اس کے بعد اس کی رائے یہ ہوئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور دوسری رکعت دوسری طرف پڑھ لی پھر اس کی رائے یہ ہوئی کہ قبلہ پہلی (ہی) سمت میں ہے اس سلسلہ میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اسی سمت میں نماز پوری کر لی چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے (فتاویٰ قاضی خان) کوئی شخص تحری کے بعد جنگل میں نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص بلا تحری جب کے اس کے اقتداء کی نیت کر لے۔ تو اس صورت میں اگر امام نے ٹھیک قبلہ رخ نماز پڑھی ہو تو دونوں کی نمازیں درست ہوں گی اور اگر امام کی رائے غلط ہو (اور اس نے غلط سمت نماز پڑھ لی ہو) تو امام کی نماز درست اور مقتدی کی باطل ہوگی۔ (خلاصہ) کسی شخص کو مکہ مکرمہ میں قبلہ کے بارے میں شک ہو جائے مثال کے طور پر وہ قید میں ہو اور کوئی ایسا آدمی اسے میسر نہ ہو جس سے پوچھ سکے۔ اور وہ تحری کرنے کے بعد نماز پڑھ لے۔ پھر پتہ چلے کہ تحری صحیح نہیں تھی۔ امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اس کے لئے لوٹانا ضروری نہیں۔ زیادہ موافق قیاس یہی روایت (معلوم ہوتی) ہے یہی حکم اس وقت جب کہ وہ مدینہ طیبہ کے اندر ہو (ظہیریہ) قبلہ کے متعلق شک ہو گیا اور تحری کر کے ایک رکعت ادا کر لی۔ اس کے بعد رائے دوسری سمت کے بارے میں ہوئی۔ اور دوسری رکعت دوسری طرف پڑھی گئی۔ چار رکعتیں اسی طرح چاروں سمت پڑھی گئیں۔ امام محمدؒ سے مروی ہے کہ (اس شکل میں) نماز درست ہو جائے گی (فتاویٰ قاضی خان) ـ اگر تحری کے بعد ایک سمت نماز پڑھی گئی پھر دوسری سمت کی رائے ہو گئی۔ اور دوسری رکعت دوسری طرف پڑھی گئی اس کے بعد یاد آیا کہ پہلی رکعت کے اندر ایک سجدہ چھوٹ گیا تھا۔ اس صورت میں مشائخ کا اختلاف ہے درست یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی (تتمہ) کوئی شخص تحری کر کے ایک سمت نماز شروع کرے (اور) اس کی رائے غلط ہو مگر اسے اس کی خبر نہ ہو۔ پھر نماز کے درمیان اپنی غلطی کا پتہ چلے تو قبلہ رخ ہو جائے اس کے بعد ایک ایسا شخص جسے پہلی حالت کا علم تھا اور وہ نماز پہلی سمت (جو غلط تھی) رخ کر کے شریک ہو گیا۔ تو پہلے شخص کی نماز درست ہو جائے گی۔ اور شریک ہونے والے کی نماز درست نہ ہوگی کوئی امام ایک رکعت سوائے قبلہ کے کسی اور سمت پڑھے پھر ایک شخص آکر اس کا رخ قبلہ کی جانب کر دے اور پھر آ کر اس کی اقتداء کر لے تو اندھے اگر نماز کی ابتداء کرتے وقت کوئی ایسا آدمی میسر ہو گیا تھا جس سے وہ قبلہ کے بارے میں پوچھ سکتا تھا۔ مگر اس نے نہیں پوچھا تو اس شکل میں امام اور مقتدی دونوں کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اندھے کو کوئی ایسا آدمی نہ مل سکا تھا تو اس صورت میں امام کی نماز درست اور مقتدی کی نماز فاسد

ہو جائے گی (فتاوی قاضی خاں) لوگوں کا ایک گروہ قبلہ کے متعلق شک میں مبتلا ہو گیا (کیونکہ) اندھیری رات میں وہ ایک مکان میں تھے (اور) کوئی قابل اعتبار شخص بھی ان کے پاس نہ تھا جس سے پوچھ سکتے اور نہ کوئی ایسی علامت موجود تھی جس کے ذریعہ قبلہ کا پتہ چل سکتا۔ یا تمام لوگ جنگل کے اندر تھے اس کے بعد ہر ایک نے تحری کر کے قبلہ کی طرف نماز ادا کی۔ اگر الگ الگ نماز پڑھی ہو تو درست ہوگی چاہے نماز قبلہ کی طرف پڑھی گئی ہو یا کسی دوسری طرف۔ اور با جماعت نماز ادا کی تب بھی درست ہوگی مگر اس آدمی کی نماز درست نہ ہوگی۔ جو امام سے آگے نکل گیا ہو۔ اور ایسے ہی اس کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔ جسے نماز کے درمیان یہ معلوم ہو گیا ہو کہ وہ امام کی سمت اس کی سمت سے الگ ہے اور یہی حکم اس وقت ہوگا جب اسے یہ خیال ہو کہ وہ اپنے امام سے آگے بڑھ گیا ہے یا امام کی سمت کے خلاف نماز ادا کر رہا ہے لوگوں کے ایک گروہ نے جنگل کے اندر تحری کر کے نماز ادا کی۔ مقتدیوں میں مسبوق اور لاحق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھی تھے جب امام نے نماز پوری کر لی اور دونوں اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کھڑے ہوئے اس وقت پتہ چلا کہ امام نے قبلہ رخ نماز نہیں پڑھی تھی (بلکہ دوسری سمت غلط تھی) مسبوق اگر (یہ سنکر) قبلہ کی جانب رخ کر لے تو اس کی نماز درست ہوگی اور لاحق کی درست نہ ہوگی (خلاصہ) سمت قبلہ تحری کر کے تجویز کرنا جیسے نماز کے واسطے درست ہے ایسے ہی تلاوت کے سجدہ کے واسطے بھی درست ہے (سراج الوہاج)

خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے کے مسائل اسی کے تحت ہیں

خانۂ کعبہ میں فرض اور نفل نماز ادا کرنا درست ہے بیت اللہ کے اندر با جماعت نماز پڑھی جائے اور (مقتدی) امام کے ارد گرد ہو جائیں تو جس مقتدی کی پشت یا بغل امام کی طرف ہو اس کی نماز درست ہوگی اور جس مقتدی کا منہ امام کے منہ کی طرف ہو اور بیچ میں کوئی پردہ (بھی حائل) نہ ہو تو اس کی نماز (بھی) درست ہوگی مگر کراہت کے ساتھ۔ اور جس شخص کی پیٹھ امام کے منہ کی طرف ہو اس کی نماز درست نہ ہوگی کیونکہ (اس کا مطلب) ہوا کہ وہ امام سے آگے بڑھ گیا اور امام سے آگے بڑھ جانا نماز کو خراب کر دیتا ہے) (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج) جو آدمی (خانہ کعبہ کے اندر) امام کی دائیں بائیں طرف ہو تو اس کی نماز درست ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ امام کا منہ جس دیوار (کعبہ) کی طرف ہو وہ امام کی بہ نسبت اس کے دور ہو (زاد، مبسوط مصنفہ امام سرخسی) امام مسجد حرام کے اندر نماز پڑھے اور جماعت حلقہ بنا کر کعبہ کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں اور امام کے ساتھ نماز میں شرکت کریں تو جو مقتدی امام کے مقابلہ میں خانہ کعبہ سے زیادہ نزدیک ہو اگر وہ امام کی سائڈ میں نہ ہو تو اس کی نماز درست ہوگی (ہدایہ) امام خانہ کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی خانہ کعبہ سے باہر حلقہ باندھے کھڑے ہوں (اس صورت میں) خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہو تو نماز درست ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (تبیین) کوئی عورت (خانہ کعبہ میں) امام کے مقابل کھڑی ہوگئی اور امام اس کی امامت کی نیت کر لے (یہ دو حال سے خالی نہیں) اگر عورت امام کی سمت کی طرف اپنا رخ کرے تو امام کی نماز فاسد ہو جائیگی اور عورت دوسری طرف رخ کرے (امام کی سمت کی جانب نہیں) تو نماز درست ہوگی (ظہیریہ) جو شخص خانہ کعبہ میں ایک رکعت ایک طرف اور دوسری رکعت دوسری طرف پڑھے تو نماز درست نہ ہوگی اس واسطے کہ وہ بغیر ضرورت کے سمت قبلہ سے گھوم گیا ہے (بدائع)

چوتھی فصل۔ نیت کا ذکر

نیت[1] نماز میں داخل ہونے کے قصد کا نام ہے اور نیت کی شرط یہ ہے کہ نمازی کا دل اس سے واقف ہو کہ اسے کونسی نماز پڑھنی ہے اور کم سے کم اتنا تو ہو کہ نمازی سے جس وقت نماز کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بلا تامل (صحیح) جواب دے سکے اور نمازی بلا تامل اگر (صحیح) جواب نہ دے سکے

[1] نیت ہر ارادہ کو کہتے ہیں مگر یہاں مخصوص ہے نماز کے ارادہ کے ساتھ۔

تو اس کی نیت ناقص سمجھی جائے گی اور (نماز درست نہیں ہوگی۔ صرف زبان سے کہدینا معتبر نہیں (ہاں) اگر دل کے قصد کے ساتھ ساتھ زبان کے ارادہ سے موافقت ظاہر کرنے کے لئے زبان سے بھی کہدے تو اچھا ہے (کافی) جس آدمی کو حضورِ قلب (قلب کی ارکانِ نماز کی جانب پوری توجہ) میسر نہ ہو اس کے واسطے زبان سے کہنا بھی کافی ہوگا (زاہدی) اگر کوئی شخص سنت، تراویح، اور نفل پڑھنا چاہتا ہو تو (بغیر تخصیص) مطلق نماز کی نیت کرنی کافی ہوگی درست یہی (قول) ہے (تبیین) ظاہر (روایت) (و واضح) جواب یہی (سمجھا گیا) ہے اور عامہ مشائخ و اکثر مشائخ نے اسکو اپنایا (و پسند کیا) ہے (تجنیس) تراویح کی نیت کرتے وقت بطور احتیاط۔ قیام لیل۔ (رات کا قیام) سنت وقت یا تراویح کی نیت کی جائے (منیۃ المصلی) بطور احتیاط سنتوں کی نیت اسی طرح کی جائے: "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں (یہ) نماز پڑھتا ہوں" (ذخیرہ) فرض اور واجب نمازوں کے اندر مطلق نماز کی نیت بالاتفاق ناجائز ہے (غیاثیہ) اس طرح دل میں متعین کرے مثال کے طور پر یوں ہے کہ میں آج کی نماز عصر یا نماز ظہر یا اس ٹائم کے فرض یا اس ٹائم کی نماز ظہر کی نیت کرتا ہوں (اس طرح نیت کرنا) واجب ہے (شرح مقدمہ ابو اللیث) فقط فرض نماز کی نیت کر لینا نا کافی ہے اور اسی ٹائم کی فرض (تخصیص کے ساتھ) کی جائے تو درست ہے مگر جمعہ کے اندر اس طرح نیت کرنی درست نہ ہوگی۔ جمعہ کے دن کے سوا کوئی شخص نماز ظہر کی نیت اس طرح کرے تو درست ہے اور (صحیح) قول یہی ہے فرض وقت کی نیت اسی وقت تک درست ہے جب تک کہ نماز وقت کے اندر پڑھی جائے (لیکن) وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھی گئی اور نمازی کو وقت کے فوت ہونے کا علم نہیں (اس لئے اس نے) فرض وقت کی نیت کر لی تو نماز درست نہ ہوگی (سراج الوہاج) کسی نے آج کے ظہر کی نیت کی تو نماز درست ہوگی۔ چاہے ظہر کا وقت ختم ہو چکا ہو (کیونکہ) درحقیقت اس طرح نیت کرنا اس شخص کے نماز کو جائز قرار دینے کی ایک تدبیر ہے جیسے وقت کے فوت ہونے میں شبہ ہے۔ (تبیین) نماز جنازہ کی نیت اس طریقے کی جائے۔ خدا کے واسطے نماز کی اور میت کے واسطے دعا کر رہا ہوں عید الفطر اور عید الضحیٰ میں نماز عید کی اور وتر کے اندر نماز وتر کی نیت کرنی چاہیے (زاہدی) (فتاویٰ) غیاثیہ میں ہے کہ وتر کے اندر اس طرح نیت نہ کی جائے کیونکہ وہ واجب ہے اور اس کے اندر (اس طرح نیت کرنے کے بارے میں) فقہاء کا اختلاف (منقول) ہے (تبیین) نماز نذر اور دو رکوت طواف ان میں بھی تعیین شرط قرار دی گئی ہے (بحر الرائق) رکعتوں کے عدد کی نیت شرط (نماز) قرار نہیں دی گئی (شرح وقایہ) حتیٰ کہ اگر کسی نے پانچ رکعتوں کی نیت کی تھی اور وہ چوتھی (رکعت) پر بیٹھ گیا تھا تو یہ چار رکعتیں درست ہوں گی (اور) پانچویں رکعت کی نیت بیکار ہوگی۔ (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) خانہ کعبہ کی نیت کرنا (نماز کے لئے) شرط نہیں درست یہی ہے اور فتویٰ اسی (قول) پر دیا گیا ہے (مضمرات) قضا نماز پڑھتے وقت تعیین شرط ہوگی (فتح القدیر) کسی کی بہت سی نمازیں فوت ہو جائیں اور وہ ان کی قضا کر رہا ہو تو ظہر و عصر وغیرہ کی تعیین واجب ہے یہ نیت بھی (ضروری ہے) کہ فلاں دن کی ظہر اور فلاں دن کی عصر پڑھ رہا ہوں (فتاویٰ قاضی خاں، ظہیریہ، تبیین فی مسائل شتیٰ) کوئی شخص نفل نماز شروع کر کے توڑ دے تو اس کی قضا کو بھی متعین کرنا چاہیے قضا کے اندر ہفتہ کے دن کی نیت کی۔ اس کے بعد پتہ چلا کہ اتوار کے دن قضا کی تھی یا اس کا الٹا ہو تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے اور وقتی نماز کے اندر ایسی صورت پیش آجائے تو (بلا اختلاف) درست ہے (زاہدی) کوئی شخص دل میں نماز ظہر کی نیت کرے اور زبان سے عصر کا لفظ نکل جائے (اس سے صحتِ نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا) نماز درست ہے (شرح مقدمہ ابو اللیث، قنیہ) کوئی شخص فرض نماز شروع کرے اس کے بعد اسے یہ خیال ہو کہ اس نے نفل نماز پڑھی ہے اور وہ نفل (ہی) کی نیت پر نماز مکمل کرے تو وہ (نفل نہ ہوگی بلکہ) فرض نماز ہی شمار ہوگی اور اس کے برعکس ہونے پر[1]

---

[1] یعنی کوئی شخص نفل نماز شروع کر کے پھر فرض کی نیت کرے تو اس کی یہ نماز نفل ہی قرار دی جائیگی فرض نہیں۔

جواب بھی برعکس ہے (فتاویٰ قاضی خان) کوئی آدمی نماز ظہر شروع کرے۔ اس کے بعد نماز عصر یا نماز نفل یا کسی کی قضا نماز یا نماز جنازہ کی نیت کرے اور تکبیر کہے تو وہ پہلی نماز سے نکل کر دوسری میں داخل (شمار ہوگا) اور اگر تکبیر نہ کہے فقط نیت کرے تو پہلی نماز سے نہ نکلے گا اور اس کی یہ پہلی نماز ہی اصل سمجھی جائے گی۔ (تاتارخانیہ میں عتابیہ سے منقول ہے) کوئی شخص نماز ظہر کی ایک رکعت پڑھے اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے تکبیر کہے تو اس کی وہ نماز جوں کی توں رہے گی اور وہ ایک رکعت بلا کراہت درست ہو جائے گی یہ اس شکل میں ہے جب فقط دل سے نیت کی ہو (لیکن) اگر وہ زبان سے نیت کرتے ہوئے کہے کہ "میں نے نماز ظہر کی نیت کی" تو نماز کے ٹوٹنے کا حکم ہوگا اور وہ رکعت درست نہ ہوگی (خلاصہ) کوئی شخص نماز نفل کی نیت سے تکبیر کہے اس کے بعد نماز فرض کی نیت سے تکبیر کہے۔ تو اس صورت میں وہ فرض نماز پڑھنے والا سمجھا جائے گا (نفل پڑھنے والا نہیں) (فتاویٰ قاضی خان) تنہا نماز پڑھنے والے کے واسطے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) اللہ کے واسطے نماز پڑھنے کی نیت (۲) یہ نماز کونسی پڑھ رہا ہے (۳) نیت قبلہ۔ تاکہ تمام (فقہاء) کے نزدیک نماز درست ہو جائے۔ (خلاصہ) امام کو بھی تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح نیت کرنی چاہیے امامت کی نیت (اتنی) ضروری نہیں۔ حتیٰ کہ اگر امام یہ نیت کرلے کہ وہ فلاں شخص کا امام نہیں بنے گا۔ اور وہ شخص آکر اس کی اقتداء کرلے تو اس مقتدی کی نماز (بلا کراہت) درست ہوگی (فتاویٰ قاضی خان) بلا نیت عورتوں کا امام نہیں بن سکتا۔ (ان کی اقتداء کی نیت امام کو کرنی چاہیے) (محیط) مقتدی کو تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح نیت کرنی چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اقتداء کی نیت بھی کرنی چاہیے اس واسطے کہ اقتداء بلا نیت کے ناجائز ہے (فتاویٰ قاضی خان) کوئی شخص امام کی نماز میں شریک ہوتے یا امام کی نماز کے اندر اس کی اقتداء کی نیت کرے تو درست ہے یہی حکم اس شکل میں ہے جب وہ فقط امام کی اقتداء کی نیت کرے درست (قول) یہی ہے (معراج الدرایہ) کوئی شخص اگر نماز امام یا امام کے فرض کی نیت کرے تو یہ ناکافی ہے (تبیین) زیادہ بہتر ہے کہ امام کے اللہ اکبر کہہ چکنے کے بعد اقتداء کی نیت کی جائے تاکہ نماز کے اندر امام کا مقتدی بن سکے۔ نیت اقتداء عام علماء (فقہا) کے نزدیک امام کے امامت کی جگہ پر کھڑے ہونے کے وقت درست ہے۔ شیخ امام زاہد اسماعیل اور حاکم عبدالرحمن کاتب اسی (قول) پر فتویٰ دیا کرتے تھے اور یہی اجود (عمدہ) ہے (محیط) کوئی شخص امام کی نماز میں شرکت کی نیت کرے اور امام نے اس وقت تک نماز شروع نہ کی ہو اور وہ اس بات سے واقف ہو۔ تو امام کے نماز شروع کرنے کے بعد وہ بھی نماز کا شروع کرنے والا شمار ہوگا۔ (محیط و فتاویٰ قاضی خان) کسی شخص نے (امام کے ساتھ) امام کی نماز میں شامل ہونے کی نیت کی اور اس کا گمان یہ ہو کہ امام نے نماز شروع کر دی، حالانکہ امام نے نماز کی ابتداء ابھی تک نہیں کی تھی تو اس صورت میں اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ قاضی خان اسی قول کو اختیار کرتے ہیں (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) کوئی شخص نماز امام اور اقتدائے امام کی نیت کرے اور اس سے واقف نہ ہو کہ امام کون سی نماز پڑھ رہا ہے ظہر یا جمعہ (اس صورت میں) امام جو نماز بھی پڑھ رہا ہو (مقتدی کی نماز بھی) درست ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر فقط اقتدائے امام کی نیت کرے اور نماز امام کی نیت نہ کرے وہ شخص سے (مثلاً) نماز ظہر کی نیت کرے اور امام جمعہ پڑھ رہا تھا تو اس صورت میں (اس مقتدی کی) نماز درست نہ ہوگی۔ مقتدی کا اپنی آسانی کے پیش نظر اگر چاہے تو اس طرح نیت کرلے کہ میں امام کی اقتداء میں امام والی نماز پڑھتا ہوں یا امام کے ہمراہ وہی نماز پڑھ رہا ہوں جو امام پڑھ رہا ہے (محیط) کوئی نماز جمعہ میں اقتداء امام کی نیت کرے اور ظہر و جمعہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرلے (اس شکل میں) بعض حضرات اقتداء کی بناء پر جمعہ کی نیت کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر امام کی اقتداء کی نیت کرے اور اسے یہ خبر نہ ہو کہ وہ (امام) زید ہے یا عمرو

یا اس کا گمان تھا کہ وہ زید ہوگا اور معلوم ہوا کہ وہ عمرو ہے تو (بہر صورت) اقتداء صحیح ہوگی (فتاویٰ قاضی خان) مقتدی کو امام دکھائی دیتا تھا مقتدی نے کہا میں نے اس عبداللہ نامی امام کی اقتداء کی۔ یا امام دکھائی نہ دیتا تھا۔ مقتدی بولا میں نے اس محراب میں کھڑے ہوئے عبداللہ نامی امام کی اقتداء کی۔ حالانکہ امام کا نام عبداللہ نہیں جعفر تھا تو نماز درست ہو جائے گی (محیط) کوئی شخص اگر یہ نیت کرے کہ میں نے زید کی اقتداء کی حالانکہ امام عمرو تھا تو نماز درست[1] نہ ہوگی (تبیین) جماعت اگر بڑی ہو تو مقتدی کو کوئی امام (از خود) معین نہ کرنا چاہیے ایسے ہی نماز جنازہ میں میت کو معین نہ کرنا چاہیے (ظہیریہ) نمازی چھ قسم کے ہوتے ہیں پہلی قسم کے اندر ایسے لوگ آتے ہیں جو فرضوں اور سنتوں سے باخبر ہیں۔ فرض کا مطلب جانتے ہیں۔ کہ اس کا کرنا ثواب کا باعث اور نہ کرنا عذاب کا سبب ہے اور سنت اس فعل کا نام ہے کہ اس کا کرنا انسان کے لئے باعثِ ثواب ہے اور چھوڑ دینا باعث عذاب نہیں۔ ایسا شخص فقط فجر یا ظہر کی نیت کر لے تو یہ نیت کرنا کافی ہوگا۔ اور نیت ظہر نیت فرض کے قائم مقام ہوگی۔ دوسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جو فرض و سنت کے معنی تو جانتے ہیں اور نماز فرض کی نیت وہ فرض کے قصد سے باندھتے ہیں مگر انہیں یہ خبر نہیں کہ اس ٹائم میں کتنی سنتیں ہوں گی اور کتنے فرض تو ان کی نیت درست ہوگی۔ تیسرے اس قسم کے لوگ جنہیں نہ نیت فرض کا علم اور نہ فرض کے معنے سے واقف، ان لوگوں کی نیت درست نہیں ہوگی۔ چوتھے اس طرح کے لوگ۔ جنہیں فقط یہ معلوم ہے کہ لوگ جو نمازیں پڑھ رہے ہیں ان میں بعض فرض ہیں اور بعض سنتیں۔ اور جس طریقے دوسرے لوگ نماز پڑھتے ہیں یہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ یہ فرضوں اور نفلوں میں کوئی امتیاز نہیں کر سکتے تو ان کی نیت بھی درست نہ ہوگی۔ پانچویں ایسے لوگ جن کا یہ اعتقاد ہو کہ تمام نمازیں فرض (کی گئی) ہیں تو ان کی نماز درست ہے چھٹے قسم ایسے لوگوں کی ہے جن میں یہ بھی خبر نہیں کہ اپنے بندوں پر اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کر دی ہے مگر وہ (صرف) نماز کے اوقات میں نماز پڑھ لیتے ہیں ان کی نماز بھی درست نہ ہوگی (قنیہ)

جو شخص فرض و نفل کے اندر امتیاز نہ کر سکے اور ہر نماز میں نیت فرض کرتا ہو تو ان نمازوں میں اس کی اقتداء جائز ہوگی جن سے پہلے سنتیں نہ ہوں مثلاً عصر، مغرب اور عشاء۔ اور ان نمازوں میں (امام بنا کر) اس کی اقتداء درست نہیں جن سے پہلے سنتیں ہوں مثلاً ظہر اور فجر (فتاویٰ قاضی خاں شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) زیادہ بہتر یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت یہ نیت ہو۔ ہمارے فقہاء اس بات پر متفق ہیں (فتاویٰ قاضی خاں) اور تکبیر سے پہلے نیت کر لی گئی اس کے بعد اس کو قطع کرنے (خلل ڈالنے) والا کوئی عمل نہیں پایا گیا۔ اور عمل سے مراد (ایسا عمل ہے جو نماز کے لائق (و مناسب) نہ ہو تو یہ نیت تکبیر ... تحریمہ) کے ساتھ ہونے والی نیت کی طرح ہوگی (کافی) حتیٰ کہ اگر کوئی شخص نیت کرے (اور) اس کے بعد وضو کرے (پھر) مسجد کی جانب چلے اور (مسجد میں داخل ہو کر) اللہ اکبر کہے اور اس ٹائم نیت دل میں موجود نہ تھی (تو) درست ہے اور جو نیت اللہ اکبر کے بعد کی ہو وہ معتبر نہیں (تبیین) فرضوں میں ریا کا وجود نہیں ہوتا (خلاصہ) کوئی شخص خالص اللہ کے واسطے نماز شروع کرے اس کے بعد اس کے دل میں ریا کا خیال پیدا ہو تو اس کی نماز ایسی ہی (درست) ہوگی جیسی شروع کی تھی ریا اس کا نام ہے کہ کوئی شخص تنہا نماز نہ پڑھتا ہو اور لوگوں کے سامنے دکھاوے کی غرض سے نماز پڑھتا ہو مگر جو آدمی لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرے اور تنہا اچھے طریقہ سے

---

[1] اس صورت میں اقتداء درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مقتدی نے امام کو نام کے ساتھ معین کر دیا یعنی اقتداء کرتے وقت موجود امام کی نیت نہیں کی گئی بلکہ نیت اقتدائے زید کی تھی اور وہ عمرو نکلا تو اقتداء درست نہ ہوئی اسلئے کہ امر میں نیت معتبر ہے۔

نہ پڑھتا ہو تو اسے ثواب اصل نماز کا حاصل ہو جائے گا۔ اچھے طریقہ سے پڑھنے کا نہ ملے گا (یہ مضمرات باب النوافل میں عتابیہ سے منقول ہے) کوئی شخص مسجد میں نماز ظہر ادا کرنے کی غرض سے گیا (وہاں) امام قعدہ میں ملا۔ (اب) یہ خبر نہیں کہ قعدۂ اولیٰ (پہلا) ہے یا قعدۂ اخیرہ۔ (تو) وہ اگر اس طرح نیت کرے کہ یہ قعدۂ اولیٰ ہے تو میں نے اقتداء کی اور قعدۂ اخیرہ ہے تو اقتداء نہیں کی۔ یا اگر قعدۂ اولیٰ ہو تو فرض کی اور اخیرہ ہو تو نفل کی نیت ہے اس صورت میں فرض کی اقتداء درست نہ ہوگی (تجنیس) ایک شخص امام کو بحالت نماز پائے اور یہ خبر نہ ہو کہ امام تراویح پڑھا رہا ہے وہ اس طرح نیت کرے کہ اگر عشاء ہے تو میں نے اقتداء کی اور تراویح ہے تو اقتداء نہیں کی۔ اس شکل میں اس کی اقتداء درست نہ ہوگی۔ چاہے امام تراویح پڑھ رہا ہو یا عشاء۔ اور نیت اگر ایسے کی کہ تراویح ہو یا عشاء میں (اس) امام کی اقتدا کر رہا ہوں اس کے بعد پتہ چلا کہ وہ عشاء کی نماز تھی تو یہ اقتداء صحیح ہوگی (خلاصہ)

چوتھا باب۔ نماز کی صفت[1] (اس میں پانچ فصلیں ہیں)۔

پہلی فصل۔ فرائضِ نماز کا ذکر

نماز کے اندر چھ چیزیں فرض ہیں (۱) تکبیر تحریمہ۔ یہ ہمارے نزدیک صحتِ نماز کے لئے شرط قرار دی گئی ہے کوئی شخص فرض نماز کے واسطے تکبیر تحریمہ باندھے تو وہ اس سے نفل بھی ادا کرنے کا مختار ہے (ہدایہ) مگر اس میں کراہت ہے وجہ یہ ہے کہ شرعاً جو طریقہ فرض سے نکلنے کا تھا وہ ترک کر دیا۔ ایک فرض کے تحریمہ ہی سے دوسرا فرض پڑھنا بالاتفاق ناجائز ہے (بلکہ دوسرے فرض کے لئے تکبیر تحریمہ الگ کہنی ہوگی) ایسے ہی نفل کے تحریمہ سے (کوئی سا) فرض پڑھنا (اور فرض کے لئے علیحدہ تکبیر تحریمہ نہ کہنا) ناجائز ہے (سراج الوہاج) کسی شخص کے (بدن یا کپڑے پر) تکبیر تحریمہ کہتے وقت نجاست موجود ہو مگر اللہ اکبر کہتے ہی وہ نجاست دور کر دے یا ستر کھل رہا ہو اور تکبیر سے فراغت کے بعد ہی عمل قلیل کے ذریعہ ڈھکنے زوال سے (ذرا پہلے تکبیر کہے اور تکبیر ختم ہوتے ہی زوال ظاہر ہو جائے یا تکبیر کہتے وقت رخ قبلہ کی طرف نہ تھا اور تکبیر کے فوراً بعد قبلہ رخ ہو گیا تو (ان صورتوں میں) نماز درست ہوگی (بحر الرائق) اگر نماز لاالہ الا اللہ یا سبحان اللہ سے شروع کی جائے تو درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر سے شروع کی جائے (تبیین) . . . . یہ اللہ اکبر سے شروع کی جائے (تبیین) اللہ اکبر کے سوا کسی دوسرے لفظ سے نماز کی ابتداء کرنے میں مشائخ کے مختلف قول ہیں بعض مکروہ کہتے ہیں اور یہی (کراہت کا قول) درست ہے (ذخیرہ، محیط، ظہیریہ) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے فقط تعظیم کے واسطے استعمال کئے جاتے ہوں نماز کی ابتداء ان سے درست ہے جیسے اللہ، الٰہ، سبحان اللہ اور لاالہ الا اللہ (تبیین) ایسے الحمد للہ، لاالہ وغیرہ اور تبارک اللہ سے نماز کی ابتداء درست ہے (محیط) ایسے ہی اگر کوئی اللہ اجل، اللہ اعظم یا الرحمٰن کہے تو امام محمد اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں درست ہے لیکن اگر کوئی اول (لفظ) اجل اعظم اور اکبر کہے (مگر) ان صفتوں کے ساتھ اللہ کے نام کو نہ ملائے تو بالاتفاق (یہ) نماز شروع (شرعی طور سے ادا) نہیں ہوئی (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج) اور کوئی شخص فقط اللّٰھم کہے تو فقہاء کے نزدیک مشروع ہو جائے گی۔

---

[1] اس جگہ نماز کے وہ اوصاف مراد ہیں جو اس کی ذات سے متعلق۔ اس تعریف کے ذیل میں فرض واجب سنت سب ہی آ جاتے ہیں۔

(خلاصہ، فتاویٰ قاضی خان) درست قول یہی ہے (محیطین) اگر کوئی فقط نام کا ذکر کرکے صفت کا نہ کرے۔ مثلاً اللہ یا رحمٰن یا رب کہے اور ان پر کوئی صفت نہ بڑھائے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز درست ہوگی۔ (تبیین) درست (قول) یہی ہے اس بارے میں فقہاء اور روایتوں کا اختلاف (نظر آتا) ہے کہ کیا امام ابو حنیفہؒ کے یہاں نماز کی مشروعیت فقط ان ناموں کے ساتھ (ہوتی) ہے جو (صرف) اللہ کے ساتھ خاص ہیں یا خاص اور مشترک[1] دونوں قسم کے ناموں سے مشروع (و درست) ہوجاتی ہے مثلاً کریم، رحیم وغیرہ زیادہ ظاہر اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ نماز اللہ کے ہر نام کے ساتھ درست ہے یہ (امام) کرخی ذکر فرماتے ہیں (اور) مرغینانی یہی فتویٰ دیتے ہیں (زاہدی) کوئی شخص "اللّٰہم اغفرلی" کے ساتھ نماز شروع کرے تو (یہ نماز) درست نہ ہوگی کیونکہ صرف تعظیم کے ساتھ خاص نہ ہوا بلکہ اس میں بندہ کی ضرورت بھی شامل ہوگئی (محیط سرخسی) کوئی شخص اور "استغفر اللہ یا اعوذ باللہ یا انا للہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا ما شاء اللہ کان وغیرہ (میں سے کوئی لفظ نماز کے شروع میں) استعمال کرے تو نماز درست نہ ہوگی (محیط) کوئی آدمی اللہ اکبر تعجب کے طور پر استعمال کرے اور اس سے تعظیم کا قصد نہ ہو یا اس سے مؤذن کو جواب دینے کی نیت ہو تو نماز درست نہ ہوگی چاہے اس سے نماز کی نیت کی گئی ہو (تاتارخانیہ) اگر کوئی شخص صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو نماز جائز نہ ہوگی (تبیین) کوئی آدمی اللہ اکبر الف استفہامیہ (سوالیہ) کے ساتھ کہے تو متفقہ طور پر (سب کے نزدیک) نماز جائز نہ ہوگی (یہ تاتارخانیہ میں صیرفیہ سے منقول ہے) کوئی شخص اللہ اکبر فارسی گاف کے ساتھ کہے تو نماز شروع (و جائز) ہوگی (محیط) نماز کی ابتداء اسی وقت ہوگی جب کہ (سیدھے) کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا جائے۔ یا ایسی کیفیت میں کہا جائے جو رکوع کے مقابلہ میں قیام سے زیادہ نزدیک ہو (زاہدی) کوئی شخص بیٹھ کر اللہ اکبر کہے اس کے بعد کھڑا ہوجائے تو نماز جائز نہ ہوگی (اور بیٹھ کر اللہ اکبر کہنا کافی نہ ہوگا) کھڑے ہونے پر قادر ہوتے ہوئے بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنی درست ہے[2] (محیط سرخسی) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ تحریمہ باندھنا چاہیے اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مقتدی امام تحریمہ سے فارغ ہونے پر تحریمہ باندھے۔ فتویٰ امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول (ہی) پر ہے (معدن) بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اختلاف جواز کے سلسلہ میں نہیں۔ درست (قول) یہی ہے بلکہ (صرف) اختلاف یہ ہے کہ بہتر (و افضل) کون سی شکل ہے (تبیین) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ مقتدی کا تحریمہ امام کے تحریمہ کے ساتھ ایسا ہو جس طرح انگلی کو حرکت دینے سے انگوٹھی میں حرکت ہوا کرتی ہے (یعنی دونوں کا تحریمہ بیک وقت ہونا چاہیے) امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ مقتدی کا تحریمہ امام کے تحریمہ کے بعد ہونا چاہیے یہ بعدیت سے مراد فقط اتنا وقفہ لیتے ہیں کہ امام کے اللہ اکبر کی (راء) کے ساتھ اپنے اللہ کا ہمزہ ملا دے (یعنی ادھر امام اپنی تکبیر پوری کرے اور ادھر فوراً مقتدی اپنی تکبیر شروع کردے) (مصنف باب الحنفیہ) کوئی مقتدی اللہ اکبر میں اللہ کا لفظ امام کے اللہ کہنے کے ساتھ کہے اور لفظ اکبر امام کے کہنے سے قبل کہہ لے اس صورت میں فقیہ ابو جعفرؒ کہتے ہیں درست یہ ہے کہ (اکثر) فقہاء کے نزدیک (یہ) نماز دراصل) شروع نہیں ہوئی۔ ایسے ہی اگر مقتدی امام کو بحالتِ رکوع پائے اور مقتدی لفظ اللہ بحالتِ قیام اور لفظ اکبر بحالت رکوع کہے تو اس شکل میں نماز جائز نہ ہوگی فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر مقتدی لفظ اللہ امام کے کہنے سے پہلے کہہ دے تو ظاہر روایتوں کے موافق اس کی نماز جائز نہ ہوگی (خلاصہ) کوئی شخص امام سے قبل تکبیر تحریمہ امام کی اقتداء کی نیت سے کہے تو (اس صورت میں بھی) درست یہ ہے کہ اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ لیکن اگر وہ اس تکبیر میں امام کی اقتداء کی نیت نہ کرے تو اس کی الگ نماز شروع ہو جائے گی (محیط سرخسی) فضیلت تکبیر اولیٰ۔

---

[1] یعنی ایسے نام جو اللہ کے علاوہ دوسروں پر بھی بولے جاتے ہیں اور شرعاً ان ناموں کے ساتھ دوسروں کو پکارنے میں کوئی حرج نہیں۔
[2] اگرچہ بہتر اور زیادہ باعثِ ثواب کھڑے ہو کر پڑھنا ہے۔

ملنے کے قائم میں فقہاء کا اختلاف ہے درست یہ ہے کہ جو شخص پہلی رکعت پالے اسے تکبیر تحریمہ کی فضیلت مل جائے گی (حصہ باب ابی یوسف) جو شخص امام کو بحالتِ رکوع پائے اور وہ بحالتِ قیام تکبیر تحریمہ کہے مگر اس نے رکوع کی تکبیر کا قصد ہو تو اس کی نماز درست ہوگی اور یہ نیت لغو تصور ہوگی۔ کوئی شخص اگر فارسی میں تکبیر تحریمہ کہے تو نماز درست ہو جائے گی (متون) چاہے عربی کے اندر تکبیر کہنے پر قادرت ہو یا قدرت نہ ہو (ہاں) اگر عربی کے اندر تکبیر تحریمہ بخوبی کہہ سکتا ہو تو فارسی میں تکبیر تحریمہ مکروہ ہے (اور) امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عربی میں بخوبی تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہو تو فارسی میں درست نہیں (عربی ہی میں کہے) (محیط) نماز تمام اذکار مثلاً قنوت، تشہد، دعا، رکوع اور سجدہ کی تسبیحیں ان سب میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں مثلاً ترکی، زنجی، حبشی اور نبطی وغیرہ ان سب کا حکم بھی فارسی زبان کا سا ہے (فتاوی قاضی خان) مبسوط میں لکھا ہے کہ گونگے اور جاہل شخص جسے ٹھیک طریقہ سے پڑھنے پر قدرت نہ ہو ان کی نماز فقط نیت سے ہی شروع ہو جائے گی زبان ہلانی واجب نہیں (تبیین)

قیام کا حکم

نماز میں فرض و وتر کے اندر قیام فرض قرار دیا گیا ہے (سراج الوہاج، جوہرہ نیرہ) جتنی دیر ٹھہرنے کو (عام طور پر) قیام کہہ سکتے ہیں اتنی دیر قیام سے اس کی فرضیت ادا ہو جائے گی (کافی فصل قرات) قیام کی شکل (و پہچان) یہ ہے کہ ہاتھ لانبے کرنے پر گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ بغیر عذر کے ایک پاؤں پر قیام مکروہ ہوگا۔ اور نماز (بکراہت) درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر (واقعی) کوئی عذر ہو تو ایک پیر پر قیام مکروہ نہ ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج)

قرات کا حکم

نماز کے اندر تیسری فرض قرار دی جانے والی چیز قراءتؐ ہے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ایک آیت کی تلاوت چاہیے وہ چھوٹی ہو قرات کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (محیط) خلاصہ میں لکھا ہے کہ درست (قول) یہی ہے (تاتارخانیہ) جو شخص بلا عذر فقط ایک آیت پر اکتفا کرے وہ گنہ گار ہے (وقایہ) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اگر ایسی چھوٹی آیت کی تلاوت کی جس میں بہت سے کلمے ہوں یا فقط دو کلمے ہوں مثلاً ثم قتل کیف قدر، یا ثم نظر تو نماز درست ہو جائے گی۔ اس بارے میں مشائخ (کوئی) اختلاف (منقول) نہیں۔ کسی نے اگر ایسی آیت کی تلاوت کی جس میں (فقط) ایک کلمہ ہو مثلاً "مدهامتٰن"، یا ایسی آیت کی تلاوت کی جس میں فقط ایک حرف ہو مثلاً ص، ن، ق، تو اس کے اندر مشائخ کا اختلاف (منقول) ہے (مصنفی) زیادہ صحیح (قول) یہی ہے کہ نماز درست نہ ہوگی (شرح مجمع مصنفہ ابن ملک، ظہیریہ، سراج الوہاج، فتح القدیر) کوئی شخص اگر طویل آیت کی دو رکعتوں کے اندر تلاوت کرے جیسے آیت الکرسی یا آیت المدینہ۔ کچھ کی تلاوت پہلی دو رکعت میں کی اور کچھ کی دوسری میں (تو) عامۃ فقہاء (اکثر) فرماتے ہیں کہ یہ نماز درست ہوگی (محیط) اور درست (قول) یہی ہے (کافی، منیۃ المصلی) قرات کے اندر حروف کی صحت (درستگی کے ساتھ ادائگی) لازم ہے اگر حرف کی صحیح ادائگی زبان سے کی مگر خود نہ سن سکا۔ تو درست نہیں۔ عامۃ مشائخ (اکثر) اسی قول کو اختیار کرتے ہیں (محیط) مختار و پسندیدہ قول یہی ہے (نقایہ) بوقت ذبح بسم اللہ کا اور بوقت قسم استثناء کا۔ نیز طلاق، عتاق، ایلاء اور بیع میں بھی (حکم یہی) (جوں کا توں) ہوگا۔ فرائض کے اندر فرض قرات کا محل (موقعہ) دو رکعتیں ہوں گی (محیط) چاہے یہ فرض کی رکعتیں دو ہوں یا چار ہوں چاہے تین چاہے اول کی دو رکعتیں ہوں یا اخیر کی۔ یا ایک رکعت اول شفعہ کی اور ایک رکعت دوسرے شفعہ کی ہو (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابو المکارم) اگر ایک رکعت کے اندر بھی قرات نہیں کی گئی یا فقط ایک رکعت میں قرات کی گئی تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (شرح وقایہ) نفل اور وتر کی ساری رکعتوں کے اندر قرات فرض (کی گئی) ہے (محیط) اگر کوئی شخص ہوتے

ؐ قرآن کریم میں ہے۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔ تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

کی حالت میں قرأت کرے زیادہ صحیح (قول) یہی ہے کہ درست نہ ہوگی۔ (ظہیریہ) امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں بغیر عذر فارسی میں قرأت ناجائز ہے فتویٰ اسی قول پر دیا جانا چاہیے (شرح نقایہ شیخ ابو المکارم) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ فارسی یا دوسری زبان میں قرأت درست ہے درست (قول) یہی ہے امام ابو حنیفہؒ کا امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ کے قول کی جانب رجوع کرنا مروی ہے یہی قول معتمد و معتبر ہے (ہدایہ) "اسرار" میں لکھا ہے کہ فقہاء نے اسی (قول) کو اختیار کیا ہے اور "تحقیق" کے اندر ہے کہ عامۂ مشائخ (اکثر فقہاء) کا مختار و پسندیدہ قول یہی ہے فتویٰ بھی اسی پر دیا گیا ہے (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابو المکارم) زیادہ درست قول یہی ہے (مجمع البحرین)

رکوع کا ذکر

رکوع کی واجب مقدار اتنا جھک جانا ہے جسے رکوع کہا جا سکتا ہو۔ حتیٰ کہ رکوع اپنی مقررہ حد تک پہنچے رکوع کی حد یہ قرار دی گئی ہے کہ (رکوع کرنے والا) اپنے ہاتھ لانبے کرے تو گھٹنوں تک (با آسانی) پہنچ جاتے ہوں (سراج الوہاج) کوئی شخص اگر بلا رکوع کئے قیام سے سجدہ کے اندر خلاف سنت اونٹ کے طریقہ سے گر پڑے تب بھی اس کا اس طریقہ سے جھکنا رکوع میں شمار کر لیا جائے گا (اور رکوع کی فرضیت ادا ہو جائے گی اگرچہ خلاف سنت ہونے کی بنا پر یہ طریقہ ناپسندیدہ ضرور ہوگا) کسی کبڑے کی پشت میں اگر رکوع کی حد تک خم آجائے تو اسے اپنے رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرنا چاہیے (خلاصہ تجنیس) رکوع کا قائم قرأت فراغت کے بعد (ہی ہونا) ہے درست (قول) یہی ہے (محیط)

سجدہ کا حکم

پہلے سجدہ کی طرح دوسرے سجدہ کی فرضیت پر بھی امت کا اجماع ہے (زاہدی) پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ کے اندر لگانا مسنون طریقہ ہے اگر کسی عذر کی بنا پر سجدے میں اکیلی پیشانی یا ناک اور کھے تو اس میں کراہت نہیں ہے۔ اور اگر بلا عذر فقط پیشانی رکھے اور ناک نہ رکھے تو بالاجماع درست ہے مگر کراہت کے ساتھ۔ اور پیشانی نہ لگائے صرف ناک رکھے تو امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اس صورت میں بھی یہی حکم ہوگا اور امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ (یہ صورت) درست نہیں۔ فتویٰ اسی (قول) پر ہے سجدہ کے اندر اگر کوئی شخص فقط رخسار یا ٹھوڑی لگائے تو درست نہیں۔ نہ بحالت عذر نہ بحالت صحت۔ کسی شخص کی ناک و پیشانی دونوں میں کوئی عذر ہو تو (اس صورت میں) اشارہ کرنا چاہیے اور سجدہ نہ کرنا چاہیے (خزانۃ المفتین) فقط ناک ٹکانا اس وقت درست ہوگا جبکہ سخت حصہ تک ناک ٹکائی جائے اگر ناک فقط نرم حصہ (یعنی) پھننگ تک ٹکائی تو درست نہیں (سراج الوہاج) کوئی شخص گھاس، روئی، بچھونے کھس یا برف کے اوپر سجدہ کرے تو اگر سجدہ کرنے والے کی ناک اور پیشانی اس پر ٹھہرتی ہو اور اس کی سختی کا اسے احساس ہوتا ہو تو درست ہے لیکن ناک و پیشانی اس پر نہ ٹھہرتی ہو تو درست نہیں۔ کوئی شخص گاڑی پر سجدہ کرتا ہے اور گاڑی کو بیل سنبھالے ہوئے ہیں تو سجدہ اس صورت میں درست نہیں اور گاڑی زمین پر ہو تو اسی طرح سجدہ درست ہوگا۔ جیسے تخت پر سجدہ درست ہے (خلاصہ) کوئی شخص اگر میان (جو فارسی میں کازہ کہلاتا ہے) پر سجدہ کرے تو درست ہے جیسے تخت پر سجدہ درست ہے (خلاصہ) جو یا گیہوں (کے ڈھیر پر) سجدہ کرنا درست ہے اور جوار مکئی یا چاول (کنگنی) یا چاولوں پر سجدہ کرنا درست نہیں (یہاں) یہ اناج اور وہ روئی جو دھنکی جا چکی ہو تھیلوں کے اندر ہوں تو ان پر سجدہ درست ہے (سراج الوہاج) کوئی شخص کسی کی پیٹھ پر سجدہ کرے اور وہ شخص نماز پڑھ رہا ہو تو درست ہوگا۔ اور اگر وہ نماز نہ پڑھ رہا ہو یا نماز پڑھ رہا ہو مگر جماعت میں اس کے ساتھ شریک نہ ہو تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ کوئی شخص بغیر عذر اپنی ران کے اوپر سجدہ کرے تو مختار (قول) یہی ہے کہ درست نہیں۔ اور کسی عذر کی بنا پر کرے تو مختار (قول) جواز کا ہے کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر اپنے دونوں گھٹنوں کے اوپر سجدہ کرے

دونوں صورتوں کے اندر یہ سجدہ ناجائز ہے (خلاصہ) کوئی شخص ہتھیلی زمین پر رکھ کر سجدہ کرے تو زیادہ صحیح قول کے مطابق درست ہے (تبیین) کوئی شخص اگر میت (مردہ) کی پیٹھ پر سجدہ کر آنحالیکہ اس پر نمدہ پڑا ہوا ہو اس صورت میں اگر مردہ کی سختی کا احساس ہوتا ہو تو سجدہ کرنا درست نہ ہوگا۔ اور سختی کا احساس نہ ہوتا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست ہے (محیط سرخسی) پیروں کے مقام سے سجدہ کا مقام ایک یا دو کھڑی اینٹوں کے بقدر اونچا ہو تو اس کے اوپر سجدہ کرنا درست ہے (لیکن) اس کی اونچائی اس سے زیادہ ہو تو درست نہیں۔ (زاہدی) چوتھائی ہاتھ (صحیح قول کے مطابق) اینٹ کی حد ہوتی ہے (سراج الوہاج) حجۃ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی سجدہ کے مقام پر کانٹے یا بہت سے شیشے کے ٹکڑوں کے بنا پر اس جگہ سے سر اٹھالے اور دوسرے مقام پر رکھ لے تو درست ہے اور (دوسری جگہ سر رکھنے کی وجہ سے) یہ سجدہ دوسرا قرار نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ایک ہی سجدہ سمجھا جائے گا (تاتارخانیہ) کسی شخص نے (اگر کسی وجہ سے) زمین پر گھٹنے اور ہاتھ نہیں ٹکائے تو اس پر سب (فقہاء) کا اجماع ہے کہ نماز درست ہوگی (سراج الوہاج) کسی شخص نے سجدہ کرتے ہوئے پیر زمین پر نہیں رکھے تو نماز ناجائز ہوگی۔ (اور) اگر بغیر کسی عذر کے (صرف) ایک پیر (زمین پر) رکھا تو بکراہت نماز درست ہو جائیگی (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) پیر کا رکھنا (اصل میں) انگلیوں کے رکھنے سے سمجھا جاتا ہے چاہے ایک ہی انگلی کیوں نہ ہو کسی نے قدم کا پچھلا حصہ رکھا اور انگلیوں کی جگہ کی تنگی کی وجہ سے نہ رکھ سکا۔ اس صورت میں ایک پیر رکھ لیا تو نماز درست ہوگی جس طرح کھڑا ہونے والا (عذر کی بناء پر) ایک پیر پر نماز پڑھ لے (خلاصہ) کسی شخص نے اگر سوتے سوتے سجدہ کیا تو اسے دوبارہ سجدہ کرنا چاہیے رکوع اور سجدہ کے اندر اگر کوئی سو جائے تو کسی کو نہ لوٹائے (محیط سرخسی) کسی شخص نے بچہ کی گود میں (اپنی) پیشانی رکھ دی۔ اگر پیشانی کا زیادہ حصہ زمین پر ہو تو سجدہ درست ہے اور اگر زیادہ حصہ زمین پر نہ ہو تو سجدہ ناجائز ہوگا (تجنیس، محیط)

قعدۂ اخیرہ

تشہد کی مقدار قعدۂ اخیرہ فرض قرار دیا گیا ہے (تبیین) التحیات للہ سے عبدہ ورسولہ تک کا نام تشہد ہے درست (قول) یہی ہے حتیٰ کہ اگر مقتدی امام کی فراغت سے پہلے فارغ ہو کر گفتگو کرلی۔ تب بھی مقتدی کی نماز مکمل ہوگئی۔ (جوہرہ، نیرہ) قعدۂ اخیرہ فرض و نفل دونوں کے اندر فرض قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی دو رکعت پڑھے اور ان کے اخیر نہ بیٹھے اور اٹھ کر چلدے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ) باختیار خود نماز سے باہر ہو جانا فرض قرار نہیں دیا گیا۔ درست قول یہی ہے (تبیین عینی شرح کنز، اکثر کتابیں)

دوسری فصل۔ نماز میں کیا کیا چیزیں واجب ہیں

فرض نماز چاہے تین رکعت والی ہو یا چار رکوت والی۔ پہلی دو رکعتوں کی تعیین فرض قرارت کی ادائیگی کے واسطے ضروری ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص چار رکعتوں والی نماز کے اندر اخیر کی دو رکعتوں میں قرأت کرتا ہے اور پہلی دو کے اندر نہیں کرتا یا اول شفعہ کی ایک رکعت میں اور دوسرے کی ایک رکعت کے اندر سہواً قرأت کرتا ہے۔ (اس صورت میں) اس کے لئے سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (بحر الرائق) سورۂ فاتحہ (الحمد) کی تلاوت اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا اس کی جگہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کی تلاوت پہلی دو رکعتوں میں واجب ہوگی (نہر الفائق) وتر اور نفل کی ساری رکعتوں میں سورۃ الحمد کی تلاوت اور سورۃ کا ملانا ضروری ہے (بحر الرائق) سورۂ فاتحہ کی تلاوت سورۃ سے پہلے ضروری ہے (نہر الفائق) کسی شخص کو پہلی یا دوسری رکعت کے اندر سورۂ فاتحہ کی تلاوت یاد نہ رہی۔ سورۃ پڑھنے کے بعد الحمد کا نہ پڑھنا یاد آیا۔ تو اسے (پہلے) سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے اور اس کے بعد (کوئی) سورۃ۔ ظاہر روایت کے مطابق یہی (حکم) ہے (محیط) جو شخص عشاء کی اول دو رکعتوں کے اندر سورۃ پڑھے اور سورۂ فاتحہ نہ پڑھے

(تو وہ) اخیر کی دو رکعتوں کے اندر سورۂ فاتحہ نہ لوٹائے۔ کوئی شخص پہلی دو رکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے اور اس پر (کچھ) اضافہ نہ کرے تو اسے اخیر کی دو رکعتوں کے اندر سورۂ فاتحہ اور (کوئی) سورۃ جہر (زور) سے پڑھنی چاہئیں۔ درست (قول) یہی ہے (ہدایہ) کوئی شخص پہلی دو رکعتوں کے اندر کچھ نہ پڑھے تو اسے اخیر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی) سورۃ جہر (بلند آواز سے) پڑھنی اور سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ قاضی خان فصل سجدۂ سہو) پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت کے اندر ایک مرتبہ الحمد شریف پڑھنی ضروری ہے (منیۃ المصلی) پہلی دو رکعتوں یا ان رکعتوں میں سے کسی رکعت کے اندر الحمد شریف لگاتار دو مرتبہ پڑھی گئی تو سجدۂ سہو کرنا لازم ہے (لیکن) کوئی اگر الحمد شریف کی تلاوت کرکے کوئی اور سورۃ پڑھے اس کے بعد الحمد (تو اس پر) سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں۔ (ظہیریہ، تجنیس) درست (قول) یہی ہے (زاہدی) ہر رکعت کے اندر جو فعل دو بار ہوتا ہو مثلاً سجدہ یا پوری نماز کے اندر مکرر ہوتا ہو مثلاً رکعتوں کے عدد۔ ان میں ترتیب واجب ہوگی فرض نہیں۔ حتیٰ کہ کسی شخص کو پہلی رکعت میں ایک سجدہ یاد نہ رہے اور اسی اخیر رکعت میں قضا کرلے تو درست ہے امام کے نماز پڑھ چکنے کے بعد مسبوق (جس کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہوں) جو نماز پڑھے گا وہ ہمارے نزدیک اس کی رکعت اول ہوگی۔ ترتیب فرض قرار دی گئی ہوتی تو یہ اس کی اخیر رکعت ہونی چاہیے تھی۔ البتہ جن افعال کو ہر رکعت کے اندر مکرر نہیں کیا جاتا۔ جیسے رکوع اور قیام یا جو پوری نماز میں دو بار نہیں کئے جاتے۔ مثلاً قعدۂ اخیرہ (کہ پوری نماز میں ایک بار ہے) ترتیب ان میں فرض قرار دی گئی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص رکوع قیام پر مقدم کردے یا سجدہ رکوع کرنے سے پہلے کرلے تو نا جائز ہے۔ ایسے ہی قعدہ کے اندر تشہد کی مقدار بیٹھ کر یاد آیا کہ اس سے کسی رکعت کا ایک سجدہ یا اور کوئی سا رکن چھوٹ گیا ہے تو اس صورت میں قعدہ ہو جائے گا (محیط) فقہاء اس پر متفق ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ رکوع کے قومہ میں اعتدال کو واجب نہیں کہتے (ظہیریہ) ایسے ہی جلسہ کے اندر با اطمینان بیٹھنا واجب (ضروری) نہیں (کافی) سجدہ، رکوع اور ہر اس رکن کو جو اپنی ذات کے اعتبار سے اصل ہو (اس کا وجود کسی کے تابع ہونے پر موقوف نہ ہو) امام کرخیؒ امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کا قول نقل کرتے ہوئے اس میں اعتدال کے وجوب (ضروری ہونے) کا حکم فرماتے ہیں (ظہیریہ) درست (قول) یہی ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) تعدیل ارکان اعضاء کے اس سکون کا نام ہے کہ نمازی کے تمام جوڑ کم سے کم بقدر ایک تسبیح (تو) ٹھہرے (ہی) رہیں (زیلعی شرح کنز، نہر الفائق) نمازی کے لئے چار رکعتوں یا تین رکعتوں والی نماز کے اندر دوسری طرف کے سجدۂ ثانی (دوسرے) سے سر اٹھا کر پہلا قعدۂ تشہد کی مقدار واجب ہوگا۔ درست (قول) یہی ہے (ظہیریہ) تشہد پہلے اور دوسرے دونوں قعدوں کے اندر واجب ہوگا (سراج الوہاج) تشہد اسی طرح پڑھنا چاہیے التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ (زاہدی) (سب عبادتیں جو زبان، بدن اور مال سے ہوسکیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلام تم پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس تشہد کے راوی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد کی بہ نسبت اسے اختیار کرنا زیادہ اچھا ہے (ہدایہ) تشہد کے لفظوں سے معنے کا قصد ضرور کرنا چاہیے کہ جیسے (اس طرح) وہ اللہ پر تحیۃ بھیج رہا ہوں نبی، اولیاء اللہ اور اپنے نفس پر سلام بھیج رہا ہو۔ (زاہدی) لفظ سلام واجب قرار دیا گیا ہے۔ (کنز) وتر کے اندر دعائے قنوت کو واجب قرار دیا گیا ہے عید الفطر اور عید الضحیٰ میں تکبیریں واجب کی گئی ہیں۔

درست (قول) یہی ہے اگر کوئی انھیں ترک کر دے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ جہر (زور سے پڑھنے) کی جگہ پر جہر اور اخفاء (آہستہ پڑھنے) کی جگہ اخفاء کرنا ضروری ہے (تبیین) امام کو عشاء، مغرب، پہلی دو رکعتوں اور فجر کے اندر جہر اور عشاء میں اخیر کی دو رکعتوں کے اندر اخفاء کرنا چاہیے (زاہدی) امام کو نماز ظہر و عصر کے اندر اخفاء کرنا چاہیے چاہے عرفہ (مقام عرفات) ہی میں کیوں نہ ہو۔ نماز جمعہ اور نماز عید الفطر و عید الاضحیٰ میں جہر کرنا چاہیے (ہدایہ) ایسے ہی امام کو تراویح اور وتر کے اندر جہر کرنا چاہیے کوئی شخص الگ نماز پڑھ رہا ہو اور نماز سری (جس میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے) ہو تو اس میں آہستہ پڑھنا ہی ضروری ہے۔ درست (قول) یہی ہے اور نماز جہری ہو تو الگ پڑھنے والے کو اختیار ہے (چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ مگر) جہر افضل ہوگا۔ اس علیحدہ پڑھنے والے کو امام کی طرح جہر نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کا مقصد دوسرے کو سنانا نہیں ہے (اور امام کا مقصد دوسرے کو بھی سنانا ہوتا ہے (تبیین) امام کو (غیر معمولی) اونچی آواز کے ساتھ پڑھنے کی زیادہ جد وجہد کرنی چاہیے (بحر الرائق) امام کا ضرورت سے بڑھ کر اونچی آواز کے ساتھ پڑھنا درست نہیں کیونکہ امام کا اونچی آواز کے ساتھ پڑھنا اس لئے ہوتا ہے کہ لوگ سن کر قرأت میں (الفاظ معنی وغیرہ پر) غور کریں اور انھیں حضور قلب کی دولت میسر ہو۔ (سراج الوہاج) نماز کے واسطے جس ذکر کو واجب قرار دیا گیا ہے اس میں جہر کرنا چاہیے مثلاً تکبیر تحریمہ۔ اور جسے فرض قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ بطور علامت اسے مقرر کیا گیا اس کے اندر بھی جہر کرنا چاہیے مثلاً رکوع اور قیام کرتے ہوتے انتقالیہ تکبیریں یہ حکم (فقط) امام کے واسطے ہوگا۔ تنہا نماز پڑھنے والے (منفرد) اور مقتدی کو ان میں جہر نہ کرنا چاہیے کوئی ذکر اگر نماز کے کسی حصہ کے ساتھ خاص ہو۔ مثلاً عید الفطر و عید الضحیٰ کی تکبیریں۔ اس کے اندر بھی جہر کرنا چاہیے۔ مذہب اہل عراق کے مطابق قنوت کے اندر بھی جہر کرنا چاہیے صاحب ہدایہ قنوت کے اندر اخفاء (آہستہ پڑھنا) کا قول اختیار فرماتے ہیں۔ قنوت کے سوا دوسری چیزوں مثلاً آمین، تشہد اور تسبیحوں وغیرہ میں جہر نہ کرنا چاہیے (بحر الرائق) کوئی شخص رات کی نمازوں میں سے کوئی تو بھولے سے ترک کر دے اور اسے دن میں با جماعت قضا کرے وہ امامت کرے اور یہ جہر نہ کرے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اگر دن کی کوئی نماز رات کے اندر با جماعت قضا کی تو امام کو اخفاء کرنا چاہیے اور جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیے اگر بھولے سے جہر کے ساتھ پڑھ لے گا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا (فتاویٰ قاضیخان) کوئی تنہا شخص جہری نماز کی قضا کرتا ہے تو اس کے اندر مشائخ کے مختلف اقوال ہیں۔ درست (قول) یہ ہے کہ اس میں جہر کرنا افضل ہوگا۔ (محیط) کافی میں یہی لکھا ہوا ہے شمس الائمہ اور فخر الاسلام اور دوسرے بہت سے متاخرین (فقہاء) اسی قول کو اختیار فرماتے ہیں۔ درست (قول) یہی ہے (قاضی خان) زیادہ صحیح یہی ہے (ذخیرہ، تبیین) خلاصہ میں اصل سے منقول ہے کہ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ ایک اور شخص آکر اس کی اقتدا ایسے وقت کرتا ہے جبکہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا یا تھوڑا سا حصہ پڑھ لیا تھا۔ (اس صورت میں) اسے پھر سورۂ فاتحہ جہر سے پڑھنی چاہیے (بحر الرائق) دن کی نفلوں کے اندر اخفاء ہی کرنا چاہیے (البتہ) رات کی نفلوں میں اختیار ہوگا۔ (چاہے جہر کرے چاہے اخفاء (زاہدی) اخفاء و جہر کی حد کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ ابو جعفر اور ابو بکر محمد ابن الفضل کہتے ہیں کہ جہر کم از کم اس کا نام ہے کہ دوسرے تک آواز پہنچا دے۔ کم سے کم اخفاء اس کا نام ہے کہ اپنے تک آواز پہنچا دے۔ یہی قول معتبر و معتمد ہے (محیط) درست (قول) یہی ہے (وقایہ، نقایہ) عامۂ مشائخ (اکثر مشائخ) اسی قول کو اختیار (و پسند) فرماتے ہیں۔ (زاہد) کوئی شخص اگر اس طرح پڑھتا ہو کہ دوسرا شخص کان اس کے ہونٹوں کے نزدیک لیجائے پھر اس کے کانوں میں آواز پہنچ سکے اور وہ اس کے پڑھنے کو سمجھ سکے تو عربی

ہیں اسے مجمجہ[1] کہا جاتا ہے (خلاصہ)

تیسری فصل۔ نماز کی سنتوں و آداب و کیفیات کا ذکر

نماز میں یہ چیزیں مسنون ہیں۔ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھوں کا اٹھانا۔ انگلیوں کا کھولنا۔ تکبیروں میں امام کا جہر۔ سبحانک اللھم، تعوذ اور آمین آہستہ کہنا۔ بائیں ہاتھ کو زیر ناف رکھ کر دائیں ہاتھ کو اس پر رکھنا۔ تکبیر رکوع۔ تسبیح رکوع (کم از کم) تین مرتبہ کہنا۔ رکوع کے اندر دو گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیوں کو کشادہ کرنا۔ سجدہ کرنے اور سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر پڑھنا۔ سجدہ سے (تسبیح کے بعد) اٹھنا۔ سجدہ کے اندر تین مرتبہ تسبیح پڑھنا۔ بحالتِ سجدہ دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کو (زمین پر) رکھنا، بائیں پاؤں کو بچھا دینا اور دائیں کو کھڑا کر لینا۔ جلسہ اور قومہ (بحر الرائق) ایسے ہی قومہ اور جلسہ کے اندر بمقدار تسبیح سکون۔ (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) دعا، اور درود۔

آداب نماز

نماز کے آداب میں سے یہ چیزیں ہیں۔ قیام کے اندر مقام سجدہ پر، رکوع کے اندر قدموں کے پچھلے حصہ پر، بحالت سجدہ ناک کے سرے پر، بحالت قعود گود پر، پہلا سلام پھیرتے وقت دائیں شانہ اور دوسرا سلام پھیرتے وقت بائیں شانہ پر نگاہ رکھنا۔ بوقتِ جمائی منہ کا بند کرنا۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا اور بحد امکان کھانسی روکے رکھنا (بحر الرائق)

طریقۂ نماز

نماز پڑھنے کی کیفیت یہ ہوگی کہ۔ نماز کا قصد کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک ایسے اٹھایا جائے کہ انگوٹھے کانوں کے برابر ہوں۔ اور انگلیوں کے سرے کانوں کے بالائی حصوں کے مقابل آجائیں (تبیین) تکبیر کہتے وقت سر نہ جھکانا چاہیے (خلاصہ) فقیہ ابوجعفر کہتے ہیں کہ ہاتھوں کو اس طریقے سے اٹھایا جائے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی جانب ہوں اور انگلیاں کشادہ اور جس وقت اتنی اٹھ جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں۔ اس وقت تکبیر کہنی چاہیے شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کہ عامہ مشائخ (اکثر فقہاء) کا قول یہ اور ان کا معمول) یہی ہے (محیط) تکبیر (کہنے) سے قبل (ہی) ہاتھ اٹھانے چاہئیں درست (قول) یہی ہے (ہدایہ) ایسے ہی قنوت اور عید الفطر و عید الضحیٰ کی تکبیروں کے اندر ہاتھ اٹھائے جائیں اور ان کے سوا اور کسی بھی تکبیر کے اندر ہاتھ نہ اٹھانے چاہئیں (اختیار شرح مختار) اگر کوئی شخص (کسی اور تکبیر میں) ہاتھ اٹھا لے تو درست قول کے موافق ہمارے نزدیک نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج) عورت کو شانوں تک ہی ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ درست (قول) یہی ہے (ہدایہ، تبیین) ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں نہ بالکل بند رکھی جائیں (اور) نہ بالکل کھلی بلکہ ادھ کھلی رکھی جائیں (نہایہ) معتبر و معتمد (قول) یہی ہے (محیط) اگر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ لی تو بعد میں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اگر تکبیر کے درمیان یاد آگیا تو ہاتھ اٹھا لینے چاہئیں اگر کوئی شخص مسنون جگہ تک ہاتھ نہ اٹھا سکے تو ہاتھ اٹھانے ممکن ہوں اٹھائے۔ اور اگر ایک ہاتھ اٹھا سکے مگر دوسرا نہ اٹھا سکے تو ایک ہی ہاتھ اٹھا سکے مگر دوسرا نہ اٹھا سکے تو ایک ہی ہاتھ اٹھا لینا چاہیے اگر کسی شخص کے ہاتھ مقام مسنون سے اوپر اٹھ جاتے ہوں اور بغیر اس کے لئے ہاتھ اٹھانا ممکن نہ ہو تو اسے اتنے ہی اٹھا لینے چاہئیں (تبیین) مبسوط میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کا الف کھینچ کر پڑھے تو اس کی نماز جائز نہیں ہوگی۔ اگر کسی نے ارادتاً کھینچ کر پڑھا تو کفر کا اندیشہ ہے

---

[1] مجمجہ۔ مبہم اور غیر واضح بات۔ جسے صحیح اور یقینی معنے نہ پہنائے جا سکیں۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص اکبر کے الف یا اس کی ب کو کھینچکر پڑھے تو نماز مشروع (جائز) نہیں ہوگی۔ اللہ کی ہ کو کھینچکر پڑھی تو یہ لغوی غلطی شمار ہوگی اسی طرح ر کو کھینچکر پڑھنے کا حکم ہوگا۔ اللہ کے لٓ کو مد کے ساتھ (کھینچکر) پڑھنا درست ہے اور ہ پر جزم غلط ہے (فتح القدیر) کوئی شخص اگر اللہ اکبر کا الف یا اکبر کا ہمزہ مد سے (کھینچکر) پڑھے تو معنیٰ میں شک پیدا ہونے کی بناء پر نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص اکبر کی ب اور ر کے بیچ میں الف (بھی) لگالے تو بعض حضرات نماز کے فاسد ہونے کا حکم کرتے ہیں اور بعض کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہیں ہوگا (نہایہ) تکبیر پڑھ کر (نمازی کو) بایاں ہاتھ زیر ناف اور دایاں ہاتھ اس کے اوپر رکھنا چاہیے (یہ محیط میں خواہرزادہ سے نقل کیا گیا ہے) (نہایہ) عورت کو اپنے ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں (منیۃ المصلی) جس قیام کے اندر ذکر سنت ہے۔ اسی میں ہاتھوں کا باندھنا بھی مسنون ہے مثلاً سبحانک اللّٰھم، قنوت اور نماز جنازہ۔ اور جس قیام کے اندر ذکر مسنون نہیں مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیریں وہاں ہاتھ چھوڑے رکھنا مسنون ہے (نہایہ) درست (قول) یہی ہے (ہدایہ) شمس الائمہ سرخسی، صدر الکبیر برہان الائمہ صدر الشہید حسام الدین فتویٰ اسی قول پر دیا کرتے تھے (محیط) رکوع کے اندر قومہ میں ہاتھ چھوڑے رکھنے چاہئیں۔ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔ اس واسطے کہ ذکر انتقال میں (یعنی رکوع سے سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے) مسنون ہے۔ قومہ کے اندر مسنون نہیں۔ (شرح نقایہ شیخ ابی المکارم) ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اسے پکڑنے کو ہمارے اکثر مشائخ (فقہاء) مستحب کہتے ہیں۔ مصفیٰ میں لکھا ہے کہ درست (قول) یہی ہے (شرح نقایہ شیخ ابی المکارم) ہاتھ کی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھی جائے۔ اور چھنگلیا و انگوٹھے کے ذریعہ پہنچا پکڑ لیا جائے اور بقیہ انگلیوں کو کلائی پر رہنے دیا جائے۔ بحالتِ قیام دونوں قدموں کے بیچ میں چار انگلیوں کی مقدار فصل (دوری) ہونا چاہیے (خلاصہ) پھر یہ پڑھنا چاہیے "سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک۔ (تیری پاکی کے ساتھ اے اللہ (میرا دل تجھکو یاد کرتا ہے) اور تعریف کے ساتھ تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری شان۔ اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (ہدایہ) امام ہو یا مقتدی یا اکیلا نماز پڑھنے والا تمام کا حکم یہی ہوگا۔ (تاتارخانیہ) "جل ثناءک" کے لفظ نہ "اصل" کے اندر ذکر کئے گئے ہیں اور نہ نوادر میں (ان کا ذکر ہے (محیط) فرائض کے اندر "جل ثناءک" نہ پڑھنا چاہیے (ہدایہ) "انی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین" (میں یکسو ہوکر اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں) نہ تحریمہ کے بعد پڑھنا چاہیے نہ ثناء کے بعد (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابی المکارم) اور زیادہ بہتر ہے کہ اللہ اکبر سے قبل بھی اس نیت ملانے کی خاطر اسے نہ پڑھے درست قول یہی ہے (ہدایہ) اس کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے۔ تعوذ یہ ہے۔ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں) مختار (و پسندیدہ) قول یہی ہے (خلاصہ) فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (زاہدی) تعوذ کا آہستہ پڑھنا مسنون ہے یہی ہمارے علماء کا (پسندیدہ مسلک) مذہب (قرار دیا گیا) ہے (ذخیرہ) امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ تعوذ ثناء کے تابع نہیں بلکہ قرأت کے تابع ہوگا اس واسطے (بطور مثال سمجھیے کہ) مسبوق جس وقت اپنی نماز پڑھنے کی خاطر کھڑا ہوگا تو اسے تعوذ پڑھنا پڑے گا۔ اور مقتدی نہیں پڑھیگا نماز عید کے اندر تکبیروں کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے (ہدایہ اکثر متون) تعوذ نماز کے شروع کرتے وقت پڑھنا چاہیے بعد میں نہیں یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز شروع کر دے اور تعوذ بھول جائے۔ حتیٰ کہ الحمد شریف (بھی) پڑھے (اس کے بعد تعوذ کا خیال آئے تو) تعوذ نہ پڑھنا چاہیے (خلاصہ)

بسم اللہ کی قراءت

تعوذ کے بعد آہستہ (پست آواز کے ساتھ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں) پڑھنی چاہیے۔ بسم اللہ قرآن مجید کی ہی ایک آیت ہے جس کا نزول سورتوں کے فصل کے واسطے ہوا ہے (ظہیریہ۔ کردہاتِ صلوٰۃ کا بیان) فقط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (پڑھنے) سے فرضِ قراءت ادا نہیں ہوگی (جوہرہ نیرہ) امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ ہر رکعت کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی چاہیے۔ (محیط) حجتہ میں لکھا ہے کہ فتویٰ اسی قول پر ہے (تاتارخانیہ) سورۂ فاتحہ اور (دوسری) سورۃ کے بیچ میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے (وقایہ، نقایہ) صحیح (قول) یہی ہے (بدائع جوہرہ نیرہ) سورۂ فاتحہ بسم اللہ کے بعد پڑھنی چاہیے (سراج الوہاج) سورۂ فاتحہ پڑھ چکنے کے بعد آمین کہی جائے مسنون یہ ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے۔ (محیط) منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) اور امام (دونوں) اس حکم میں برابر ہیں۔ ایسے ہی مقتدی قراءت سُن رہا ہو تو اسے (بھی) آمین کہنی چاہیے (زاہدی) آمین کے اندر دونوں لغتیں (منقول) ہیں کھینچکر) پڑھنا بھی اور بغیر کھینچے بھی۔ اس کے معنیٰ ہیں۔ درجۂ قبولیت عطا فرمانا۔ اسے تشدید سے پڑھنا کھلی (اور نمایاں) غلطی ہے۔ کوئی شخص اگر آمین مد (کھینچکر) اور مشدد پڑھے تو (بھی) اس کی نماز کے فساد کا حکم نہیں ہوگا فتویٰ اسی قول پر ہے اس واسطے کہ یہ (آمین تشدید کے ساتھ) قرآن مجید میں پائی جاتی ہے (تبیین) کسی مقتدی نے اگر سری نماز مثلاً عصر و ظہر میں (اسے کسی میں) امام سے "ولا الضالین" سن لیا (تو) بعض مشائخ کہتے ہیں کہ (اس صورت میں) آمین نہ کہنی چاہیے۔ اور (امام) فقیہ ابو جعفر ہندوانیؒ فرماتے ہیں کہ آمین کہنی چاہیے (محیط) کسی مقتدی نے اگر عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز کے اندر دوسرے مقتدیوں کی آمین سُن لی۔ امام ظہیر الدینؒ فرماتے ہیں کہ آمین کہنی چاہیے (یہ سراج الوہاج میں فتاویٰ سے منقول ہے) سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی) سورۃ یا تین آیتیں ملانی چاہئیں (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) (ایک) طویل آیت تین آیتوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے (تبیین) قراءت سے فراغت کے بعد رکوع کرنا چاہیے درآنحالیکہ نمازی بحالتِ قیام ہو۔ درست مذہب یہی ہے (خلاصہ) جامع صغیر میں لکھا ہے کہ جھکنے کے ساتھ ساتھ تکبیر کہنی چاہیے (ہدایہ) امام طحاویؒ فرماتے ہیں درست یہی ہے (معراج الدرایہ) جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر شروع کرنی چاہیے اور رکوع میں اچھی طرح جانے کے بعد تک تکبیر ختم کرنی چاہیے (محیط) امام کو رکوع وغیرہ کی تکبیریں جہر (زور) سے پڑھنی چاہئیں ظاہر روایت (کے مطابق یہی حکم ہوگا (تاتارخانیہ) زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (خلاصہ) اللہ (را کے اوپر جزم کرنا چاہیے (نہایہ) گھٹنوں پر ہاتھوں سے سہارا دینا چاہیے۔ (ہدایہ) درست (قول) یہی ہے (بدائع) انگلیوں کو کشادہ رکھنا چاہیے سوا اس ٹائم کے سوا انگلیوں میں کشادگی اور سجدہ کی حالت کے سوا انگلیاں کشادہ نہ رکھنا اور کسی ٹائم کے اندر مستحب نہیں۔ سوا ان دو وقتوں کے باقی وقتوں کے اندر انگلیوں کو ان کی حالت پر رکھنا چاہیے (ہدایہ) بحالتِ رکوع پیٹھ اسی طرح جھکنی چاہیے کہ اس کے اوپر اگر پانی کا پیالہ رکھدیا جائے تو رک جائے (اور گرنے نہ پائے) سر نہ (زیادہ) جھکا ہوا رہے اور نہ اٹھا ہو (یعنی سُرین کی سیدھ میں ہونا چاہیے۔ (خلاصہ) گھٹنے مثلِ کمان کے جھکانے مکروہ ہیں۔ رکوع کے اندر عورت کو تھوڑا سا جھکنا چاہیے۔ نہ وہ اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے نہ انگلیاں کھولے بلکہ انگلیاں بغیر کشادہ کئے گھٹنوں کے اوپر رکھے۔ گھٹنے جھکانے رکھنے چاہئیں اور بازو اور جسم میں فصل نہ ہو (زاہدی) بحالتِ رکوع تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھنا چاہیے۔ یہ (تسبیح کی) کم سے کم مقدار ہے اگر کسی شخص نے تسبیح بالکل نہ پڑھی یا ایک مرتبہ پڑھی تو بکراہت (تنزیہی نماز) درست ہے با اطمینان رکوع کرنے کے بعد سر اٹھایا جائے۔ اگر کسی شخص نے اطمینان سے رکوع نہیں کیا تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں (پھر بھی) نماز (درست) ہو جائے گی (خلاصہ) امام کو بالاتفاق (سب کے نزدیک) سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو بغیر کسی اختلاف کے (سب کہتے ہیں کہ) ربنا لک الحمد کہنا چاہیے۔ مقتدی کو سمع اللہ

لمن حمدہ نہ کہنا چاہیے۔ زیادہ صحیح قول کے مطابق منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) سمع اللہ لمن حمدہ بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی (محیط) اسی (قول) پر اعتماد کیا گیا ہے (تاتارخانیہ) زیادہ صحیح قول یہی ہے (ہدایہ) جس روایت کے مطابق دونوں کو اکٹھا کرنے کے واسطے کہا گیا ہے وہاں رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہیے اور سیدھا کھڑا ہونے پر ربنا لک الحمد کہنا چاہیے (زاہدی) درست (قول) یہی ہے ایک شخص نے یوسف ابن محمدؒ سے پوچھا کہ رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا (بغیر سمع اللہ لمن حمدہ کہے) سیدھا کھڑا ہو جائے تو سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہنا چاہیے اور یہی ہر اس ذکر کا حکم ہے جو حالتِ انتقالیہ کے لئے ہے اسے دوسری جگہ ادا نہ کرنا چاہیے۔ مثلاً تکبیر جو قیام سے رکوع کی جانب جھکنے کی حالت میں یا رکوع سے بجانب سجدہ جھکتے وقت کہی جاتی ہے ایسے ہی سجدہ کے اندر جو تسبیح چھوٹ جائے وہ سر اٹھا لینے کے بعد نہ کہنی چاہیے بلکہ ہر چیز کے اندر اس کے مقام کی رعایت لازم ہے (یہ تاتارخانیہ میں حجۃ سے منقول ہے) سمع اللہ لمن حمدہ کی ہ کے اوپر جزم کرنا چاہیے اور حرکت کا اظہار نہ کیا جائے۔ (یہ تاتارخانیہ میں حجۃ سے منقول ہے) رکوع سے سیدھے کھڑے ہونے کے بعد تکبیر کہہ کر سجدہ میں جانا چاہیے (ہدایہ) جھکتے وقت تکبیر کہنی چاہیے (اور) سجدہ کے اندر سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہا جائے یہ (تین مرتبہ) تسبیح کی کم سے کم مقدار ہے (محیط) سجدہ و رکوع کی تکبیریں تین مرتبہ سے زائد پڑھنی مستحب ہیں مگر طاق عدد پر (یعنی تین یا پانچ یا سات پر) ختم کی جائیں۔ (ہدایہ) تسبیح کی ادنیٰ مقدار تین دفعہ متوسط مقدار پانچ مرتبہ اور پوری مقدار سات بار پڑھنا ہے (زاد) امام کو (تین مرتبہ سے) زائد نہ پڑھنی چاہیے تاکہ مقتدیوں کو کسی قسم کی تکلیف (اور بار) محسوس نہ ہو۔ (ہدایہ) فقہاء فرماتے ہیں کہ سجدہ کا قصد ہو تو پہلے وہ اعضاء رکھے جائیں جو زمین سے زیادہ نزدیک ہوں اول گھٹنے رکھے جائیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ۔ ان کے بعد ناک (اور) پھر (آخر میں) پیشانی اور جس وقت اٹھنے کا قصد ہو تو اول پیشانی اٹھائی جائے۔ اس کے بعد ناک، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور پھر گھٹنے۔ فقہاء کہتے ہیں یہ حکم اس وقت ہوگا جبکہ پیر برہنہ ہوں (یعنی موزے نہ ہوں) لیکن مقتدی نے موزے پہن رکھے ہوں اور اول گھٹنے نہ رکھ سکے تو گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھ لئے جائیں اور داہنے ہاتھ کو بائیں پر مقدم کیا جائے (تبیین) بحالتِ سجدہ دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل رکھا جائے اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ یہی پیروں کی انگلیوں کا حکم ہوگا۔ ہتھیلیوں کے اوپر سہارا دینا چاہیے (اور) بازو پہلو سے الگ رہیں۔ (منیہ) باہوں کو زمین پر نہ بچھایا جائے (خلاصہ) پیٹ رانوں سے الگ رکھنا چاہیے (ہدایہ) بحالتِ رکوع و سجدہ عورت اپنے (تمام) اعضاء ملائے رکھے (مرد کی طرح) علیحدہ نہ رکھے۔ بحالتِ سجدہ دونوں پیروں پر بیٹھنا چاہیے اور پیٹ رانوں سے ملا رہنا چاہیے (خلاصہ) باندی کے لئے (بھی) آزاد عورت کا سا حکم ہے مگر باندی کو تکبیر تحریمہ کے قائم مثل مرد کے ہاتھ اٹھانے چاہئیں (سراج الوہاج) سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنی چاہیے اس کے اندر سر اٹھا کر سیدھا بیٹھ جانا مسنون ہے (اور) اس جلوس (بیٹھنے) کے اندر کوئی ساذکر بھی ہمارے نزدیک سنت نہیں۔ (جوہرہ نیرہ) کسی نے اگر سیدھے بیٹھے بغیر سجدہ کر لیا تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں (یہ) کافی ہے (اور سجدہ درست ہو گیا) (ہدایہ) (صرف) سجدہ سے سر کا اٹھا لینا رکن نہیں کہلاتا (بلکہ) سجدہ پورا کرنے کے بعد اس سے باہر ہو جانے کا نام رکن ہے اس واسطے کہ بغیر پہلے سجدہ سے باہر آئے ہوئے دوسرا سجدہ ناممکن ہے اور کیونکہ دوسرے سجدہ کی جانب انتقال (یعنی) دوسرے سجدہ کا آغاز) سر اٹھائے بغیر ناممکن ہے اس واسطے سر اٹھانا ضروری (اور لازمی) ہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی کے لئے دوسرے سجدہ کی جانب انتقال بلا سر اٹھائے ممکن ہے جیسے کوئی شخص تکیہ پر سجدہ کرے اس کے بعد وہ تکیہ نکال لے اور اس کا ماتھا زمین پر لگ جائے تو یہ (کافی) ہوگا۔ (اور نماز درست ہو جائیگی

(نہایہ) اس میں فقہا کا اختلاف ہے کہ سر اٹھانے کی مقدار کیا ہے امام ابو حنیفہؒ سے روایت (نقل کی گئی) ہے کہ قعود (بیٹھنے) سے زیادہ نزدیک تھا تو (سجدہ) درست تھا ہے اور زمین سے زیادہ نزدیک تھا۔ تو سجدہ ناجائز ہے۔ (تبیین) زیادہ درست قول یہی ہے (ہدایہ) امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ اگر سجدہ کرنے والے نے سجدہ سے اتنا سر اٹھایا کہ جسے (عرفاً) سر اٹھانے والا کہا جا سکتا ہو تو (یہ سجدہ) درست ہو گا۔ محیط میں لکھا ہے کہ زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (تبیین) زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (بدائع) اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ کے واسطے جھکنا چاہیے۔ دوسرے سجدہ کے اندر بھی پہلے سجدہ کی مانند تسبیح (سبحان ربی الاعلیٰ) پڑھی جائے۔ (محیط) سجدہ سے فراغت کے بعد پنجوں کے بل اٹھ جائے نہ بیٹھنا چاہیے۔ اور نہ زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹیک کر کھڑا ہونا چاہیے (ہاں) گھٹنوں کے اوپر سہارا دے لے (محیط) جو شخص معذور نہ ہو اس کے لئے ہمارے نزدیک مستحب یہ ہے کہ (کسی چیز کا) سہارا نہ لے۔ متعدد مشہور (و معروف) کتابوں سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے (بحرالرائق) کوئی شخص اگر بیٹھ (ہی) گیا اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے جس طرح کہ حضرت امام شافعیؒ کا (مسلک و) طریق ہے (تو اس میں بھی) کوئی حرج نہ ہو گا۔ (ظہیریہ) دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرنی چاہیے۔ مگر نہ سبحانک اللھم پڑھے اور نہ تعوذ (قدوری) دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے وقت بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھنا چاہیے۔ اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے۔ (نیز) پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب رہنی چاہئیں۔ اور رانوں کے اوپر دونوں ہاتھوں کو رکھ کر انگلیاں کشادہ کر دی جائیں۔ (ہدایہ) گھٹنوں کو نہ پکڑنا چاہیے زیادہ درست قول یہی ہے (خلاصہ) عورت کو بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیے اور دونوں پاؤں کو داہنی جانب نکال دینا چاہیے (پھر) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا (روایت کردہ) تشہد پڑھا جائے (کافی) اور اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیے (محیط سرخسی) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تک پہنچنے پر انگشت شہادت سے اشارہ کرنا چاہیے۔ مختار و پسندیدہ قول کے مطابق اشارہ کرنا چاہیے (خلاصہ) فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (یہ مضمرات میں کبریٰ سے منقول ہے) بہت سے مشائخ کے نزدیک اشارہ کرنا ناجائز ہے منیۃ المفتی میں لکھا ہے کہ اس میں کراہت ہے (تبیین) التحیات سے فراغت کے بعد کھڑا ہو جانا چاہیے (محیط) جلالی میں لکھا ہے کہ سجدہ سے کھڑے ہونے کی طرح قعدہ سے بھی پنجوں کے بل کھڑا ہوا جائے۔ طحاوی میں لکھا ہے کہ اگر ہاتھ زمین پر ٹیک لئے جائیں تو کوئی حرج نہیں (زاہدی) پہلے کھڑے ہو کر پہلے شفعہ کی طرح دوسرے شفعہ کے رکوع اور سجدے ادا کئے جائیں۔ (محیط) دوسرے شفعہ کے اندر فقط سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے (کافی) اس پر اضافہ باعث کراہت ہے (یہ سراج الوہاج میں اختیار شرح مختار سے منقول ہے) قراءت و تسبیح اگر نہیں پڑھی تو کوئی مضائقہ نہیں (نماز درست ہو جائے گی) اگر سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کا وجوب نہ ہو گا۔ مگر قراءت کرنا زیادہ بہتر (و افضل) ہے یہ تمام روایتوں میں صحیح (و درست) روایت ہے (ذخیرہ) اسی کے اوپر اعتماد کیا گیا ہے (فتاویٰ قاضی خان) زیادہ صحیح یہی ہے (محیط) (فصل قراءت) درست (ظاہر روایت کے مطابق) یہی حکم ہے (بدائع) خاموش رہنا (اور قراءت و تسبیح نہ کرنا) باعث کراہت ہے (خلاصہ) قعدۂ اولیٰ (پہلے) کی طرح قعدۂ اخیرہ میں بھی بیٹھنا چاہیے۔ (ہدایہ) تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیے (محیط) حضرت امام محمدؒ سے درود کے متعلق پوچھا گیا تو کہا کہ یہ درود پڑھنا چاہیے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ (اے اللہ رحمت بھیج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ اے اللہ تو برکت

بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے) بعض کہتے ہیں کہ "اللّٰھم ارحم محمداً" کہنے میں کراہت ہے اور درست یہ ہے کہ اس میں کراہت نہیں۔ (تبیین) درود شریف سے فراغت کے بعد اپنے والدین اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے واسطے دعاء مغفرت مانگنی چاہیے۔ (خلاصہ) اپنے اور اپنے سوا دوسرے (تمام مسلمانوں کے واسطے دعاء (مغفرت) مانگنی چاہیے دعاء میں فقط اپنی ذات کو خاص نہ کرنا چاہیے مسنون (طریقہ) یہی ہے۔ (تبیین) اس سے فارغ ہو کر پھر یہ آیت پڑھے "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار" (اے ہمارے رب تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے) (خلاصہ) دعاء ایسے الفاظ سے نہ مانگی جائے جو لوگوں کی گفتگو کے مشابہ ہوں یا جن چیزوں کا سوال لوگوں سے محال نہ ہو مثلاً یہ کہنا کہ اے اللہ فلاں عورت میرے نکاح میں دیدیجئے۔ یہ باتیں آدمیوں سے کی جاتی ہیں اور وہ چیزیں جن کا مانگنا آدمیوں سے محال (ناممکن) ہو وہ جیسے "اللّٰھم اغفرلی" (اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے) کہنا۔ یہ آدمیوں سے کی جانے والی باتوں میں سے نہیں۔ اور "اللّٰھم ارزقنی" (اے اللہ مجھے رزق عطا فرما دیجئے) کا شمار پہلی قسم میں ہے (ہدایہ) لہٰذا اس لفظ کے ساتھ دعاء مانگنی ناجائز ہے درست (قول) یہی ہے (عینی شرح ہدایہ) اگر کوئی شخص یہ کہے "اللّٰھم ارزقنی مالاً عظیماً" (اے اللہ مجھے بہت سا مال عطا فرما دیجئے) تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر اللّٰھم ارزقنی العلم والحج" (اے اللہ مجھے علم اور حج کے رزق سے نواز دیجئے) کہے یا اسی کے مثل کوئی اور دعاء مانگے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (مضمرات) "ولوالجیہ" میں لکھا ہے کہ بحالت نماز ایسی ہی دعا مانگی جائے جو (اچھی طرح) یاد ہو اس واسطے کہ اس کی زبان سے ایسی باتیں نکلنی نہ شروع ہو جائیں جو لوگوں کی باتوں سے مشابہ ہوں اور نماز کے فساد کا حکم لگ جائے۔ (تاتارخانیہ) جو چیزیں ہم نے نماز کو فساد کرنے والی گنائی ہیں یہ اس صورت میں ہیں کہ اگر وہ نماز کے اخیر میں تشہد کی مقدار نہ بیٹھا ہو اور تشہد کی مقدار بیٹھ گیا تھا تو نماز اس کی پوری ہو گئی اور یہ گفتگو اس کے نماز سے باہر آنے کا ذریعہ بن جائے گی۔ (تبیین) وہ دعائیں جن کا احادیث سے ثبوت ہے ان میں ایک دعاء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے، حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا تھا مجھے ایسی دعاء سکھلا دیجئے جسے میں بحالت نماز پڑھ لیا کروں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء پڑھنے کے لئے فرمایا۔ "اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً و انہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک و ارحمنی انک انت الغفور الرحیم" (اے اللہ بلاشبہ میں نے بکثرت اپنے نفس پر ظلم کئے اور آپ ہی تمام خطاؤں کی مغفرت فرما سکتے ہیں پس اپنی جانب سے میری خصوصی مغفرت فرما دیجئے۔ اور مجھ پر رحم فرمائیے۔ بے شک آپ ہی مغفرت کرنے اور رحم فرمانے والے ہیں) اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دعاء کے لئے یہ کلمے اختیار فرمائے تھے "اللّٰھم انی اسئلک من الخیر کلہ ما علمت منہ و مالم اعلم و اعوذبک من الشر کلہ ما علمت منہ و مالم اعلم" (اے اللہ میں آپ سے ہر طرح کی بھلائی کا طالب ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں ہے اور میں آپ سے ہر طرح کے شر و برائی سے پناہ کا طالب ہوں جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں) درود شریف سے فارغ ہو کر نماز کے اخیر میں مستحب ہے کہ یہ دعاء پڑھی جائے "رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاء ربنا اغفرلی و لوالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحساب" (اے میرے رب مجھکو بھی نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں بھی بعضوں کو اے ہمارے رب اور میری

(یہ) دعا، قبول کیجئے اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن) (یہ تاتار خانیہ میں حجۃ سے منقول ہے) پھر دو سلام پھیرنے چاہئیں۔ ایک دائیں جانب، دوسرا بائیں جانب۔ پہلے سلام کے اندر دائیں جانب چہرہ اتنا گھمانا چاہیے کہ رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگے۔ قنیہ میں لکھا ہے کہ زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (شرح نقایہ مصنفہ شیخ ابو المکارم) اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیے (محیط) مختار (و پسندیدہ) یہ ہے کہ سلام الف ولام کے ساتھ (یعنی السلام کہا جائے) ایسے ہی التحیات کے اندر سلام الف ولام کے ساتھ (ہی) کہنا چاہیے (ظہیریہ) اس سلام کے اندر ہمارے نزدیک "وبرکاتہ" نہ کہا جائے۔ مسنون ہمارے نزدیک یہ شکل ہے کہ پہلے سلام کے مقابلہ میں دوسرا سلام پست ہونا چاہیے (محیط)۔ مناسب (و اچھا) یہی ہے (محیط) اگر کوئی شخص فقط دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔ اور نہ اس نے ابھی تک باتیں کیں اور نہ مسجد سے باہر نکلا تو اسے بیٹھ کر دوسرا سلام پھیر دینا چاہیے۔ (یہ تاتار خانیہ میں حجۃ سے منقول ہے) درست یہ ہے کہ قبلہ کی جانب کو پیٹھ پھیر چکنے کے بعد دوسرا سلام نہ پھیرا جائے (قنیہ) اگر کسی شخص نے بائیں طرف سلام پھیرا تو اسے باتیں کرنے سے پہلے پہلے دائیں جانب سلام پھیر دینا چاہیے۔ اور بائیں جانب سلام کو لوٹانا نہ چاہیے۔ اور اگر چہرہ کے بالمقابل سلام پھیرا تھا۔ تو بائیں جانب سلام پھیر دینا چاہیے (تبیین) مقتدی کے سلام کے بارے میں (فقہاء کا) اختلاف ہے۔ فقیہ (امام) ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔ مختار یہ ہے کہ مقتدی (امام کا) انتظار کرے امام کے دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو دائیں جانب سلام پھیرنا چاہیے اور جس وقت امام بائیں طرف سلام پھیر چکے تو مقتدی بائیں طرف پھیر دے (فتاویٰ قاضی خان) حفاظت کرنے والے فرشتے اور ان مسلمانوں کی جو اس کے دونوں طرف ہوں سلام کرتے وقت تمام کی نیت کرے (زاہدی) ہمارے زمانہ (موجودہ وقت) میں نہ عورتوں کی نیت کرنی چاہیے اور نہ ان لوگوں کی نیت کرنی چاہیے جو اس نماز کے اندر شریک نہ ہوں۔ درست (قول) یہی ہے (ہدایہ) مقتدی کو ان لوگوں اور امام کی نیت کرنی چاہیے اگر امام دائیں طرف ہو تو اس جانب کے آدمیوں کے ساتھ اور بائیں جانب ہو تو اس جانب کے آدمیوں کے ساتھ اس کی نیت کرنی چاہیے (لیکن) امام سامنے ہو تو حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ دائیں طرف کے لوگوں کے ساتھ اس کی نیت کی جائے اور حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دائیں اور بائیں دونوں جانب امام کی نیت کی جائے (محیط) حضرت امام ابو حنیفہؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے (کافی) فتاویٰ میں لکھا ہے کہ درست (قول) یہی ہے (تاتارخانیہ) تنہا نماز پڑھنے والے کو محافظ (حفاظت کرنے والے) فرشتوں کی نیت کرنی چاہیے (ان کے علاوہ) کسی دوسرے کی نیت نہ کرنی چاہیے۔ فرشتوں کی نیت کرتے وقت کوئی عدد متعین نہ کیا جائے (ہدایہ)۔ درست (قول) یہی ہے (بدائع) امام کے لئے مغرب، ظہر و عشاء کے سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر توقف باعث کراہت ہے اسے سنتوں کے واسطے کھڑا ہو جانا چاہیے۔ جس جگہ نماز فرض ادا کی ہو اسی مقام پر سنتیں شروع نہ کی جائیں (بلکہ) (دائیں بائیں) (جانب) یا تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر پڑھے۔ اور گھر پڑھنا چاہتا ہو تو (بلا تامل) گھر پڑھے (اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں) کوئی مقتدی یا تنہا نماز پڑھنے والا نماز ہی کے مقام پر بیٹھ کے دعا مانگے تو درست ہے ایسے ہی وہ سنتوں کے واسطے اپنے مقام پر یا دائیں یا بائیں ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تو درست ہے یہ سب شکلیں یکساں ہیں جو نمازیں ایسی ہیں کہ ان کے بعد سنتیں نہیں مثلاً عصر، فجر ان کے اندر اسی جگہ قبلے کی جانب منہ کئے بیٹھے رہنا باعث کراہت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدعت قرار دیا ہے۔ اس کے بعد وہ (نمازی) مختار ہے۔ جانا چاہے (تو) چلا جائے اور (جی) چاہے تو سورج نکلنے تک اپنی محراب میں بیٹھے۔ یہی صورت افضل قرار دی گئی ہے سامنے کوئی

مسبوق (جس نماز کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہوں) نہیں ہے تو جماعت کی جانب منہ کرنا چاہیے اور مسبوق ہو تو دائیں یا بائیں طرف گھوم جائے۔ موسم گرما (گرمی) اور موسم سرما (سردی) کا حکم برابر ہے۔ درست (قول) یہی ہے (خلاصہ) اور حجۃ میں لکھا ہے کہ جب امام نماز ظہر و مغرب و عشاء پڑھ چکے تو سنتیں شروع کر دینی چاہئیں۔ اور طویل دعاؤں کے اندر مشغول نہ ہونا چاہیے (تاتارخانیہ)

چوتھی فصل۔ قرات کا بیان

بحالت سفر اگر کوئی مجبوری ہو جیسے کسی (آدمی یا درندے وغیرہ) کا ڈر یا چلنے کی جلدی ہو تو مسنون ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ جو سورۃ (بھی) پڑھنا چاہتا ہو پڑھ لے اور حضر کے اندر کسی وجہ سے مجبور ہو جیسے وقت کی تنگی یا اپنے مال و جان کا خطرہ تو ایسے شخص کے واسطے اس قدر پڑھ لینا مسنون ہے کہ اس کی وجہ سے امن اور وقت نہ جاتا رہے (زاہدی) اگر سفر بحالت اختیار ہو جیسے وقت میں گنجائش ہو امن و قرار ہو تو اس کے واسطے نماز فجر کے اندر سورۂ بروج یا سورۂ بروج جیسی کوئی سورت پڑھنی مسنون ہے تاکہ قراءت مسنون کی رعایت اور بحالت سفر (قراءت کی) تخفیف دونوں یکجا ہو جائیں۔ (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) نماز ظہر کے اندر بھی اسی قدر قراءت کرنی چاہیے نماز عصر و عشاء کے اندر (قراءت اس سے (کچھ) کم ہونی چاہیے اور نماز مغرب کے اندر مختصر سورتیں پڑھنی چاہئیں (زاہدی) بحالت حضر مسنون ہے کہ فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے سوا چالیس یا پچاس آیتیں پڑھنی چاہئیں جامع صغیر میں لکھتے ہیں کہ ظہر کے اندر بھی مثل فجر کے لمبی قراءت کرنی چاہیے اور اصل میں لکھتے ہیں یا اس مقدار سے (کچھ) کم پڑھے اور کوئی مضائقہ نہیں) نماز عصر و عشاء میں سورۂ فاتحہ کے سوا بیس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ مغرب کی ہر رکعت کے اندر مختصر سورۃ پڑھنی چاہیے۔ (محیط) بحالت حضر نماز فجر و ظہر کے اندر طوال مفصل پڑھنے کو فقہاء مستحسن قرار دیتے ہیں۔ عصر و عشاء کے اندر اوساط مفصل پڑھنی چاہئیں اور مغرب کے اندر مختصر مختصر سورتیں پڑھنی چاہئیں۔ (وقایہ) (طوال مفصل سورۃ حجرات سے سورۂ بروج تک کہلاتی ہیں۔ سورۂ بروج سورۂ لم یکن تک جتنی سورتیں وہ اوساط مفصل ہیں۔ اور لم یکن سے لیکر آخر قرآن تک کی سورتوں کو چھوٹی کہا جاتا ہے (محیط) وقایہ، منیۃ المصلی) تتمہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مکروہ ٹائم کے اندر نماز عصر پڑھے تو بھی ٹھیک یہی ہے کہ قراءت مسنون پوری پڑھی جائے (تاتارخانیہ) نماز وتر کے اندر سورۂ فاتحہ کے سوا اور کسی سورۃ کی تعیین (تخصیص) نہیں۔ جو سورۃ پڑھنا چاہے (وہی) بہتر (و مناسب) ہے۔ (محیط) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کا پڑھنا مروی ہے لہذا کبھی کبھی ان سورتوں کی تلاوت (بھی) کرنی چاہیے۔ اور کبھی ان کے سوا دوسری سورتوں کی تلاوت کرے تاکہ بقیہ قرآن کے ترک ہونے (کے خطرہ) سے بچاؤ ہو جائے (تہذیب) مستحب قراءت سے زائد قراءت نہ کرنی چاہیے۔ مقتدیوں پر نماز بارہ ہو جائے (اور طویل قراءت وغیرہ سے پرہیز کرے) مستحب و مسنون قراءت کی ادائیگی کے بعد تخفیف کا خیال کرنا چاہیے جیسا یہ حضرات صحابہ سے منقول ہے) نماز فجر کی اول رکعت کے اندر دوسری رکعت کے مقابلہ میں لمبی قراءت سب کے نزدیک مسنون قرار دی گئی ہے امام محمد فرماتے ہیں کہ تمام نمازوں کے اندر میرے نزدیک اول رکعت دوسری رکعت کے مقابلہ میں لمبی ہونی چاہیے فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (زاہدی) معراج الدرایہ حجۃ کے اندر فتوے کے واسطے اسی قول کو اختیار کیا گیا ہے (تاتارخانیہ) ایسے ہی (نماز) عید الفطر و عید الاضحیٰ اور جمعہ کے اندر اختلاف ہے (بدائع) ایک اور چیز کے اندر مشائخ کا اختلاف ہے وہ یہ کہ بعض کہتے ہیں مناسب یہ ہے کہ دونوں رکعتوں کے درمیان ایک و دو ثلث کا فرق ہو یعنی اول رکعت کے اندر دو ثلث قرات پڑھی جائے اور دوسری کے

اندر ایک ثلث۔ شرح طحاوی میں لکھا ہے کہ پہلی رکعت کے اندر تیس آیتوں کی اور دوسری رکعت کے اندر دس بیس آیتوں کی تلاوت ہونی چاہیے (محیط) یہ اولویت اور افضلیت کا ذکر ہے اگر دونوں رکعتوں کے درمیان زیادہ فرق ہو جیسے پہلی رکعت کے اندر ایک یا دو سورتوں کی تلاوت کی جائے اور دوسری رکعت کے اندر (فقط) تین آیتیں پڑھی گئیں تو کوئی حرج نہیں (نماز بلاکراہت درست ہے) (ظہیریہ) جامع صغیر کی بعض شروحات میں لکھا ہے کہ کوئی شخص اگر دوسری رکعت کے اندر پہلی رکعت سے تین آیتیں زیادہ پڑھے یا تین آیتوں سے بھی زائد پڑھ لے تو یہ صورت بالاتفاق مکروہ ہے اور تین آیتوں سے کم کی تلاوت باعثِ کراہت نہیں ہے۔ (خلاصہ) مرغینانی فرماتے ہیں۔ آیتوں کے لحاظ سے زیادتی کا حساب اس وقت ہوگا۔ جب کہ آیتیں مساوی (برابر) ہوں (لیکن) آیتیں بڑی چھوٹی ہوں تو زیادتی کا حساب کلمات وحروف سے ہوگا۔ (تبیین) نماز کے لئے (کوئی شخص) قرآن کی کوئی سورۃ (مخصوص) ومتعین کرے تو یہ باعثِ کراہت ہے۔ طحاوی واسبیجابی فرماتے ہیں یہ حکم اس شکل میں ہوگا جب کہ اس کے خیال میں اس مخصوص سورۃ کی تلاوت اس قدر یقینی اور ضروری ہو کہ وہ اس کے سوا کسی دوسری سورۃ کی تلاوت ناجائز و مکروہ سمجھتا ہو۔ لیکن آسانی کی خاطر کوئی سورۃ متعین کرے یا کسی سورۃ کی تلاوت تبرکاً اس لئے کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے سنا ہو تو اس کے اندر کسی طرح کراہت نہ ہوگی مگر شرط اس میں یہ ہوگی کہ کبھی کبھی دوسری سورتوں کی تلاوت بھی کر لیا کرے تاکہ کسی جاہل شخص کو یہ خیال نہ ہو جائے کہ سوائے اس کے کسی دوسری سورۃ کی تلاوت ناجائز ہے (تبیین) فرض کی ہر رکعت کے اندر افضل یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے سوا اور کوئی سی مکمل سورۃ پڑھی جائے (ادھوری نہ پڑھے) اور اس سے عاجز ہو تو ایک سورۃ دو رکعتوں کے اندر مکمل کرلے (خلاصہ) کوئی شخص اگر ایک سورۃ کا تھوڑا سا حصہ اور کچھ دوسری کا پڑھتا ہے تو بعض اسے مکروہ کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک مکروہ نہیں۔ درست (قول) یہی ہے (ظہیریہ) مگر (مناسب یہ ہے کہ) اس طریقہ سے نہ پڑھے اور اگر اس طریقے پڑھ لے (تو بھی) کوئی حرج نہیں (نماز درست ہو جائے گی) (خلاصہ) کوئی شخص ایک رکعت کے اندر ایک سورۃ کے درمیان یا اخیر سے پڑھتا ہے تو ظاہر روایت کے موافق مناسب یہ ہے کہ ایسا نہ کرے لیکن ایسا کرلے (تب بھی) حرج نہیں۔ (ذخیرہ) حجۃ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی رکعت کے اندر کوئی سی سورۃ کے اخیر سے پڑھتا ہے اور دوسری رکعت مختصر سورۃ کی تلاوت کرتا ہے مثلاً ایک رکعت کے اندر آمن الرسول آخر رکوع پڑھے اور دوسری رکعت کے اندر قل ھو اللہ کی تلاوت کرے تو یہ باعثِ کراہت نہیں۔ (تاتارخانیہ) دونوں رکعتوں کے اندر سورۃ کے اخیر حصہ کی تلاوت کسی ایسی پوری سورت کی تلاوت سے افضل ہے جس کے مقابلہ میں سورۃ کے اخیر حصہ میں آیتوں کی تعداد زیادہ ہو۔ اور اگر اس سورۃ میں آیتوں کی تعداد زیادہ ہو تو اس کی تلاوت افضل ہے (ذخیرہ) ایک لمبی آیت مثلاً آیتِ مداینہ یا تین مختصر آیتیں تلاوت کرنی چاہئیں تو اس کی اولویت (افضلیت) کے اندر فقہاء (کی رائیں) مختلف ہیں۔ درست یہ ہے کہ تین مختصر آیتیں اگر مختصر سورۃ کے برابر ہوں تو ان کی تلاوت افضل ہے (تاتارخانیہ) ایک رکعت کے اندر ایسی دو سورتوں کی تلاوت کی جن کے بیچ میں کئی سورتوں یا ایک سورۃ کا فصل ہو تو باعثِ کراہت ہے اور اگر دو رکعتوں کے اندر ایسی دو سورتوں کی تلاوت کی جن کے بیچ میں کئی سورتوں کا فصل ہو تو یہ باعثِ کراہت نہیں اور ایک سورۃ کا فصل ہو تو بعض مکروہ کہتے ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ طویل سورۃ ہو تو کراہت نہیں ہے۔ (محیط) جیسے دو مختصر سورتوں کے درمیان فصل مکروہ نہیں۔ (خلاصہ) بعض فرماتے ہیں کسی حالت میں بھی کراہت نہ ہوگی۔ اگر ایک رکعت کے اندر ایک سورۃ کی تلاوت کی اور دوسری یا اسی رکعت کے اندر اس سے اوپر والی آیت کی تلاوت کی تو یہ باعثِ کراہت ہے۔ ایسے ہی ایک رکعت کے اندر ایک آیت کی تلاوت کی اور دوسری یا اسی رکعت کے اندر اس سے اوپر

21922

والی آیت کی تلاوت کی، تو یہ باعث کراہت ہے کوئی شخص ایک رکعت یا دو رکعتوں کے اندر دو ایسی آیتوں کی تلاوت کرے جن کے بیچ میں ایک یا چند آیتوں کا فصل ہو۔ تو ان کا حکم بھی وہی ہو گا۔ جو سورتوں کا بیان کر چکے (محیط) احکامات کی مذکورہ تفصیل فرائض سے متعلق تھی۔ یہ چیزیں سنتوں کے اندر باعث کراہت نہیں۔ (محیط) کوئی شخص اگر ایک رکعت کے اندر ایک سورۃ کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت کے اندر ایسی سورت کی تلاوت کرے کہ ان دونوں کے درمیان ایک سورۃ کا فصل ہو یا اس سے اوپر والی سورۃ کی تلاوۃ کی گئی تو مختار (و پسندیدہ قول) یہ ہے کہ اسی طریقہ سے تلاوت کرتا ہے اور ترک نہ کرے (ذخیرہ) کسی شخص کو ایک سورۃ مع ایک یا دو آیتوں کی تلاوت کے بعد دوسری سورۃ کی تلاوت کا ارادہ کرنا مکروہ ہے یہی حکم اس شکل میں ہو گا جب کہ ایک آیت سے کم کی تلاوت کی ہو اگرچہ آیت کے (پورے ہونے میں) ایک ہی حرف کی کمی رہ گئی ہو۔ کوئی شخص اگر رکوع کے واسطے تکبیر کہے اور پھر رکوع سے پہلے اس قرارت میں اضافہ کرنا چاہے (جو تکبیر سے پہلے کر چکا تھا) تو کوئی حرج نہیں وہ اضافہ کر سکتا ہے (خلاصہ) نماز کے اندر اگر فقط سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی یا سورۂ فاتحہ کے ساتھ اور ایک دو آیتوں کی تلاوت کر لی تو یہ باعث کراہت ہے (محیط) نماز کے اندر جو شخص سارا قرآن پڑھے تو وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی تلاوت کے بعد رکوع کر لے اور دوسری رکعت کے اندر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۂ بقرہ کا کچھ حصہ (چند آیتیں) پڑھے (خلاصہ) حجۃ میں لکھا ہے کہ قرآن مجید ساتوں قراءتوں اور سب روایتوں کے ساتھ پڑھنا درست ہے مگر میرے نزدیک اچھا یہ ہے کہ عجیب (تعجب میں ڈالنے والی) امالوں والی قراءتوں اور غریب روایتوں (جن سے عموماً لوگ واقف ہوں) کے ساتھ قرارت نہ کی جائے (تاتار خانیہ) کوئی شخص نفل نماز بیٹھے بیٹھے شروع کرے اور جس وقت رکوع کا قصد ہو تو کھڑے ہو کر رکوع کر لے۔ اس صورت میں افضل یہ ہے کہ کھڑے ہو کر قرآن کی کچھ آیتیں بھی تلاوت کرے۔ اگر آیتوں کی تلاوت نہیں کی اور سیدھا کھڑا ہو کر رکوع میں چلا گیا تو درست ہے اور سیدھا کھڑے ہوئے بغیر رکوع کر لیا تو نماز درست نہ ہو گی (خلاصہ)

پانچویں فصل۔ قاری کی لغزشوں کا ذکر

کوئی قاری کسی کلمہ کا حرف دوسرے کلمہ حرف کے ساتھ ملا دے، جیسے "ایاک نعبد" کی تلاوت اس طرح کی جائے کہ کاف نون سے مل جائے یا غیر المغضوب کو اس طرح پڑھے کہ (ب) "ع" کے ساتھ مل جائے یا سمع اللہ لمن حمدہ اس طریقہ سے کہے کہ ہاء لام سے (لفظ) اللہ کی ہا (ہ) لام سے جا ملے (ان سب صورتوں میں) درست یہ ہے کہ چاہے قصداً پڑھے (مگر) نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا۔ (خلاصہ) کوئی شخص اگر ایک حرف کے مقام پہ دوسرا حرف پڑھ دے اور معنے تبدیل نہ ہوں (بلکہ جوں کے توں رہیں) جیسے ان المسلمین کے بجائے "ان المسلمون" اور "ان الظالمین" کی بجائے "ان الظالمون" پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا۔ اور اگر معنے میں تبدیلی آ گئی اور وہ دونوں حروف ایسے تھے کہ ان میں بسہولت فصل ہو سکتا تھا مثلاً (ط) اور (ص) تو اگر کوئی شخص "صالحات" کے مقام "طالحات" پڑھے تو تمام (فقہاء) کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہو گا۔ اور دونوں حروف اگر ایسے تھے کہ جن کے اندر بلا مشقت کے فصل نہ ہو سکتا تھا مثلاً (ظ) اور (ض) (ص) اور (س)، (ط) اور (ت) تو اس میں مشائخ (کی رائیں) مختلف ہیں۔ اکثر فقہاء کا قول (اس بارہ میں یہ) ہے کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا (فتاویٰ قاضی خان) اکثر مشائخ اسی قول پر فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو الحسن اور قاضی امام ابو عاصم فرماتے ہیں۔ کہ اگر قصداً ایسا کیا تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا۔ اور

کسی شخص کی زبان سے اتفاقاً نکل جائے یا ان میں تمیز کرنا نہ جانتا ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ یہی قول تمام اقوال میں (زیادہ) صحیح اور مختار (و پسندیدہ قرار دیا گیا) ہے (دو چیز مصنف کردوری) جو آدمی حرف کی ادائیگی اچھی طرح نہ کرسکتا ہو اسے چاہئے کہ (حروف کی صحیح ادائگی) کی سعی کرے اور اس میں (وہ) معذور قرار نہ دیا جائے گا۔ بعض حروف اگر کسی کی زبان سے جاری نہ ہوتے ہوں اور اسے اس طرح کی کوئی آیت نہ مل سکے جس کے اندر یہ حروف نہ آتے ہوں تو ایسے شخص کی نماز تمام (فقہاء) کے نزدیک درست ہوگی۔ اور اگر (دوسری آیتوں کو چھوڑ کر) اسی آیت کی تلاوت کرتا ہے جس کے اندر یہ حروف ہوں تو بعض کے نزدیک اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ (فتاویٰ قاضی خان) درست (قول) یہی ہے (محیط)

اگر کسی حرف کو ایجاز[۱] و ترخیم کی بنیاد پر حذف کیا ہے اور اس کی شرطیں پائی جاتی ہیں مثلاً ایسے پڑھے "ونادوا یامال" تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر ایجاز و ترخیم کی بنیاد پر حذف کیا اور نہ معنے میں کوئی تبدیلی ہوئی مثلاً "ولقد جاءھم رسلنا بالبینات" پڑھتے ہوئے (ت) ترک کردی تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اور اگر معنیٰ میں تبدیلی آگئی" مثلاً "فما لھم لا یؤمنون" کی بجائے "فمالھم یؤمنون" پڑھ دیا تو عام مشائخ کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط) خانیہ میں لکھا ہے کہ زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (تاتارخانیہ) اور جیسے "وھم لایظلمون افرأیت" کو "لایظلمون فرایت" پڑھے اور "فرایت" کے الف کو ترک کردے اور "یظلمون" کا نون "افرأیت" کی (ف) کے ساتھ ملا دے یا "لایحسبون انھم یحسنون صنعاً" کی بجائے "یحسبون ہنم یحسنون صنعا" پڑھے اور "انھم" کے الف کو ترک کرکے دونوں کے نون کو ملا دے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (ذخیرہ) کوئی شخص اگر کسی حرف کا اضافہ کردے اور معنیٰ میں تبدیلی نہ ہو جیسے۔ "وانہ عن المنکر" کی بجائے "وانھیٰ عن المنکر" پڑھے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص "ھم الذین کفروا" کی تلاوت اس طرح کرے کہ ھم کے میم پر جزم پڑھے اور "الذین" کا محذوف الف ظاہر کردے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر "ما خلق الذکر والانثیٰ" کی تلاوت اس طرح کرنے کہ محذوف الف اور مدغم لام کو ظاہر کردے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط) اگر معنے میں تبدیلی ہوجائے مثلاً (کوئی شخص) "زرابی" کی بجائے "زرابیب" پڑھ دے یا مثانی جگہ مثانین پڑھے۔ یا "الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتیٰ" کے اندر "وان سعیکم" پڑھ دے اور واؤ زائد کردے یا "والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین" کے اندر "وانک لمن المرسلین" تلاوت کرے اور واؤ زائد کردے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (خلاصہ) (اگر کوئی شخص) ایک کلمہ ترک کرکے اس کی جگہ دوسرے کلمہ کا اضافہ کردے اور جس کلمہ کی تلاوت کی ہو وہ اس کلمہ سے معنے کے اعتبار سے قریب ہو اور وہ کلمہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر موجود بھی ہو۔ مثلاً "علیم" کی بجائے "حکیم" پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اور اگر قرآن مجید میں یہ کلمہ نہ پایا جاتا ہو مگر معنے کے اعتبار سے اس کلمہ کے قریب ہو مثلاً کوئی "توابین" کی بجائے "تیابین" پڑھ دے تو (اس صورت میں) امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اور امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ (اس شکل میں) نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر قرآن مجید میں یہ کلمہ نہ ہو اور نہ معنے کے اعتبار سے دونوں کلمے قریب ہوں (اور) نہ یہ کلمہ تحمید، تسبیح یا ذکر کی قسم سے ہو تو بالاتفاق سب کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر یہ کلمہ قرآن مجید میں پایا تو جاتا ہے مگر معنے کے اعتبار سے دونوں قریب نہیں مثلاً

---

[۱] کلمہ سے کسی حرف کے حذف کردینے کا نام ایجاز ہے چاہے یہ حذف کلمہ کے شروع سے ہو یا درمیان سے یا اخیر اور کسی کلمہ کے اخیر (ہی) سے کسی حرف کے حذف کرنے کا نام ترخیم ہے۔

"انا کنا فاعلین" کے اندر "فاعلین" کی جگہ "غافلین" پڑھا گیا اور ایسے ہی ایسا کلمہ پڑھا جاتا جس پر اعتقاد حد کفر تک پہنچتا ہو تو عام مشائخ (اکثر فقہاء) کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور امام ابو یوسفؒ کا درست (و صحیح) مذہب یہی (قرار دیا گیا ہے) ہے (خلاصہ) کوئی شخص اگر ایک چیز کی نسبت ایسی چیز کی جانب کر دے جس کی جانب وہ منسوب نہ ہو اور جس چیز کی جانب نسبت کی گئی ہے وہ قرآن مجید میں نہیں پائی جاتی مثلاً مریم بنت غیلان پڑھا گیا تو بالاتفاق نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر جس چیز کی جانب نسبت کی جاتی ہے وہ قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً مریم بنت لقمان یا موسیٰ ابن عیسیٰ پڑھا جائے تو امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ عامۂ مشائخ (اکثر فقہاء) کا مذہب یہی قرار دیا گیا ہے اگر کوئی عیسیٰ ابن لقمان پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور موسیٰ ابن لقمان پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ عیسیٰؑ بن باپ کے ہیں اور موسیٰؑ کے والد ہیں البتہ نام لینے میں اس سے غلطی ضرور ہوئی۔ (دجیز معتنفہ کردری)

بلاعوض کلمہ کی زیادتی

کسی کلمہ کے زائد کرنے سے اگر معنی میں تغیر ہو جائے اور یہ (زائد) کلمہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر آیا ہو جیسے "الذین آمنوا باللہ ورسلہ" کو "الذین آمنوا وکفروا باللہ ورسلہ" پڑھ دے یا کہیں) قرآن کریم میں یہ کلمہ نہ آیا ہو۔ جیسے "انما نملی لھم لیزدادوا اثما" کی جگہ "انما نملی لھم لیزدادوا اثماً وجمالاً" پڑھ دے تو بالاتفاق (سب کے نزدیک) نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر معنے میں تغیر پیدا ہو اور یہ کلمہ قرآن مجید میں دوسری جگہ آگیا ہو۔ جیسے "ان اللہ کان بعبادہ خبیرا" کی بجائے "ان اللہ کان بعبادہ خبیراً بصیراً" پڑھا جائے تو نماز کے فاسد نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اگر قرآن مجید میں یہ کلمہ نہ پایا جاتا ہو، جیسے "فیھما فاکھۃ ونخل ورمان" کی جگہ "فیھما فاکھۃ ونخل وتفاح ورمان" پڑھ دے تو عامۂ مشائخ (اکثر فقہاء) کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط)

کلمہ یا حرف کی تکرار

ایک حرف کو مکرر پڑھا جائے اور اس سے تضعیف[1] کا ظاہر کرنا مقصود ہو۔ جیسے "من یرتدد" کی جگہ "من یرتدد" پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر ایک حرف کا اضافہ ہوا ہو، جیسے "الحمد للہ" کو تین لاموں کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر کلمہ کی تکرار کی گئی اور معنے میں (اس تکرار کی وجہ سے کوئی تغیر نہ ہوا تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر معنے میں تغیر پیدا ہو گیا جیسے "رب العالمین" یا "مالک یوم الدین" پڑھا جائے تو درست یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا (ظہیریہ)

مقدم و مؤخر کرنے میں غلطی

کوئی شخص اگر ایک کلمہ کی دوسرے کلمہ سے تقدیم یا تاخیر کر دے اور اس کی بنا پر معنے میں تغیر نہ پیدا ہو۔ جیسے "لھم فیھا زفیر وشھیق" کی تلاوت کی اور "شھیق" کو (زفیر سے) مقدم کیا تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (خلاصہ) اور اگر معنے میں تغیر پیدا ہو گیا۔ جیسے "ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم" کی جگہ "ان الابرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم" پڑھا جائے تو اکثر مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا درست (قول) یہی ہے (ظہیریہ) اور اگر بجائے ایک کلمہ کے دو کلموں پر مقدم کیا گیا اور معنے میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ جیسے "انما ذالکم الشیطٰن یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم" کی جگہ "انما ذالکم الشیطٰن یخوف اولیاءہ فخافوھم ولا تخافون" پڑھا گیا تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا لیکن اگر معنے میں تغیر نہ پیدا ہوا ہو جیسے یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (کی جگہ) وتبیض وجوہ الخ پڑھ دیا تو نماز کے فساد کا

---

[1] صرفیوں کی مخصوص اصطلاح میں تضعیف کہلاتی ہے۔ ہر وہ کلمہ جس کے اندر ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو گئے ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں۔

حکم نہ ہوگا۔ اور اگر ایک حرف کو دوسرے حرف پر مقدم کر دینے کی وجہ سے معنے میں تغیر پیدا ہو گیا۔ جیسے (کسی نے) "عصف" کو "عفص" پڑھ دیا تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر معنے میں تغیر نہیں آیا۔ جیسے غثاء احوی کو پڑھ دیا غثاء اوحی تو فساد کا حکم نہ ہوگا۔ مختار (و پسندیدہ قول) یہی ہے (خلاصہ)

ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کی تلاوت

اگر کوئی شخص ایک آیت پر مکمل وقف کرنے کے بعد دوسری آیت کا پورا یا تھوڑا سا حصہ پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ جیسے "وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ" کی تلاوت کے بعد "اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ" پڑھے یا سورۂ والتین کی تلاوت "هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ" تک کر کے وقف کرے اس کے بعد "اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" کی تلاوت کرے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ہاں اگر بغیر وقف کئے دوسری آیت سے ملا دے اور معنی میں کوئی تغیر نہ پیدا ہو جیسے "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ" کی جگہ پر "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَزَآءُ الْحُسْنٰى" کی تلاوت کرے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ لیکن اگر معنے میں تغیر پیدا ہو جائے جیسے "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" پڑھ دے اور "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ" کی "خٰلِدِيْنَ فِيْهَا" تک تلاوت کر کے (پھر) "اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" پڑھے تو سب علماء کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور درست (قول) یہی ہے (خلاصہ)

بے موقعہ وصل و ابتداء اور وقف

اگر کوئی ایسے مقام پر وقف کرے جہاں وقف کا موقعہ نہ ہو یا ایسے مقام سے ابتداء کرے جو (در حقیقت) ابتداء کی جگہ نہ ہو اور معنے کے اندر (اس کی وجہ سے) بہت نمایاں تبدیلی بھی نہ ہوئی ہو جیسے "ان الذین امنوا وعملوا الصالحات" کی تلاوت کر کے وقف کرے اس کے بعد "اولئک هم خیر البریه" سے ابتداء کرے تو ہمارے علماء اس پر متفق ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (محیط) اگر کوئی شخص ایسی جگہ وصل کرے جہاں وصل کا موقعہ نہ ہو جیسے "اَصْحٰبُ النَّارِ" پر وقف نہ کرے اور اسے "اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ" کے ساتھ ملا دے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اگر چہ (ایسا کرنا) برا ہے۔ (خلاصہ) اگر معنے کے اندر نمایاں تبدیلی ہو جائے جیسے "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ" پڑھ کر وقف کرے اس کے بعد "اِلَّا هُوَ" پڑھے۔ تو اکثر علماء فرماتے ہیں کہ (اس صورت میں) نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور بعض اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ فتویٰ اس (قول) پر ہے کہ کسی شکل میں نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط) قاضی امام سعید نجیب ابو بکرؒ فرماتے ہیں کہ قرأت سے فراغت کے بعد رکوع کا قصد کرے اور قرأت اللہ کی حمد پر ختم ہوئی ہو تو زیادہ بہتر (اولیٰ) یہ ہے کہ اللہ اکبر اس سے ملا دیا جائے۔ اور اگر قرأت اللہ کی حمد پر ختم نہ ہوئی ہو جیسے "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ" پڑھے تو ایسے موقع پر اللہ اکبر اس سے نہ ملانا اولیٰ (زیادہ بہتر) ہے (تاتارخانیہ)

اعراب کی غلطیاں

اگر (کوئی شخص) اعراب میں ایسی غلطی کرے کہ اس کی وجہ سے معنی نہ بدلے ہوں جیسے "لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ" میں تا کے اوپر پیش پڑھ دیا تو (بالاتفاق) سب کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اور اگر معنے کے اندر نمایاں تبدیلی ہو گئی مثلاً "وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ" میں آدم کے میم کے اوپر زبر "اٰدَمَ رَبُّهٗ" کی با کے اوپر پیش پڑھ دیا اور کوئی اس طرح کی غلطی ہو گئی جس کا ارادہ کفر تک پہنچا تا ہو تو اگر

لہ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ شک و شبہ اور وہم کی گنجائش نہ رہے۔

غلطی سے (بلا ارادہ اس طرح) قرأت کردے تو متقدمین کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور متاخرین کے درمیان (اس بارے میں) اختلاف ہے ابونصر محمد ابن سلام، محمد ابن مقاتل، ابوبکر ابن سعید بلخی، فقیہ ابوجعفر ہندوانی ابوبکر محمد ابن فضل اور شیخ امام زاہد شمس الائمہ حلوائی فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ متقدمین کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے اس واسطے کہ قصداً اس کا پڑھنا کفر تک پہنچا دیتا ہے اور جس کا پڑھنا کفر تک پہنچاتا ہو وہ قرآن مجید میں (داخل) نہیں متاخرین کا قول زیادہ آسان اور سہل ہے اس واسطے کہ اکثر لوگ ایک اعراب کا دوسرے اعراب سے امتیاز نہیں کر سکتے (اور ان کے فرق کو بخوبی نہیں پہچانتے) (فتاوی قاضی خان) اشبہ (زیادہ مشابہ قول) یہی ہے محیط فتوی اسی (قول) پر (دیا گیا) ہے (عتابیہ) "ظہیریہ" میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔

مد اور تشدید کا ترک

(کوئی شخص) اگر تشدید[1] اور مد[2] کی جگہ تشدید نہ پڑھے اور مد نہ کرے جیسے "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" تشدید نہیں پڑھی گئی یا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" میں با کے اوپر تشدید نہیں پڑھی گئی تو مختار (و پسندیدہ قول) یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور ہر مقام کا یہی حکم ہوگا۔ عامۂ مشائخ کے مذہب کے مطابق نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ مد چھوڑنے کا بناء پر اگر معنے میں کوئی تبدیلی نہ آتی ہو جیسے "اولئك" بغیرہ (یعنی بغیر کھینچے) پڑھا جائے یا "اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ" کا مد ترک کر دیا جائے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر معنے میں تغیر پیدا ہو جائے جیسے "سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ" میں مد ترک کر دیا یا دعاء اور نداء کے اندر مد نہیں کیا گیا تو مختار (و پسندیدہ قول) یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا جیسے تشدید کے ترک کرنے کی وجہ سے نماز کے فساد کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ (خلاصہ) اگر (کوئی شخص) "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ" میں تشدید پڑھے تو بعض کہتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ فتوی اسی قول پر دیا گیا ہے (عتابیہ)

ادغام کرنا اور اس کا چھوڑنا

اگر کوئی ایسے مقام پر ادغام کرے جہاں کوئی ادغام[3] نہ کرتا ہو اور اس ادغام کی بنا پر عبارت بگڑ کر کلمہ کے معنے سمجھ میں نہ آتے ہوں جیسے "قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ" غین کا لام کے اندر ادغام کر دیا تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسی جگہ ادغام کرے جہاں کوئی ادغام نہیں کرتا مگر اس سے کلمہ کے معنے میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا اور بلا ادغام جو معنے سمجھ میں آتے تھے ادغام کے بعد وہی معنی سمجھے جاتے ہوں۔ جیسے کوئی "قُلْ سَیْرُوْا" پڑھے اور لام کا ادغام سین کے اندر کر دے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور (کوئی شخص) اگر اپنے مقام پر ادغام نہ کرے جیسے "اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ" پڑھے اور ادغام ترک کردے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اگرچہ عبارت میں بگاڑ (ضرور) پیدا ہو جائے گا۔ (محیط)

امالہ

اگر ایسے مقام پر امالہ[4] کرے جہاں امالہ کا موقعہ نہ ہو جیسے "بسم اللہ" امالہ کے ساتھ پڑھی جائے یا "مالک یوم الدین" کو امالہ کے ساتھ پڑھا گیا اور اسی طریقہ سے بے موقعہ امالہ کیا گیا تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط)

---

[1] کسی حرف کے مکرر پڑھنے کا نام تشدید ہے۔ [2] لغوی اعتبار سے مد کے معنی کسی چیز کے کھینچنے اور دراز کرنے کے ہیں اصطلاح میں الف واؤ یا کو کھینچ کر پڑھنا، کہا جاتا ہے۔ [3] ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنے (ضم کرنے) کا نام ادغام ہے اصطلاحاً پہلے حرف کو دوسرے جیسا بنا کر اس میں داخل کرنے کا نام ادغام ہے۔ [4] لغوی اعتبار سے امالہ کے معنی ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف کی طرف جھکا دینا۔ اصطلاحاً الف کو یا کی جانب اور فتحہ کو کسرہ کی جانب مائل کرنے کا نام امالہ ہے۔

مصحف عثمانی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مصحف (صحابہؓ کے اجماع اور ان کے اتفاق سے) جمع کیا تھا اسے مصحف عثمانی کہتے ہیں) اگر قرأت اس مصحف سے نہ کی گئی ہو اور نہ اس قرأت اس کے معنی ادا ہوئے ہوں تو اگر وہ دعا یا ثنا نہیں ہے) نہ ہو تو بالاتفاق نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر اس (قرأت) نے اس کے معنی ادا ہو جاتے ہوں۔ تو حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (اور) حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس مسئلہ کے اندر درست جواب (تو در اصل) یہ ہے کہ اگر قراءت مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ کی کی گئی ہو تو اس کا شمار نماز کی قرأت میں نہ ہوگا مگر اس (قراءت کی بنا پر) نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اس کے ساتھ ساتھ مشہور (و معروف) قرآن میں سے اگر اتنی قراءت کر لی گئی جو جواز نماز کے لئے کافی ہو تو اس کی نماز کے جائز (و درست) ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کلمہ ادھورا پڑھنا

(کوئی شخص) اگر ایک کلمہ کو ذرا سا پڑھے اور سانس ٹوٹ جانے کی بنا پر مکمل نہ کر سکے یا باقی کلمہ یاد نہ رہے بعد میں یاد آنے پر پڑھ دے جیسے "الحمد للہ" کی تلاوت کا قصد ہو اور سانس "اَلْ" پر ٹوٹ جائے یا باقی کلمہ یاد نہ رہے بعد میں یاد آئے اور "حمد للہ" پڑھ دے یا باقی کلمہ (پڑھنا) یاد ہی نہ رہے جیسے قصد یہ تھا کہ (کوئی سی) سورۃ اور الحمد پڑھے گا۔ اور الحمد کا پڑھنا یاد نہ رہا اور دوبارہ تلاوت کا قصد کیا۔ ابھی "اَلْ" ہی کہا تھا کہ اسے خیال ہوا کہ میں (تو) اس کی تلاوت کر چکا ہوں اور قرأت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا۔ یا تھوڑے سے کلمہ کی تلاوت کی اور (پھر) اسے ترک کر کے دوسرا کلمہ پڑھنے لگا۔ ان تمام صورتوں اور اسی قسم کی دوسری صورتوں میں بعض مشائخ نماز کے فاسد ہونے کا حکم فرماتے ہیں۔ شمس الائمہ حلوانیؒ اسی پر فتویٰ دیا کرتے تھے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے کلمہ جیسے سارا پڑھنے سے نماز میں فساد آ جاتا ہو تھوڑے (سے حصہ کی) تلاوت کی۔ تو بعض حروف کی تلاوت کی بنا پر بھی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر ایسے کلمہ کے تھوڑے سے حصہ کی تلاوت کی جسے مکمل پڑھنے سے نماز فاسد نہ ہوتی ہو تو بعض حروف کی تلاوت سے بھی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (ذخیرہ) جو حکم پورے کلمہ کا ہوگا۔ کلمہ کے جز (اس کے بعض حصہ) کا ہوگا۔ درست (قول) یہی ہے (فتاویٰ قاضی خان) بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر کلمہ کے جز کے معنے بھی لغت کے اعتبار سے ٹھیک ہو سکتے ہوں نہ لغو ہوں اور نہ قرآن کے معنی میں (کوئی) تغیر ہوتا ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہونا چاہیے اور کلمہ کے جز کے اگر کچھ معنی نہ ہوں قطع نظر اس سے کہ معنی لغو ہیں یا (لغو) نہیں مگر اس سے قرآن کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اکثر مشائخ کے مذہب کے مطابق نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ یہ اس قسم کی باتیں ہیں کہ ان سے بچنا ناممکن ہے ان کا حکم نماز کے اندر کھنکارنے کا سا ہے (ذخیرہ) اگر کوئی شخص کلمہ کے بعض حرفوں کی آہستہ تلاوت کرے تو درست یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اس واسطے کہ ایسی صورت کا وقوع اکثر ہو جاتا ہے (محیط) کوئی شخص نماز کے اندر لحن کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرے اور کلمہ بدل جائے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی شخص مد لین[1] کے حرفوں میں لحن کرے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بہت نمایاں لحن کرے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (اگر کوئی) نماز کے سوا قرآن شریف کی تلاوت لحن کے ساتھ کرے تو اس میں مشائخ کی رائیں مختلف ہیں۔ اکثر مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے (خلاصہ) درست (قول) یہی ہے (وجیز کردری) اس کا سننا بھی باعث کراہت ہے

---

[1] حرف مد اور لین واو الف ی کا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان سے پہلے ان کی جنس سے کوئی حرکت ہو۔

(خلاصہ) ابو القاسم صفار بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس طرح نماز ادا کرے کہ اس میں بعض وجہیں جواز کی ہوں اور بعض وجہیں فساد (نماز) کی ہوں تو احتیاطاً حکم ہوگا۔ کہ نماز فاسد ہوگئی۔ مگر مسائلِ قرأت میں جواز کا حکم کیا جائے گا۔ اس واسطے کہ قرأت کی غلطیوں میں سب لوگ مبتلا (نظر آتے ہیں) (ظہیریہ)

اللہ کی ناموں میں تانیث | کوئی شخص اگر نماز کے اندر " ہَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ " یا " تَاْتِيَهُمْ " کو " تَاْتِيَهُمْ " پڑھ دے محمد ابن علی ابن محمد ابن ادیب فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اللہ کے ناموں کے اندر تانیث داخل کردینا ناجائز ہے شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ یہ (تو) غیر اللہ کا (اپنا) فعل ہے بعض مشائخ اس کو درست فرماتے ہیں (محیط، ذخیرہ) فوائد میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھلی غلطی کرے مگر پھر لوٹا کر درست پڑھ دے تو میرے نزدیک اس شخص کی نماز درست ہے اعراب میں خطا کا حکم یہی ہوگا۔ اگر کوئی شخص پیش کے بجائے زیر پڑھ دے یا زیر کے بجائے پیش پڑھ دے۔ یا زبر پیش کے مقام پر زیر پڑھ دے تو نماز کے فساد کا حکم مناسب ہوگا۔

پانچواں باب۔ امامت کا ذکر (پہلی فصل)

جماعت کا ذکر | یہ باب سات فصلوں پر مشتمل ہے جماعت کا شمار سنتِ مؤکدہ میں ہے (مسنون خلاصہ، محیط سرخسی) غاییۃ میں لکھا ہے کہ ہمارے مشائخ اسے واجب کہتے ہیں مفید میں لکھا ہے کہ جماعت کو مسنون سنت سے اس کا وجوب ثابت ہونے کی بنا پر کہتے ہیں بدائع میں لکھا ہے کہ عاقل، بالغ، آزاد مردوں اور ایسے لوگوں پر جو بغیر کسی عذر و حرج کے جماعت پر قادر ہوں با جماعت نماز پڑھنا واجب ہے (اگر کسی وجہ سے) جماعت فوت ہوگئی تو ہمارے اصحاب کا اس قول پر اتفاق ہے کہ کسی دوسری جگہ میں اس کی جستجو (وطلب) ضروری نہیں۔ مگر دوسری مسجد میں جماعت کی جستجو میں جانا اچھا ہے مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اچھا ہے۔ قدوری میں لکھا ہے کہ گھر والوں کو اکٹھا کرکے ان کے ہمراہ نماز پڑھی جائے۔ شمس الائمہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ اگر مسجد محلہ میں داخل نہ ہوا ہو تو کسی دوسری جگہ جماعت کی جستجو کرے اور داخل ہوگیا ہو تو نماز وہیں پڑھ لینی چاہیے۔
جماعت کا وجوب مختلف اعذار (مجبوریوں) کی بناء پر ساقط (ختم) ہوجاتا ہے حتیٰ کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بیمار۔ لنگڑے، اپاہج، اور ایسا شخص جس کا بایاں پیر اور داہنا ہاتھ یا داہنا پیر اور بایاں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں یا صرف پیر کٹے ہوئے ہوں یا فالج کی وجہ سے چلنے کی وجہ سے معذور ہو یا زیادہ بوڑھا ہونے کی بناء پر چلنا ممکن نہ ہو یا اندھا ہو ان سب پر باجماعت نماز پڑھنا واجب نہیں۔ اور درست یہ ہے کہ کیچڑ، بارش، کڑی سردی اور بہت زیادہ اندھیرے کی بناء پر بھی جماعت کا وجوب ساقط ہوجاتا ہے (تبیین) تاریک رات (اور) تیز ہوا کی وجہ سے بھی

لہ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (رواہ مالک، والبخاری والمسلم والترمذی) ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس درجہ افضل ہے۔ عن سہل ابن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلام الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ ابن ماجہ" سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ تاریک راتوں میں مسجد کی جانب چلنے والوں کو قیامت کے روز (ہر اعتبار سے) مکمل نور سے ہمکنار ہونے کی بشارت دیدو۔

جماعت کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے دن میں اگر (تیز) ہوا چل رہی ہو تو اس کا شمار عذر میں نہیں۔ ایسے ہی اگر کسی کو پاخانہ، پیشاب دونوں یا ایک کی ضرورت محسوس ہو تو جماعت کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے اگر کسی کو یہ خطرہ ہو کہ وہ جماعت کے واسطے نکلا تو اس کا قرض خواہ اسے پکڑ لے گا۔ یا سفر کا قصد ہے اور جماعت شروع ہو گئی اور اسے با جماعت نماز پڑھنے میں قافلہ کے چھوٹ جانے کا خطرہ ہے ایسے ہی کسی مریض کی تیمار داری میں مشغول ہے یا اپنے مال کے ضائع ہونے کا خوف ہے ایسے ہی شام کا کھانا سامنے رکھا ہوا تھا کہ جماعت شروع ہو گئی اور اس کا نفس کھانے کی جانب (زیادہ بھوک کی بنا پر) مائل ہے۔ ایسے ہی علاوہ عشاء کے ٹائم کے کھانا سامنے ہے اور جماعت شروع ہو گئی اور اس کا نفس کھانے کی جانب مائل ہے ان سب صورتوں میں جماعت کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے (سراج الوہاج) اگر مسجد محلہ میں امام مقرر ہو اور وہ مقتدی متعین رہے ہوں اور یہ لوگ با جماعت نماز پڑھ لیں تو دوسری نماز اذان کے ساتھ با جماعت پڑھنا ناجائز ہے (وہاں) اگر بلا اذان کے پڑھ لیں تو بالاتفاق جائز ہے سر راہ مسجد کا یہی حکم ہوگا۔ (شرح مجمع) سوائے جمعہ کے دوسری نمازوں میں اگر ایک سے زیادہ آدمی ہوں تو اس کا شمار جماعت میں ہوگا۔ چاہے (امام کے) ساتھ ایک سمجھدار لڑکا ہی (نماز میں شریک) ہو۔ (سراجیہ) لوگوں کو دعوت دے دے کر نمازِ نفل با جماعت پڑھنا باعث کراہت ہے صدر الشہید کی اصل میں لکھا ہے کہ اگر بلا اذان و اقامت مسجد کے مختلف کونوں میں با جماعت نماز پڑھی گئی تو باعث کراہت نہیں۔ شمس الائمہ حلوانی فرماتے ہیں کہ سوائے امام کے تین شخص اور ہوں تو بالاتفاق (اس مسجد میں) نماز مکروہ نہ ہوگی (البتہ) چار کے اندر مشائخ کی رائیں مختلف ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ باعث کراہت ہے (خلاصہ)

دوسری فصل۔ سب سے بڑھ کر امامت کا مستحق

امامت[1] کے واسطے وہ آدمی سب سے زیادہ بہتر ہے جسے مسائل نماز کا زیادہ علم ہو (مضمرات) ظاہر (روایت کے مطابق) یہی حکم ہے۔ (بحر الرائق) یہ حکم اس شکل میں ہے جب کہ وہ اتنی قرأت (بھی) جانتا ہو جس سے مسنون قرأت کی ادائگی ہو جائے (تبیین) دین کے سلسلہ میں اس پر طعن نہ کیا جاتا ہو (کفایہ، نہایہ) ظاہری گناہوں سے پرہیز کرتا ہو (تو وہی مستحق امامت ہے) اگرچہ اس کے سوا اس سے بڑھ کر کوئی متقی شخص موجود ہو (محیط) زاہدی ایک شخص مسائل نماز سے پوری طرح آگاہ ہے مگر اس کے علاوہ دوسرے علوم سے ناآشنا ہے تو وہی امامت کا زیادہ حقدار ہے (خلاصہ) اگر لوگ نماز کے مسائل سے برابر واقف ہوں اس صورت میں جو شخص علم قرأت سے زیادہ آگاہ ہو۔ یعنی وقف کے مقام پر وقف، وصل کے مقام پر وصل، تشدید کے مقام پر تشدید اور تخفیف کے مقام پر تخفیف کرتا ہو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا (کفایہ) اگر علم قرأت میں سب برابر ہوں تو اس وقت ان میں سے سب سے بڑھ کر متقی شخص کی امامت زیادہ بہتر ہوگی اور اگر سب پرہیزگاری میں یکساں ہوں تو ان میں سب سے زیادہ عمر والے کی امامت زیادہ بہتر (و افضل) ہے (ہدایہ) اگر عمر میں بھی سب کی یکساں ہوں تو ان میں سب سے زیادہ خلیق شخص کی امامت زیادہ بہتر (و افضل) ہے: اور (اتفاق) سے اس کے اندر بھی سب یکساں ہوں تو ان میں سب سے بڑھ کر خوبرو شخص کی امامت زیادہ بہتر ہے (فتح القدیر)

---

[1] والاحق بالامامة الاعلم باحکام الصلوٰة ثم الاحسن تلاوة ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقاً ثم الاحسن وجهاً ثم الاشرف نسباً ثم الانظف ثوباً۔ درمختار باب الامامة / امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو مسائل نماز سے سب سے زیادہ آگاہ ہو پھر عمدہ تلاوت کرنے والا، پھر زیادہ متقی پھر سب سے بڑھ کر عمر رسیدہ پھر سب سے بہتر اخلاق والا پھر سب سے زیادہ وجیہہ پھر سب سے زیادہ شریف النسب، پھر سب سے زیادہ صاف (و پاک) کپڑے والا۔

خوبروئی سے وہ نور مراد ہے جو رات میں بکثرت نماز پڑھنے کی بناء پر حاصل ہوتا ہے (کافی) اور خوبروئی میں بھی سب یکساں ہوں۔ تو ان میں سب سے بڑھ کر شریف النسب اس کا زیادہ حقدار ہے (فتح القدیر) جو شخص سب سے بڑھ کر (اوصاف پاکیزہ میں) کامل ہوگا۔ وہی امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اس وجہ سے کہ (شریعت کا) مقصود جماعت کی کثرت ہے اور ایسے شخص کی جانب لوگ زیادہ راغب ہوتے ہیں (تبیین) اگر دو شخصوں میں یہ تمام اوصاف اکٹھے ہو جائیں تو ان کے درمیان قرعہ ڈالنا چاہیے یا قوم کے اختیار پر چھوڑ دینا چاہیے اگر کسی مکان میں (کچھ) مہمان جماعت کریں تو گھر والے کی امامت سب سے زیادہ بہتر ہے۔ لیکن مہمانوں میں بادشاہ یا قاضی ہو اور مکان والا بطور تعظیم (و اکرام) ان میں سے کسی کو آگے کر دے تو یہ اولیٰ (و) افضل ہوگا۔ اور ان میں کسی کا خود آگے بڑھ جانا درست ہے اگر کسی مکان میں کرایہ دار اور مکان کا مالک دونوں ہوں تو کرایہ دار کو حق ہے کہ جماعت کی اجازت دے، اور اجازت کرایہ دار سے (ہی) مانگی جانے گی (تاتارخانیہ) ایسے ہی کوئی شخص اگر مکان مستعار لے تو مستعار لینے والا (امامت کے لئے) مستعار دینے والے سے زیادہ بہتر ہے۔ (سراج الوہاج) مسجد کے اندر کوئی اس قسم کا آدمی داخل ہوا جو اوصاف امامت میں امام محلہ کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے تو (تب بھی) محلہ کا امام امامت کے لئے) اولیٰ (و افضل) ہوگا۔ (قنیہ) کوئی گونگا اگر گونگوں کی امامت کرے تو سب کی نماز درست ہے کوئی گونگا امی (ان پڑھ) کی امامت کرے تو (کتب فقہ) کے بعض مقامات میں لکھا ہے کہ نماز ہمارے علماء کے نزدیک درست نہ ہوگی اور شیخ الاسلام کتاب الصلاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اگر امی (قرآن نہ جاننے والا) اور گونگا یہ چاہیں کہ نماز پڑھ لیں تو اولیٰ (و افضل) یہ ہے کہ امی امامت کرے (اگر امی گونگے کا امام بنا تو بالاتفاق (سب کے نزدیک) دونوں کی نماز درست ہو جائے گی۔ (تاتارخانیہ) منیۃ المصلی میں ہے کہ فقط جنابت سے (پانی نہ میسر ہونے کی بناء پر) تیمم کرنے والا (امامت کے لئے) حدث کی بناء پر تیمم کرنے والے سے اولیٰ (و افضل) ہوگا (نہر الفائق)

کچھ لوگ مسجد کے اندرونی حصہ میں ہوں اور کچھ باہر کے۔ اور مؤذن کے تکبیر کہنے پر باہر والوں میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر باہر والوں کی امامت کرنے لگے اور اندرونی حصہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر ان کی امامت کرنے لگے تو ان میں سے جو شخص نماز پہلے شروع کر چکا ہو تو اس کی اور اس کے مقتدیوں کی نماز میں (کسی قسم کی) کراہت نہ ہوگی (خلاصہ) دو شخص تفقہ اور نیکی کے اندر یکساں ہوں مگر ان میں سے ایک علم قراءت سے زیادہ واقف ہو۔ اور مسجد والے (اس کے ہوتے ہوئے) دوسرے کو امام بنا لیں تو برا ہوگا۔ اور اگر بعض لوگ قاری کا امام بننا پسند کریں اور بعض کو دوسرے کی امامت پسند ہو تو کثرت (رائے) کا اعتبار ہوگا۔ (سراج الوہاج) اگر محلہ کے اندر امامت کا اہل فقط ایک شخص ہو تو اس کے لئے امام بننا لازم نہیں۔ وہ ترک امامت کی ... بناء پر گنہگار نہ ہوگا (قنیہ)

تیسری فصل - امامت کا حقدار

مرغینانی کہتے ہیں کہ اہل ہوی (نفسانی خواہش کے بندے) اور اہل بدعت کے پیچھے نماز (پڑھ لی گئی تو) درست ہو جائیگی جہمیہ، قدری، مشبہ، رافضی اور وہ شخص جو یہ کہتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے تو اس کے پیچھے نماز درست نہ ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ اگر دینی خرابی اس قسم کی ہے جو کفر کی حد تک نہ پہنچاتی ہو تو (ایسے شخص کے پیچھے) بکراہت نماز درست ہے ورنہ نماز درست نہ ہوگی (تبیین خلاصہ) درست (قول) یہی ہے (بدائع) کوئی شخص معراج کا منکر ہو تو یہ دیکھا جائے گا۔ کہ وہ مکہ سے بیت المقدس تک جانے کا منکر ہو تو کافر ہوگا۔ اور بیت المقدس سے آگے معراج کا انکار کرنے والا ہو تو کافر نہیں (فاسق ہے) کوئی شخص بدعتی یا فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اسے ثواب جماعت حاصل ہو جائے گا۔ مگر کسی پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے کے برابر ثواب نہ ملے گا۔ (خلاصہ) اگر کوئی حنفی) شافعی المذہب کی اقتداء کر لے تو درست ہے جب کہ امام ان مقامات میں اجتناب

ے کام لیتا ہو جو اختلافی ہیں۔ جیسے سبیلین (شرمگاہوں) کے علاوہ سے اگر (کوئی) ناپاک چیز نکلی ہو یا فصد کھلوائی ہو تو وضو کرلے۔ اور (سمت) قبلہ سے بہت زیادہ نہ گھومتا ہو (نہایہ، کفایہ باب الوتر) اگر سورج غروب ہونے کے مقامات سے گھوم جائے تو بلاشبہ قبلہ سے ہٹا ہوا قرار دیا جائے گا۔ (فتاوی قاضی خان) امام نہ متعصب ہونا چاہیے اور نہ اپنے ایمان میں شک رکھنے والا۔ (اگر کسی جگہ) رکا ہوا تھوڑا پانی ہو تو اس سے وضو نہ کرنا چاہیے۔ منی لگ جانے پر کپڑا دھو لیا جائے اور منی خشک ہو تو کھرچ دینی چاہیے۔ وتر کو قطع نہ کرنا چاہیے (بلکہ ایک ہی سلام سے پڑھے) قضا نمازوں کے اندر ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے (واجب ہے کہ) سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کیا جائے (نہایہ، کفایہ باب الوتر) تھوڑے پانی کے اندر اگر نجاست گر گئی ہو تو اس کر وضو نہ کرنا چاہیے (فتاوی قاضی خاں) جو پانی مستعمل ہو اس سے وضو نہ کرنا چاہیے۔ (سراجیہ) امام تمرتاشیؒ شیخ الاسلام خواہرزادہ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر شافعی امام کے متعلق ان چیزوں کا یقینی طور پر علم نہ ہو تو بکراہت اس کی اقتداء درست ہو گی (کفایہ، نہایہ) مقتدی کو امام کے متعلق ایسی چیزوں کا علم ہے جو امام کے نزدیک نماز کو فاسد کرنے والی ہیں۔ مثلاً عورت یا آلہ تناسل کا چھونا اور امام اس پر مطلع نہیں ہوا تو اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ مقتدی کی نماز درست ہو گی اور بعض فرماتے ہیں کہ درست نہ ہو گی زیادہ صحیح پہلا قول ہے اس کا سبب یہ ہے کہ مقتدی (کے خیال و) رائے کے مطابق (تو) امام کی نماز (صحیح و) درست ہے اور اسی کی رائے اس کے حق میں معتبر مانی جائے گی۔ اس واسطے معتبر جواز ہی کا قول ہو گا۔ (تبیین) فضلیؒ فرماتے ہیں کہ اگر حنفی وتر کے اندر ایسے شخص کی اقتداء کرے جو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی رائے کے موافق رائے رکھتا ہو (تو) درست ہے (خلاصہ) اگر تیمم کرنے والا وضو کرنے والے کی امامت کرے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ درست ہے (ہدایہ) شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف اس شکل میں ہے کہ وضو کرنے والوں کو پانی میسر نہ ہو اور ان لوگوں کے پاس پانی موجود ہو تو پھر تیمم کرنے والے کو وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرنی چاہیے (نہایہ) اگر کوئی وضو کرنے والا نماز جنازہ کے اندر کسی تیمم کرنے والے کی اقتداء کرے تو بالاتفاق (سب کے نزدیک) درست ہے (خلاصہ) دو معذوروں کو اگر ایک ہی قسم کا عذر ہو تو ایک کی اقتداء دوسرے کے پیچھے درست ہو گی۔ اور عذر مختلف قسم کے ہوں تو ایک کی اقتداء دوسرے کے پیچھے ناجائز ہو گی۔ (تبیین) لہذا خروج ریح والے بیمار کے لئے سلس البول (مسلسل قطرہ آنا) والے بیمار کی اقتداء ناجائز ہو گی (بحر الرائق) ایسے ہی سلس البول کے مریض کو خروج ریح کے مریض کی اقتداء یا ایسے شخص کی اقتداء جس کا زخم اچھا ہونے کا نام نہ لیتا ہو (بلکہ اس سے مسلسل خون رستا ہو) ناجائز ہو گی۔ اس واسطے کہ (اس صورت میں) امام میں دو عذر پائے جائیں گے۔ اور مقتدی میں ایک پایا جائے گا (جوہرہ نیرہ) (امراض سے) پاک شخص کو ایسے شخص کے پیچھے جس کو سلس البول کا مرض ہو نماز نہ پڑھنی چاہیے اور ایسے ہی پاک عورتوں کو ایسی عورت کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے جس کو استحاضہ (مسلسل خون آنے کا) مرض ہو۔ یہ حکم اس شکل میں ہو گا جبکہ وضو کرتے وقت یا بعد وضو حدث ہو (وضو ٹوٹ) جائے (زاہدی) موزوں یا پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتداء پیر دھونے والے کے لئے درست ہے۔ کوئی شخص فصد لگوائے اور اسے یہ خطرہ نہ ہو کہ خون نکلے گا تو وہ تندرست لوگوں کی امامت کر سکتا ہے جانور پر سوار شخص کو اپنے ساتھ جانور پر سوار ساتھی کا امام بننا درست ہے یاد ایسے ہی اگر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کا یا برہنہ شخص برہنہ لوگوں کی امامت کرے تو درست ہے (خلاصہ) برہنہ لوگوں کے واسطے الگ الگ دور بیٹھ کر نماز پڑھنا اور ایک دوسرے سے فاصلہ سے رہنا افضل و بہتر ہے اگر برہنہ لوگ با جماعت نماز ادا کریں تو امام کو مثل عورتوں کی جماعت کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہیے۔ (جوہرہ نیرہ) برہنہ لوگوں کا امام (اگر) آگے بڑھ جائے تو (بھی) درست ہے (نہایہ) برہنوں کی نماز با جماعت باعث کراہت ہے (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج)

کھڑے ہونے والی کی نماز بیٹھ کر نماز پڑھنے والے (اور) رکوع سجدہ کرنے والے کے پیچھے جائز ہے رکوع و سجدہ کرنے والے کے لئے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی اقتداء ناجائز ہے (فتاویٰ قاضی خان) کبڑا آدمی جیسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا امام بن سکتا ہے ایسے ہی کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے والے کا امام بن سکتا ہے (ذخیرہ) خانیہ نظم میں لکھا ہے کہ اگر کبڑے کے رکوع و قیام کے اندر کھلا فرق ہو تو سب کے نزدیک نماز درست ہے اور اگر قیام و رکوع میں (نمایاں) فرق ظاہر نہ ہوتا ہو (تب بھی) امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ درست ہے اکثر علماء (فقہاء) کا مختار قول یہی ہے۔ حضرت امام محمدؒ کی رائے مختلف ہے (کفایہ) (اگر کسی) امام کا پیر ٹوٹا ہو۔ (اور) وہ پیر کے کچھ حصہ پر کھڑا ہوسکتا ہو پورے پیر پر کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو اس کی امامت درست ہوگی البتہ دوسرے شخص کا امام بننا اولیٰ (و افضل) ہوگا۔ (تبیین) نفل پڑھنے والے کے لئے فرض پڑھنے والے کی اقتداء درست ہے (ہدایہ) اگرچہ وہ اخیر کی دو رکعتوں کے اندر قرأت نہ کرتا ہو۔ (یہ تاتارخانیہ جامع الجوامع سے منقول ہے) اگر نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرے۔ اس کے بعد نماز توڑ کر جو فرض امام پڑھ رہا ہو اس کی اقتداء کرے اور نیت اس نماز کی ہو جس کی قضا نماز کے توڑ دینے کی بناء پر لازم ہوئی تو یہ ہمارے نزدیک درست ہے۔ (کافی) دائمی مجنون اور نشہ والے کی اقتداء ناجائز ہے (ہاں اگر جنون دائمی نہ ہو بلکہ) گاہے جنون ہو جائے اور گاہے افاقہ ہوجاتا ہو تو جنون سے افاقہ کے دوران اس کی اقتداء درست ہوگی (فتاویٰ قاضی خاں) فقیہ کہتے ہیں کہ افاقہ کا وقت معلوم ہونے نہ ہونے سے ظاہر روایت کے مطابق (حکم میں) کوئی فرق نہیں آتا۔ جنون سے افاقہ کے دوران اس کا حکم تندرست شخص کا سا ہے ہمارا مختار قول یہی ہے (تاتارخانیہ) مقیم کو مسافر کی اقتداء چاہے وقتِ (نماز) میں ہو یا خارجِ وقت دونوں صورتوں میں درست ہے اور مسافر کو مقیم کی اقتداء کرنا وقت کے اندر تو درست ہے خارج وقت میں صحیح نہیں۔ مقیم ابھی عصر کی دو رکعتیں پڑھنے پایا تھا کہ سورج چھپ گیا (اسی وقت) ایک مسافر نے آکر نماز عصر میں اس کی اقتداء کی تو اس کا اقتداء کرنا صحیح نہ ہوگا۔ ظہر کی دو سنتیں پڑھنے والا نماز ظہر سے قبل چار سنتیں پڑھنے والے کی اقتداء کرے تو جائز ہے (خلاصہ) غلام، نابینا گاؤں والے ولدالزنا اور فاسق کی امامت درست ہے (خلاصہ) مگر باعثِ کراہت ہے (متون) عورت کو مرد کی اقتداء درست ہے بشرطیکہ امام نے عورت کی (اقتداء کی) نیت بھی کی ہو اور خلوت (تنہائی) بھی ہو امام خلوت میں ہو تو اگر وہ تمام عورتوں کا یا بعض کا محرم ہو تو بکراہت امامت درست ہے (یہ نہایہ میں شرح طحاوی سے منقول ہے) نماز جمعہ کے اندر عورت کو مرد کی اقتداء کرنا درست ہے چاہے مرد (امام) نے اس کی نیت نہ کی ہو۔ ایسے ہی عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز میں درست ہے۔ زیادہ صحیح قول یہی ہے (خلاصہ) مرد کو عورت کی اقتداء کرنا ناجائز ہے (ہدایہ) فرائض و نوافل سب کے اندر عورت کو دوسری عورتوں کی امامت کرنا باعثِ کراہت ہے مگر نماز جنازہ کے اندر باعثِ کراہت نہیں (نہایہ) اگر عورتیں باجماعت نماز پڑھیں تو ان کے امام کو بیچ میں کھڑا ہونا چاہیے مگر بیچ میں کھڑے ہونے پر کراہت ختم نہ ہوگی (بلکہ عورتوں کی نماز باجماعت مکروہ ہی رہے گی) اگر (ان کا) امام آگے بڑھ جائے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (جوہرہ نیرہ) افضل یہ ہے کہ عورتیں الگ الگ نماز پڑھیں (خلاصہ) خنثیٰ مشکل اگر آگے بڑھ کر عورتوں کا امام بن جائے تو درست ہے (لیکن اگر) خنثیٰ مشکل عورتوں کے بیچ میں کھڑا ہوا اگر اعضاء کے لحاظ سے) اس کا شمار مردوں میں ہوتا ہے تو برابر کھڑا ہونے کی بناء پر عورتوں کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط سرخسی) خنثیٰ مشکل کو مردوں کا امام بننا اور ایسے ہی (کسی) خنثیٰ مشکل کا امام بننا ناجائز ہے۔ جو لڑکا بلوغ

کی حد تک پہنچنے والا ہو اس کے لئے اپنے ہم عمر لڑکوں کی امامت درست ہے (خلاصہ) تراویح اور مطلق سنتوں کے اندر لڑکوں کی اقتداء ائمۂ بلخ کے قول کے موافق درست ہے (فتاویٰ قاضی خان) مختار قول یہ ہے کہ ان کی اقتداء کسی نماز کے اندر درست نہیں (ہدایہ) زیادہ صحیح قول یہی ہے (محیط) اکثر فقہاء یہی فرماتے ہیں (اور) ظاہر روایت کے مطابق یہی (قول) ہے (بحر الرائق) گونگے کو جا ہے قاری کی اقتداء پر قدرت ہو (مگر اس کا) تنہا پڑھنا درست ہے (تاتارخانیہ) امی (ان پڑھ) امیوں کا امام بن جائے تو درست ہے (سراجیہ) اگر کوئی امی ایک امی اور ایک قاری کا امام بن گیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سب کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ فقط قاری کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر یہ تمام لوگ الگ الگ نماز پڑھیں تو بعض کے نزدیک اس کے اندر بھی اختلاف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نماز درست ہو جائے گی درست قول یہی ہے (شرح مجمع البحرین) امی نے نماز کی ابتداء ہی کی تھی کہ قاری آگیا تو بعض کہتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور امام کرخیؒ کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایک قاری نماز پڑھ رہا تھا امی نے آکر اس کی اقتداء نہیں کی۔ اور تنہا نماز پڑھ لی تو اس کے اندر فقہاء کی مختلف رائیں ہیں زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر قاری مسجد کے دروازہ یا مسجد کے پڑوس میں (موجود) تھا اور امی نے مسجد کے اندر تنہا نماز پڑھ لی تو بالاتفاق امی کی نماز درست ہوگی اگر قاری دوسری نماز پڑھ رہا ہو اور امی کوئی اور نماز پڑھنا چاہتا ہو تو سب کے نزدیک امی کو تنہا نماز پڑھنا درست ہے اسے قاری کے فارغ ہونے کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ امام تمرتاشیؒ فرماتے ہیں امی کے واسطے بقدر جواز نماز قرآن سیکھنے کی شب و روز کوشش کرتے رہنا واجب ہے اگر اس میں اس نے کوتاہی سے کام لیا تو اللہ کے نزدیک یہ معذور شمار نہ ہوگا۔ (نہایہ) قاری کو امی اور گونگے کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ اور ایسے ہی امی کو گونگے کی اقتداء کرنا اور کپڑا پہنے ہوئے شخص کو برہنہ شخص کی اقتداء کرنا ......

اور مسبوق کو اپنی باقی ماندہ نماز میں دوسرے مسبوق کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خان) لاحق کو لاحق کی اقتداء کرنا اور سواری سے نیچے اتر کر نماز ادا کرنے والے کو سواری کی اقتداء کرنا درست نہیں (خلاصہ) نماز ظہر ادا کرنے والے کو نماز عصر ادا کرنے والے کی اقتداء اور آج کی ظہر ادا کرنے والے کو کل کی ظہر ادا کرنے والے یا نماز جمعہ ادا کرنے والے کی اقتداء اور نماز جمعہ پڑھنے والے کو نماز ظہر پڑھنے والے اور نماز فرض ادا کرنے والے کو نماز نفل پڑھنے والے کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ نماز نذر پڑھنے والے کو نماز نذر پڑھنے والے کی اقتداء کرنا صحیح نہیں۔ لیکن کوئی شخص دوسرے شخص کی نماز کی نذر کرے اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے شخص کی اقتداء کرلے تو درست ہے جس شخص نے نفل نماز توڑ دی ہو اس کا کسی نفل نماز توڑنے والے کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر دونوں نفل کے اندر شریک ہوں اور دونوں نمازیں توڑ دیں اور اس کے بعد ان میں سے کوئی دوسرے کی اقتداء کرے تو درست ہے دو شخص نماز پڑھنے کی قسم کھائیں۔ اس کے بعد ایک دوسرے کی اقتداء کرے تو درست ہے نماز نذر ادا کرنے والے کو نماز قسم پڑھنے والے کی اقتداء کرنا درست نہیں اور نماز قسم پڑھنے والا نماز نذر پڑھنے والے کی اقتداء کرے تو درست ہے (محیط) ایک برہنہ شخص کچھ برہنہ لوگوں اور کچھ کپڑے پہنے ہوؤں کی امامت کرے۔ تو امام اور برہنہ لوگوں کی نماز درست ہو جائے گی اور کپڑے پہنے ہوؤں کی نماز بالاتفاق ناجائز ہوگی (خلاصہ) ایک تندرست (غیر معذور) شخص کا کپڑا ناپاک ہو جیسے ون (؟) دھو نہ سکا ہو تو اسے حدث (ہر وقت وضو ٹوٹنے) کے مریض کی اقتداء کرنا درست نہیں۔ (تاتارخانیہ) تو تلا شخص جیسے بعض

حروف کے ادا کرنے پر قدرت نہ ہو اس کو امام بننا ناجائز ہے ہاں اگر قوم میں کوئی اچھی طرح حروف ادا کرنے والا شخص موجود نہ ہو تو اس توتلے کی امامت اپنے ہی جیسے توتلے کے لئے درست ہے لیکن قوم میں کوئی اچھی طرح حروف ادا کرنے والا ہو تو توتلے امام اور ساری قوم کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ بغیر جگہ وقف کرنے والے اور وقف کے مقام پر وقف نہ کرنے والے کو چاہیئے کہ امام نہ بنے۔ زیادہ کھنکارنے والے یا تمتمہ کی عادت والے یعنی جو بلا چند مرتبہ ادا کیئے تا کی ادائگی پر قادر نہ ہو یا فأ فا کا عادی یعنی چند مرتبہ ادا کئے بغیر فا کی ادائگی پر قادر نہ ہو ان سب کا یہی حکم ہے۔ جو شخص بلا مشقت کے حروف ادا نہ کر سکے۔ (مگر) اسے تمتمہ یا فأ فأة نہ ہو بلکہ) جب حروف ادا کرے تو صحیح ادا کرے تو اس کی امامت مکروہ نہ ہوگی (محیط فی زلۃ القاری) قاری اگر امی کی اقتدا کرے تو اس کی نماز شروع ہی نہ سمجھی جائے گی حتیٰ کہ اگر نماز نفل شروع کر کے توڑدی تو اس نماز نفل کی قضا واجب نہیں۔ درست (قول) یہی ہے مرد (اگر) عورت یا لڑکے یا بے وضو جنبی کی نفل میں اقتدا کر کے توڑ دے تو اس شکل میں یہی حکم ہوگا۔ بنیادی بات ان مسائل میں یہ ہے کہ اگر امام اور مقتدیوں کا برابر ہو یا امام مقتدیوں سے زائد ہو تو تمام کی نماز درست ہوگی۔ اور مقتدیوں سے امام کا حال کم ہو تو امام کی نماز درست ہوگی اور مقتدیوں کی درست نہ ہوگی۔ (محیط) اگر امی امام ہو اور قاری مقتدی ہو یا امی مقتدی ہو اور گونگا امام تو (اس صورت میں) امام کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔ (فتاویٰ قاضی خان) فقیہ ابو عبداللہ جرجانی فرماتے ہیں کہ اگر امی یا گونگے کو اپنے پیچھے قاری کے ہونے کا علم ہو جائے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور اگر علم نہ ہوا تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ جیسا کہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کہتے ہیں۔ روایت کے ظاہر کے موافق معلوم ہونے اور نہ ہونے کی حالت میں کوئی فرق نہ ہوگا (نہایہ) دو شخص یک وقت نماز شروع کرتے ہوئے یہ نیت کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کا امام ہے تو دونوں کی نماز مکمل ہوگی اور اگر دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی اقتداء کی نیت کرے تو دونوں کی نماز ناجائز ہوگی۔ (محیط سرخسی) اگر ایسا شخص امام بن جائے جس کے بدن پر ذی روح کی تصویریں ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ اس واسطے کہ تصویریں کپڑے میں پوشیدہ ہیں۔ یہی حکم اس شکل میں ہوگا جب کہ نماز انگوٹھی پہن کر پڑھی گئی ہو اور اس کے اندر چھوٹی سی (بمشکل نظر آنے والی) تصویر ہو یا چھوٹی چھوٹی تصویر والے درہم اس کے پاس ہوں (تو) نماز درست ہو جائے گی اسی واسطے کہ یہ ننھی تصویریں ہیں (فتاویٰ قاضی خان) ایک شخص امام بننے کی صلاحیت کے باوجود مسجد محلہ میں امامت نہ کرتا ہو اور رمضان شریف میں دوسرے محلہ کی مسجد کا امام بن جاتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے محلے سے عشاء کے وقت کے شروع ہونے پہلے پہلے چلا جائے۔ عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد جانا اس کے لئے باعث کراہت ہوگا (خلاصہ) ایک فاسق شخص نماز جمعہ کا امام بن گیا۔ اور قوم اسے روکنے سے عاجز ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ نماز جمعہ میں اسی کی اقتدا کی جائے اور اس کے امام بن جانے کی بنا پر جمعہ ترک نہ کیا جائے نماز جمعہ کے سوا دوسری نمازوں میں وہ امامت کرے تو دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھنا اور اس کی اقتدا نہ کرنا درست ہے۔ (ظہیریہ) ایک شخص (کسی) جماعت کا امام ہو مگر لوگ اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوں تو اگر یہ بیزاری کسی شرعی نقصان کی بنا پر ہے یا اور اس سے بڑھ کر امامت کے حقدار موجود ہیں تو اس کا امام بننا مکروہ ہوگا۔ اور اگر امام بننے کا وہی زیادہ حقدار ہو تو کراہت نہ ہوگی۔ (محیط) نماز کو بہت طویل کرنا باعث کراہت ہے (تبیین) قرأت مسنون کے بعد زیادہ طوالت نہ کرنا امام کے لئے موزوں ہے امام کو مقتدیوں کے حال کی رعایت کرنی چاہیے۔ (جوہرہ۔ نیرہ) کوئی شخص امامت کے فرائض انجام دے پھر یہ کہے کہ میں مجوسی تھا تو اسے اسلام پر مجبور کریں گے اور اس کے قول کا اعتبار نہ ہوگا۔ نماز پڑھنے والوں کی نماز درست ہوگی اور اسے خوب سزا دی جائے گی ایسے ہی اگر وہ یہ کہے کہ مدت تک میں بلا وضو نماز پڑھاتا رہا اور وہ (اس بات میں) بے باکی سے کام لیتا ہے تو اس کے قول کا اعتبار نہ ہوگا۔ اور اگر ایسا

نہ ہو اور اس کا احتمال ہو کہ اس کا کہنا تقویٰ اور حزم و احتیاط کی بناء پر ہے تو نمازیں لوٹائی جائیں گی۔ یہی حکم اس شکل میں ہے جب یہ بات کھل جائے کہ امامت کرنے والا کافر، مجنون، عورت، خنثیٰ یا اُمّی تھا۔ یا بلا تحریمہ کے یا بحالتِ حدث و جنابت نماز پڑھا دی تھی۔ (تبیین)

چوتھی فصل۔ صحتِ اقتداء سے روکنے اور نہ روکنے والی چیزیں

اقتداء سے روکنے والی چیزیں تین ہیں

شاہراہِ عام جس (سڑک) پر لدے ہوئے اونٹوں اور گاڑیوں کا گذر ہوتا ہو۔ (شرح طحاوی) امام اور مقتدی کے بیچ میں اگر ایسا تنگ راستہ حائل ہو جس پر لدے ہوئے اونٹوں اور گاڑیوں کا گذر نہ ہوتا ہو تو یہ راستہ اقتداء سے روکنے والا نہ ہوگا۔ اور راستہ اگر وسیع ہو جس پر لدے ہوئے اونٹوں اور گاڑیوں کا گذر ہوتا ہو تو اقتداء درست نہ ہوگی (فتاویٰ قاضی خان، خلاصہ) یہ حکم اس وقت ہوگا جب کہ راستہ میں صفیں ملی ہوئی نہ ہوں۔ اگر ملی ہوئی ہوں تو اقتداء درست ہوگی۔ سڑک پر فقط ایک آدمی کے کھڑے ہونے سے صف نہ مل سکیگی۔ ہاں تین آدمی کھڑے ہوں تو بالاتفاق صف مل جائے گی۔ دو سے صف کے ملنے میں مختلف رائے ہیں حضرت امام ابو یوسف کے قول کے موافق مل جائے گی۔ اور حضرت امام محمدؒ کے قول کے موافق نہ ملے گی۔ (محیط) امام اگر راستہ پر کھڑا ہوا ہو اور راستہ کی لمبائی میں اس کے پیچھے لوگوں نے صفیں باندھ لیں تو اگر امام اور اس کے پیچھے کی صف کے درمیان گاڑی گذرنے کے بقدر فاصلہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی صف اول اور صف ثانی کے بیچ (فصل کا) اور ایسے ہی اخیر صفوں تک (فصل کا) یہی حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان) جنگل کے میدان میں اگر اتنا فاصلہ ہو کہ اس میں دو صفیں آسکیں تو اقتداء درست نہ ہوگی۔ عیدگاہ کے اندر دو صفوں کے بقدر یا اس سے زائد فاصلہ ہو تو اقتداء درست ہوگی۔ جنازہ گاہ کے بارے میں مشائخ کی رائیں مختلف ہیں نوازل میں اسے بھی مسجد کا حکم دیا گیا ہے (خلاصہ)

نہرِ کبیر بڑی نہر وہ ہے جس پر سے بلا کسی تدبیر یعنی پل وغیرہ کے گذرنا ممکن نہ ہو (شرح طحاوی) اگر امام اور مقتدی کے بیچ میں کوئی بڑی نہر حائل ہو جس کے اندر کشتیاں وغیرہ چلتی ہوں تو اقتداء درست نہ ہوگی۔ (لیکن) اگر نہر چھوٹی ہو اور اس میں کشتیاں نہ چلتی ہوں تو اقتداء صحیح ہوگی۔ مختار (قول) یہی ہے (خلاصہ) درست (قول) یہی ہے (جوہرا خلاطی) اس شکل میں بھی یہی حکم ہوگا جبکہ نہر جامع مسجد کے اندر واقع ہو (فتاویٰ قاضی خان) اگر نہر کا پل موجود ہو اور پل کے اوپر صفیں ملی ہوئی ہوں تو نہر کے اُس پار والے کی شخص کی اقتداء درست ہوگی۔ تین آدمیوں کا شمار بالاجماع ایک صف میں ہے (اور) ایک شخص بالاتفاق ایک صف کے حکم میں نہ ہوگا۔ (البتہ) دو کے بارے میں مختلف رائیں ہیں جیسے کہ راستہ کے بیان میں ذکر کیا گیا۔ امام اور مقتدی کے بیچ میں اگر حوض یا پانی کا چشمہ ہو جس میں ایک جانب نجاست کا گرنا دوسری جانب کو ناپاک کر دیتا ہے (تو) اقتداء صحیح ہوگی۔ اور اگر نجاست کے گرنے سے دوسری جانب ناپاک نہیں ہوتی تو اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ (کیونکہ اس سے حوض وغیرہ کا وسیع ہونا معلوم ہوا) اگر امام کے پیچھے کامل صف عورتوں کی ہو اور مردوں کی صفیں ان کے پیچھے قائم ہوں تو استحساناً تمام صفوں کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط) مسجد میں سائبان کی چھت کے اوپر کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہوں اور نچلے حصہ میں ان سے آگے عورتیں ہوں یا راستہ ہو تو ان لوگوں کی نماز ناجائز ہوگی اگر عورتیں تین ہوں تو روایت کے ظاہر کے مطابق ہر صف کے تین آدمیوں کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور بقیہ لوگوں کی نمازیں درست ہو جائیں گی۔ اگر عورتوں کی کامل صف ہو تو تمام کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان مسائلِ شتّیٰ) شیخ زاہد ابوالحسن "استغنیٰ" میں

لکھتے ہیں کہ مسجد میں اگر بالاخانہ ہو اور عورتوں کی صفیں بالاخانہ پر قائم ہوں جو امام کی اقتدا کر رہی ہوں بالاخانہ کے نچلے حصہ میں مردوں کی صفیں قائم ہوں (تو) جو لوگ عورتوں کے پیچھے رہے ہوں ان کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ امام اگر مرد مل اور عورتوں کو نماز پڑھا رہا ہو اور مردوں کی صف سے ملی ہوئی ہو تو جو عورتوں اور مردوں کے بیچ میں ہوگا اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ عورتوں اور مردوں کے بیچ میں اس شخص کی مثال سُترہ کی سی ہوگی۔ ایسے اگر مردوں و عورتوں کی صفوں کے بیچ میں اونٹ کے کجاوہ کے اخیر میں لگی ہوئی لکڑی کی مقدار سُترہ ہو تو یہ مردوں کے واسطے حجاب بن جائے گی اور کسی کے نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ یہی حکم اس شکل میں ہوگا جب کہ مردوں و عورتوں کے بیچ میں ایک ذراع (تو گرہ) کے بقدر دیوار حائل ہو اگر دیوار ذراع سے کم ہوگی تو سُترہ میں اس کا شمار نہ ہوگا۔ عورتیں اگر ذراع برابر دیوار کے اوپر ہوں تو وہ دیوار سُترہ نہ سمجھی جائے گی۔ دیوار قد آدم ہوئی تو وہ ان لوگوں کے واسطے سُترہ بن جائے گی جو زمین پر ہوں اور دیوار پر جو لوگ ہوں گے ان کے واسطے سُترہ نہ قرار دی جائے گی۔ (محیط) امام اور مقتدی کے بیچ میں اتنی طویل و عریض دیوار ہو کہ مقتدی امام تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو پہنچنا ممکن نہ ہو اس صورت میں اس کا اقتدا کرنا درست نہ ہوگا۔ قطع نظر اس سے کہ امام کی حالت اس پر مشتبہ ہو یا مشتبہ نہ ہو (ذخیرہ) دیوار چھوٹی ہو اور مقتدی کا امام تک پہنچنا (بآسانی) ممکن ہو تو اقتدا صحیح ہو جائیگی یا دیوار بڑی تو ہو مگر اس کے اندر اس قدر بڑا سوراخ ہو کہ اس کے ذریعہ امام تک پہنچ سکتا ہو۔ (تب بھی) اس کی اقتدا صحیح ہو جائے گی (یہی حکم اس شکل میں ہے کہ اگر سوراخ چھوٹا ہونے کی بناء پر امام تک نہ پہنچ سکتا ہو مگر بسبب سننے یا دیکھنے کے امام کا حال مشتبہ نہ ہونے پائے درست (قول) یہی ہے دیوار چھوٹی ہو مگر امام تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور امام کا حال اس پر مشتبہ نہیں ہونے پاتا تو بعض کہتے ہیں اقتدا صحیح ہوگی اور درست (قول) یہی ہے (محیط) دیوار کا دروازہ اگر بند ہو تو بعض کہتے ہیں کہ اقتدا صحیح نہیں اس واسطے کہ وہ امام تک پہنچنے سے روکنے والا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ درست ہے اس واسطے کہ دروازہ پہنچنے کی خاطر ہی بنا ہے۔ اس بناء پر بند ہونے پر بھی کھلے دروازہ کا سا حکم ہوگا۔
(مبسوط سرخسی) مسجد کے درمیان چاہے جس قدر فاصلہ ہو اقتدا کو روکنے والا نہیں ہے (وجیز کردری) کوئی شخص مسجد کے کنارہ پر اقتدا کرے اور امام محراب میں ہو تو درست ہے (شرح طحاوی) کسی گھر کی چھت مسجد سے ملی ہوئی ہو تو وہاں سے اقتدا کرنا صحیح نہیں خواہ امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو (فتاوی قاضی خان) خلاصہ) درست (قول) یہی ہے کوئی شخص مسجد کی دیوار پر سے اقتدا کرے تو درست ہو جائے گی (محیط سرخسی) کوئی شخص اگر ایسی دیوار پر کھڑا ہو جائے جو اس کے مکان اور مسجد کے بیچ میں ہو اور امام کا حال مشتبہ نہ ہونے پائے تو اقتدا صحیح ہوگی اور کسی مسجد سے خارج مگر مسجد سے متصل دوکان پر کھڑا ہو جائے اور صفیں ملی ہوئی ہوں تو اقتدا صحیح ہوگی (خلاصہ) مسجد کے پڑوسی کے لئے اپنے مکان میں امام مسجد کی اقتدا درست ہے بشرطیکہ اس کے اور مسجد کے بیچ میں شاہراہِ عام نہ ہو اگر راستہ ہو مگر صفوف کی بناء پر بند ہو جائے تب بھی اقتدا درست ہے (یہ تاتارخانیہ میں حجۃ سے منقول ہے) کوئی شخص مسجد کی چھت کے اوپر کھڑا ہو گیا اور امام مسجد کے اندر تھا تو اگر چھت پر مسجد کی طرف دروازہ ہو اور امام کی حالت (رکوع و سجود وغیرہ) مشتبہ نہ ہونے پائے تو اقتدا صحیح ہے ورنہ امام کا حال مشتبہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں (فتاوی قاضی خان) اگر چھت پر مسجد کی طرف دروازہ نہ ہو مگر امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو بھی اقتدا درست ہے ایسے ہی اگر کوئی شخص میذنہ پر ہو اور امام مسجد کی اقتدا کرے تو درست ہے (خلاصہ)

پانچویں فصل۔ امام و مقتدی کی جگہوں کا ذکر

اگر امام کے ہمراہ ایک شخص یا ایک نماز کو سمجھنے بوجھنے والا لڑکا ہو تو اسے امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئیے

مختار قول یہی ہے۔ ظاہر روایت کے موافق (حکم یہ ہے کہ) امام سے پیچھے ہٹ کر کھڑا نہ ہو۔ (محیط) اگر امام کی بائیں طرف کھڑا ہو جائے تو درست ہے مگر برا ہوگا۔ (محیط سرخسی) اگر ایک مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو درست ہے۔ امام محمدؒ نے کراہت کی تصریح نہیں فرمائی ہے اس کے اندر مشائخ کی رائیں مختلف ہیں بعض مکروہ کہتے ہیں درست (قول) یہی ہے (بدائع) اگر امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو انہیں پیچھے کھڑا ہو جانا چاہیے یہی حکم اس شکل میں ہے جبکہ دوسرا مقتدی بچہ ہو۔ اگر امام کے ہمراہ ایک مرد ہو اور ایک عورت تو مرد کو دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے اور عورت پیچھے کھڑی ہو اور اگر اس کے ہمراہ دو مرد اور ایک عورت ہو تو مردوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے اور عورت ان مردوں کے پیچھے کھڑی ہو جائے۔ اگر امام کے ہمراہ دو شخص ہوں اور امام ان کے وسط میں کھڑا ہو جائے تو نماز درست ہوگی۔ جنگل میں دو آدمی نماز شروع کریں اور ایک ان میں سے دوسرے شخص کی اقتدا کر رہا ہو۔ اور وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو جائے اور تیسرا شخص آکر مقتدی کو تکبیر تحریمہ سے قبل اپنی جانب کھینچے تو شیخ امام ابو بکر طرخان سے نقل کیا گیا ہے کہ تیسرے شخص کے کھینچنے کی بنا پر مقتدی کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ چاہے تکبیر تحریمہ سے پہلے اسے کھینچا گیا ہو یا تکبیر تحریمہ کے بعد (محیط) فتاویٰ عتابیہ میں لکھا ہے کہ درست (قول) یہی ہے (تاتارخانیہ) دو آدمی جنگل میں نماز پڑھ رہے ہوں اور ان میں ایک دوسرے آدمی کا امام ہو اس کے بعد ایک تیسرا شخص آکر ان کی نماز میں شریک ہو جائے اور امام سجدہ کرنے کے مقام سے اتنا آگے چلا گیا ہو جتنا امام اور پہلی صف کے درمیان فاصلہ ہوا کرتا ہے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط) مرد لڑکے، خنثیٰ، عورتیں اور قریب البلوغ لڑکیاں اکھٹے ہوں تو مردوں کو امام کے نزدیک کھڑا ہونا چاہیے اور ان کے پیچھے لڑکے کھڑے ہو جائیں، ان کے پیچھے مخنث کھڑے ہوں، پھر عورتیں اس کے بعد لڑکیاں (شرح طحاوی) عورتوں کی جماعت میں حاضری باعث کراہت ہے مگر بوڑھی عورت فجر و مغرب و عشاء میں آئے تو باعث کراہت نہیں۔ لیکن اب فتنوں کی ظہور کی بناء پر سب نمازوں میں آنا باعث کراہت ہے (کافی) مختار قول یہی ہے (تبیین) مقتدیوں کو نماز کے واسطے برابر برابر (مل کر) کھڑا ہونا چاہیے بیچ کے فاصلوں کو ختم کر کے مونڈھوں کو برابر کریں۔ اگر امام مقتدیوں کو اس بات کا حکم دے تو کوئی حرج نہیں (بحر الرائق) امام کو چاہیے کہ درمیان صف کے مقابل کھڑا ہو۔ دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہونا سنت کی مخالفت کے سبب اچھا نہیں ہے (تبیین) امام کے بالمقابل جماعت میں تمام لوگوں سے افضل آدمی ہونا چاہیے (شرح طحاوی) صف اول میں کھڑا ہونا دوسری صف میں کھڑے ہونے سے اور دوسری صف میں کھڑا ہونا تیسری صف میں کھڑے ہونے سے افضل ہوگا۔ اگر صف اول میں بقدر ایک آدمی کے جگہ خالی ہو اور دوسری میں خالی نہ ہو تو دوسری صف چیر کر پہلی صف میں چلا جانا چاہیے (قنیہ) مقتدی کے واسطے امام کے نزدیک جگہ تمام سے افضل ہے اگر امام سے نزدیکی میں کئی جگہیں یکساں ہوں تو اسے چاہیے کہ دائیں جانب کھڑا ہو جائے۔ احسن (طریقہ) یہی ہے (محیط) عورت مرد کے مقابل کھڑی ہو تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس کی بہت سی شرطیں ہیں (۱) جو عورت مقابل ہو وہ مشتہاۃ ہم بستری کے لائق ہو عمر کا اعتبار نہ ہوگا۔ زیادہ صحیح قول یہی ہے (تبیین) اگر لڑکی ایسی ہو جس کی جانب رغبت نہ پیدا ہوتی ہو اور وہ لڑکی نماز کو سمجھتی بھی ہو تو اسکا مقابل کھڑا ہونا نماز کے واسطے مفسد نہ ہوگا (کافی) (۲) نماز رکوع اور سجدہ والی ہو چاہے وہ دونوں اشارہ ہی کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھ رہے ہوں (۳) تحریمہ اور ادا کے اندر دونوں شریک رہے ہوں تحریمہ میں شرکت کا مطلب یہ ہے کہ فی الحقیقت وہ امام کی تحریمہ پر تحریمہ باندھیں اور ادا میں شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی اس نماز کا امام حقیقۃً یا تقدیراً (حکماً) ایک ہی ہو۔ وہ شخص جو ابتدا سے انتہا تک امام کے ہمراہ نماز پڑھے اور امام کی تحریمہ پر تحریمہ باندھے وہ امام کے ہمراہ حقیقتاً نماز ادا کرنے والا ہے لاحق جو امام کی تحریمہ پر حقیقتاً تحریمہ باندھے اور امام کے فارغ ہونے پر جو نماز پوری کرنے والا ہو

وہ تقدیراً (حکماً) امام کے ساتھ ادا میں شریک ہوتا ہے۔ مسبوق جو نماز امام کے (سلام پھیرنے کے) بعد پڑھے گا۔ وہ اس کی ادا کے اندر منفرد ہوگا۔ لہٰذا اگر عورت اس بعد میں ادا کرنے والی نماز میں مرد کے مقابل ہو جائے تو مرد کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (تبیین) (۴) دونوں ایک جگہ ہوں حتیٰ کہ قد آدم دوکان میں اگر مرد دوکان پر تھا اور عورت زمین پر تھی تو مرد کی نماز کی فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (۵) دونوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو حتیٰ کہ اگر دونوں ایک جگہ میں ہوں زمین پر ہوں یا دوکان پر مگر ان دونوں کے بیچ میں کوئی ستون حائل ہو تو مرد کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ حائل بننے کے واسطے کم از کم اونٹ کے کجاوہ کی اخیر کی لکڑی کے بقدر لکڑی ضرور ہو (کم از کم) ایک انگلی کے برابر موٹائی ہونی چاہیے خالی جگہ کو بھی حائل چیز کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے کم از کم ایک آدمی کھڑے ہونے کے بقدر جگہ ضرور ہونی چاہیے۔ (تبیین) (۶) ایسی عورت ہو جس کی نماز درست ہوتی ہو یا گل عورت مرد کے مقابل آجائے تو مرد کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (کافی) (۷) امام اس عورت یا عورتوں کی امامت کی نیت کر لے۔ شروع کے وقت کی نیت معتبر ہے بعد کی معتبر نہیں۔ عورتوں کی نیت کے درست ہونے کے واسطے ان کا موجود ہونا شرط قرار نہیں دیا گیا۔ (۸) تقابل پورے ایک رکن کے اندر ہونا چاہیے حتیٰ کہ اگر ایک صف میں پہنچ کر تکبیر کہے دوسری میں رکوع کرے اور تیسری میں سجدہ کرے تو ہر صف کے اندر اس کے داہنے بائیں اور پیچھے والے شخص کی نماز فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (۹) دونوں کے نماز پڑھنے کی سمت ایک ہونی چاہیے سمتیں مختلف ہوں تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ سمت فقط دو صورتوں میں مختلف ہو سکتی ہے (۱) بیت اللہ میں دونوں نماز ادا کر رہے ہوں (۲) تاریک رات ہو اور ہر ایک اپنی رائے کے مطابق قبلہ کی سمت مختلف متعین کر لے درست قول کے مطابق عورت کے برابر ہونے کا اعتبار پنڈلی اور ٹخنہ کے برابر ہونے سے سمجھا جائے گا (تبیین) ہر طرح کی عورت کا اس مسئلہ میں یہی حکم ہوگا۔ چاہے وہ اجنبیہ ہو یا محرم ہو۔ یا کوئی ایسی عورت جس سے ہمبستری حلال ہو۔ یا ایسی چھوٹی لڑکی جس کی جانب رغبت ہوتی ہو خواہ ایسی بوڑھی عورت ہو جس سے مرد متنفر ہوں (کفایہ) تین مردوں کی نماز ایک عورت فاسد کر دے گی ایک تو وہ شخص جو اس کی داہنی طرف ہو اور ایک جو بائیں طرف ہو اور ایک وہ شخص جس کے پیچھے ہو۔ اس سے زائد لوگوں کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (تبیین) فتویٰ اسی (قول) پر ہے۔ (تاتارخانیہ) دو عورتوں سے چار مردوں کی نمازیں فاسد ہو جاتی ہیں ایک ان کے داہنی طرف کھڑا ہونے والا۔ ایک بائیں طرف کھڑا ہونے والا اور ان دونوں عورتوں کے پیچھے کھڑے ہونے والے دو شخص۔ اگر تین عورتیں ہوں تو دائیں طرف کھڑے ہونے والے۔ بائیں طرف کھڑے ہونے والے شخص اور ان کے پیچھے کھڑا ہونے والا ان تین کی نمازیں فاسد ہو جائیں گی۔ (اور اسی طرح) ہر صف میں سے اخیر صف تک تین تین شخصوں کی نمازیں خراب ہوں گی ظاہر و واضح جواب (در اصل) یہی ہے (تبیین) خنثیٰ مشکل اگر برابر آجائے تو نماز کے فساد کا حکم نہیں ہوگا۔ (تاتارخانیہ، فصل ذکر مقام امام و ماموم)

چھٹی فصل - امام کی متابعت اور عدم متابعت والی چیزوں کا ذکر

مقتدی امام کو بحالت تشہد پائے اور امام مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے قبل اٹھ جائے یا مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے قبل سلام پھیر دے تو مختار قول یہ ہے کہ مقتدی کو تشہد پورا کرنا چاہیے (غیاثیہ) اگر مقتدی تشہد مکمل نہ پڑھے تو کافی ہے اگر امام مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے قبل کلام کرے تو مقتدی کو اس طریقے سے تشہد پورا پڑھنا چاہیے جس طریقہ سے سلام کی شکل میں مکمل پڑھا جاتا ہے امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے قبل قصداً وضو توڑ دے تو مقتدی کے نماز کے خراب ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (خلاصہ) امام تشہد پڑھ کر پہلے قعدہ سے تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو جائے (اور) مقتدیوں میں

سے کوئی تشہد بھول جائے حتیٰ کہ تمام مقتدی کھڑے ہو جائیں تو جس نے تشہد نہ پڑھا ہو اسے لوٹ کر تشہد پڑھنا چاہیے اس کے بعد وہ امام کے ساتھ (شریک) ہو۔ خواہ اسے رکعت کے فوت ہونے کا خطرہ کیوں نہ ہو (کفایہ) مقتدی ابھی تشہد کے بعد پڑھی جانے والی دعا سے فارغ نہ ہوتے تھے کہ امام نے سلام پھیر ڈالا یا مقتدی کا درود نہ پڑھنے پایا تھا تو اسے امام کے ساتھ سلام پھیر دینا چاہیے۔ مقتدی نے ابھی تین مرتبہ بھی تسبیح نہ پڑھی تھی کہ امام نے سجدہ یا رکوع سے سر اٹھا لیا تو درست یہ ہے کہ اسے امام کا اتباع کرنا چاہیے (فتاویٰ قاضی خان) مقتدی رکوع یا سجدہ سے امام سے قبل سر اُٹھائے تو اسے چاہیے کہ لوٹ جائے اور وہ دو رکوع یا دو سجدے قرار نہ دیئے جائیں گے۔ (خلاصہ) امام بڑی دیر تک سجدہ میں رہا۔ مقتدی نے یہ سوچ کر کہ شاید امام دوسرا سجدہ کر چکا ہے سجدہ سے سر اٹھایا مگر اس کے بعد سجدہ میں چلا گیا تو مقتدی اگر پہلے سجدہ کی نیت کر چکا تھا یا کسی طرح کی نیت نہیں کی تھی یا سجدۂ ثانی اور امام کے اتباع کے نیت کی تھی ان تمام شکلوں میں پہلا ہی سجدہ شمار ہوگا۔ اور اگر وہ سوائے سجدۂ ثانی کے دوسری کوئی نیت نہ کرے تو دوسرا سجدہ سمجھا جائے گا۔ اگر اس سجدہ میں امام کے ہمراہ شریک ہوا تو درست ہوگا۔ (تبیین) اگر کوئی مقتدی سجدۂ ثانی سے سر اٹھا کر امام کے زمین پر پیشانی رگانے سے قبل اُٹھائے تو درست نہ ہوگا اور اس سجدہ کا لوٹانا اس کے لئے ضروری ہوگا۔ اور نہ لوٹانے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) خلاصہ) مقتدی بڑی دیر تک سجدہ میں رہا اور امام سجدۂ ثانی بھی کر چکا تھا کہ مقتدی نے سر اٹھا کر یہ سوچتے ہوئے کہ امام ابھی پہلے سجدہ کے اندر ہے پھر سجدہ کیا تو دوسرے سجدہ کی ادائگی ہو جائیگی خواہ وہ فقط پہلے ہی سجدہ کی نیت کرے اس واسطے کہ نیت اپنی جگہ پر نہیں کی گئی نہ اس کے فعل کا لحاظ ہے اور نہ فعل امام کے لحاظ سے (محیط سرخسی) پانچ چیزیں اس قسم کی ہیں کہ اگر انہیں امام ترک کرے تو مقتدی کو بھی ترک کر دینی چاہئیں اور امام کا اتباع کرنا چاہیے (۱) عید الفطر و عید الاضحیٰ کی تکبیریں (۲) قعدہ اولیٰ (۳) تلاوت کا سجدہ (۴) سجدۂ سہو (۵) قنوت جبکہ رکوع کے فوت ہو جانے کا مقتدی کو خطرہ ہو۔ (وجیز کردری) اور رکعت کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں جانا چاہیے۔ (خلاصہ) چار چیزیں اس قسم کی ہیں کہ انھیں امام عمداً کرتا ہو تو مقتدی کو اس کا اتباع نہ کرنا چاہیے (۱) امام قصداً نماز کے اندر ایک زائد سجدہ کر لے (۲) عید کی تکبیروں کے اندر اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کے زیادہ (کوئی چیز) کرے۔ (۳) نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہدے (۴) پانچویں رکعت کے اندر بھول کر کھڑا ہو گیا ہو۔ (وجیز کردری) پھر امام پانچویں رکعت کے اندر سجدہ کر لے سے قبل بیٹھ کر سلام پھیر دے تو مقتدی کو بھی سلام پھیر دینا چاہیے امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ) نو چیزیں اس نوعیت کی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دے تو مقتدی کو کرنی چاہئیں (۱) تحریمہ میں ہاتھوں کا اٹھانا (۲) سبحانک الخ اگر امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہا ہو اور امام کسی اور سورت کی تلاوت کر رہا ہو تو امام محمدؒ کے قول کے موافق سبحانک الخ نہ پڑھنی چاہیے امام ابو یوسفؒ کی رائے اس میں مختلف ہے (۳، ۴) امام اگر رکوع و سجدہ کی تکبیر ترک کر دے (۵) رکوع و سجدہ کے اندر تسبیح نہ پڑھنی چاہیے (۶) امام نے اگر سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہا ہو۔ (۷) اگر تشہد نہ پڑھا ہو (۸) سلام نہ پھیرا ہو (۹) تکبیرات تشریق نہ پڑھی ہوں۔ مقتدی سب رکعتوں کے اندر امام سے قبل رکوع و سجدہ کرے تو بغیر قرأت ایک رکعت قضا کرنی چاہیے (وجیز کردری) مقتدی امام سے قبل سجدہ کرے اور (پھر) امام سجدہ میں جائے (تو) درست ہے مگر مقتدی کے واسطے ایسا کرنا باعث کراہت ہے (محیط صفت صلوٰۃ)

ساتویں فصل مسبوق اور لاحق کا ذکر

مسبوق اسے کہتے ہیں جسے امام کے ہمراہ پہلی رکعت نہ ملی ہو۔ مسبوق کے لئے بہت سے احکام ذکر کئے گئے ہیں۔

(بحر الرائق) ان احکامات میں سے ایک یہ حکم ہے کہ اگر مسبوق ایسی رکعت کی قرأت میں شرکت کی ہو جس کے اندر امام جہر کرتا ہو تو سبحانک اللھم الخ نہ پڑھنا چاہیے (خلاصہ) درست قول یہی ہے (تجنیس) زیادہ صحیح قول یہی ہے (وجیز کردری) برابر ہے کہ وہ امام کے نزدیک ہو یا اس سے فاصلہ پر ہو۔ یا بہرا ہونے کی بنا پر امام کی آواز نہ سن سکتا ہو۔ (خلاصہ) اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑا ہو تو اسے ثنا اور اعوذ دونوں پڑھنی چاہئیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں، خلاصہ، ظہیریہ) امام جہر کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو تو ثنا اسی وقت پڑھ لینی چاہیے۔ (خلاصہ) امام جہر کے ساتھ نماز ادا نہ کر رہا ہو تو چپ رہنا چاہیے (تاتار خانیہ) بحالتِ رکوع و سجدہ امام کو پائے تو اسے سوچنا چاہیے۔ غالب گمان یہ ہو کہ وہ ثنا پڑھنے کے بعد رکوع یا سجدہ کے اندر امام کے ساتھ شرکت کریگا۔ تو اسے کھڑے ہو کر ثنا پڑھنی چاہیے ورنہ ثنا نہ پڑھنی چاہیے اور امام کا اتباع کرنا چاہیے اگر یہ خیال ہو کہ امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کے اندر شریک نہ ہو سکے گا۔ تو ثنا اور تعوذ دونوں چھوڑ دے قعدہ کے اندر اگر امام کو پانا ممکن ہو تو ثنا نہ پڑھے بلکہ ابتدا کی تکبیر (اللہ اکبر) کہنی چاہیے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جانا چاہیے (بحر الرائق صفت صلوٰۃ) ایک حکم یہ بھی ہے کہ اول امام کے ہمراہ نماز ادا کرے پھر چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنی چاہیے (محیط سرخسی) چھوٹی ہوئی اگر اول پڑھ لے پھر امام کے ہمراہ شریک ہو تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (ظہیریہ) جامع الفتاوی میں ہے کہ بعض متاخرین اسے جائز کہتے ہیں۔ فتویٰ اسی قول پر ہے (مضمرات) فاسد ہونے کا قول زیادہ ظاہر ہے۔ (بحر الرائق)

ایک یہ بھی حکم ہے کہ تشہد کی مقدار کے بعد سلام امام سے قبل کھڑا نہ ہونا چاہیے مگر بعض صورتوں میں امام سے قبل کھڑا ہونا درست ہوگا۔ مسبوق اگر موزوں پر مسح کئے ہوئے ہے اور اس کی مدت کی مکمل ہونے کا خطرہ ہے یا معذور ہو اور نماز کے ٹائم کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو یا مسبوق کو یہ خطرہ ہو کہ جمعہ میں عصر کا ٹائم داخل ہو جائے گا۔ یا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں ظہر کے وقت کے داخل ہونے کا خطرہ ہو یا نماز فجر میں طلوعِ شمس کا خطرہ ہو یا حدث (وضو ٹوٹ جانے) کا خطرہ ہو۔ ان تمام مشکلوں میں مسبوق کو اس کی اجازت ہے کہ امام کے فارغ ہو چکنے یا سجدۂ سہو کر لینے کے انتظار میں نہ رہے۔ لیکن ٹائم فوت ہونے سے نماز کے فاسد ہونے کا خطرہ نہ ہو تو امام کا اتباع کرنا چاہیے ایسے ہی مسبوق کو یہ خوف ہو کہ وہ امام کے سلام کا منتظر رہیگا تو اس کے سامنے سے لوگوں کا گذر ہوگا تو اسے امام کی فراغت سے قبل ہی نماز کے واسطے کھڑا ہو جانا چاہیے (وجیز کردری) ان شکلوں کے سوا مسبوق تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے تو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ درست ہو جائے گی۔ (فتح القدیر، بحر الرائق) تشہد کی مقدار بیٹھنے سے قبل کھڑا ہو جائے تو نماز درست نہ ہوگی۔ مسبوق امام کے سلام پھیرنے سے قبل فارغ ہو جائے اور سلام میں امام کا اتباع کرے تو بعض کہتے ہیں کہ نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (خلاصہ، فتح القدیر) ایک حکم مسبوق کے لئے یہ بھی ہے کہ امام کے دونوں سلام پھیر لینے کے بعد بھی اپنی نماز پڑھنے کے لئے نہ کھڑا ہو بلکہ امام کے فارغ ہو چکنے کا منتظر رہے (بحر الرائق) مسبوق اتنی دیر رکا رہے کہ بعد نماز سنتیں ہوں تو امام سنتوں کے واسطے اٹھ جائے یا سنتیں نہیں تو محراب سے گھوم جائے یا اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا جائے) یا اتنا ٹائم بیت جائے کہ اس پر سجدۂ سہو کا وجوب ہو گیا ہو تو سجدۂ سہو ادا کر لے (تمرتاشی باب صلوٰۃ العید) ایک حکم مسبوق کا یہ بھی ہے کہ اخیر تشہد میں امام کا اتباع کرے تشہد سے فارغ ہو کر بعد کی دعاؤں کو نہ پڑھے (تو) وہ کیا کرے اس میں مشائخ کی رائیں مختلف ہیں۔ ابن شجاع سے نقل کیا گیا ہے کہ بار بار اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔ مختار (قول) یہی ہے کہ (غیاثیہ) درست یہ ہے کہ مسبوق اتنے دھیرے دھیرے تشہد پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے کے قریب تشہد سے فراغت ہو (وجیز کردری، فتاویٰ قاضی خاں، خلاصہ، فتح القدیر) مسبوق کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ امام کے ساتھ ساتھ یا امام سے قبل بھولے سے سلام پھیرے تو اس پر سجدۂ سہو کا وجوب نہ ہوگا۔ اگر سلام امام کے بعد پھیرا تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوگا (ظہیریہ)

مختار قول یہی ہے (جو ہرا خلاطی) اگر یہ جانتے ہوئے امام کے ساتھ سلام پھیرا کہ اسے امام ہی کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے تھا تو یہ سلام قصداً ہوگا۔ اور اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) اگر مسبوق بھولے سے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے اس کے بعد اسے نماز کے فاسد ہونے کا خیال ہو اور وہ اللہ اکبر کہہ کر نئے سرے سے نماز کی ابتداء کی نیت کرے تو وہ پچھلی نماز سے خارج ہو جائے گا مگر اکیلے نماز پڑھنے والے کو اگر اس طرح کا شک ہو جائے اور وہ اللہ اکبر کہہ کر نئے سرے سے نماز پڑھنے کی نیت کرے تو خارج نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان) مسبوق کا ایک یہ بھی حکم ہے کہ مسبوق جو نماز ادا کرتا ہے وہ قرأت کے حق میں اس کی شروع نماز ہوتی ہے اور بحق تشہد اس کی یہ نماز دوسری شمار ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر اسے مغرب کی ایک رکعت ملے اور وہ دو رکعتیں مکمل کرلے (تو) ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے اس طرح اس کے تین قعدے ہو گئے اور ان دو رکعتوں کے اندر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھنی چاہیے اگر ان میں سے کسی رکعت کے اندر قرأت ترک کر دی تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا اگر مسبوق کو چار رکعتوں والی نماز میں سے ایک رکعت ملے تو وہ ایک رکعت کی اس طرح قضاء کرے کہ اس میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی سورۃ پڑھ دے۔ اس کے بعد تشہد پڑھ دے۔ اس کے بعد ایسے ہی ایک رکعت کی قضا کرے اور تشہد نہ پڑھا جائے۔ تیسری رکعت کے اندر وہ مختار ہے اور قرأت افضل ہوگی (خلاصہ) مسبوق نے دو رکعتیں امام کے ساتھ پائیں اور دو رکعتوں کی قضا کی تو اسے ان میں سے ہر رکعت میں قرأت کرنی چاہیے اور اگر ایک رکعت کے اندر قرأت نہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اگر امام پہلی دو رکعتوں کے اندر قرأت نہ کرے اور دوسری دو رکعتوں کے اندر اس کی قضاء کرے اور ان کے اندر مسبوق بھی آکر شریک ہو جائے تو مسبوق اپنی نماز قضا کرتے وقت اس میں بھی قرأت کرے حتیٰ کہ اگر وہ قرأت چھوڑ دے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (وجیز کردری) ایک حکم یہ بھی ہے کہ مسبوق کی نماز کا حکم منفرد کی نماز کا سا ہے لیکن چار مسئلوں میں اس کا حکم منفرد جیسا نہیں۔

مسئلہ اوّل

پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ نہ مسبوق کو کسی کی اقتداء کرنا درست ہے اور دوسرے کو اس کی اقتدا۔ لہٰذا اگر مسبوق مسبوق کی اقتداء کرے تو امام کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا بلکہ مقتدی کی نماز قرأت کی ہو یا نہ کی ہو فاسد ہو جائے گی (بحر الرائق) دو برابر مسبوقوں میں سے ایک کو یہ یاد نہ رہے کہ اسے کتنی نماز پڑھنی ہے اور وہ دوسرے کو دیکھ کر نماز قضا کرے مگر اقتداء نہ کرے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (خلاصہ) امام نے سہو کے گمان پر سجدۂ سہو کیا اور مسبوق نے اس کی اتباع کی اس کے بعد پتہ چلا کہ اس کے اوپر سجدۂ سہو نہیں تھا تو اس بارے میں دو روایتیں ہیں۔ زیادہ مشہور روایت کے مطابق مسبوق کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اس نے علیحدہ ہونے کے موقع پر اس کی اقتداء کی۔ فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں فساد کا حکم نہ ہوگا (ظہیریہ) اور اگر علم نہ ہو تو قول فقہاء کے مطابق مسبوق کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان) مختار قول یہی ہے ابو حفص کبیرؒ اسی قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے یہی قول فقہاء لیتے ہیں۔ (غیاثیہ) امام پانچویں رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ مسبوق نے اس کی اتباع کی۔ امام چوتھی رکعت پر بیٹھ چکا تھا تو مسبوق کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور اگر نہ بیٹھا ہو تو امام کے پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرنے تک فساد نماز کا حکم نہ ہوگا اور امام پانچویں رکعت کا سجدہ کرلے گا تو سب کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ ثانی

مسئلہ دوم یہ ہے کہ مسبوق نئے سرے کو نماز پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہے تو اس کی نماز کی ابتداء نئے سرے سے ہو جائے گی اور پچھلی نماز باقی نہ رہے گی مگر منفرد نئے سرے سے نماز پڑھنے کے ارادہ سے تکبیر کہے گا تو پچھلی نماز قطع نہ ہوگی۔

مسئلہ ثالث

مسئلہ سوم یہ ہے کہ مسبوق نماز قضا کرنے کی خاطر کھڑا ہوا اور امام پر دو سجدۂ سہو کا وجوب مسبوق

کے شریک ہونے سے قبل ہو گیا تھا وہ امام ادا کرے تو جس وقت تک رکوت کا سجدہ نہ کیا ہو مسبوق کو لوٹ کر امام کے ساتھ سجدہ میں شرکت کرلینی چاہیے اور اگر مسبوق نہ لوٹے اور امام سجدہ کرلے تو پھر اسی طرح پڑھتا رہے اور نماز کے اخیر میں سہو کا سجدہ کرے مگر منفرد کا حال ایسا نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ دوسرے کے بھول جانے سے اس پر سجدہ کا وجوب نہیں ہوتا۔

مسئلہ رابع مسئلہ چہارم یہ ہے کہ سب کے نزدیک تشریق کی تکبیریں مسبوق پر واجب قرار دی گئیں ہیں اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ تشریق کی تکبیروں کا وجوب منفرد پر نہیں ہوتا (فتح القدیر، بحرالرائق) ایک حکم مسبوق کا یہ بھی ہے کہ سہو کے سجدہ میں امام کا اتباع کرے سلام و تکبیر و لبیک کہتے ہیں اتباع نہ کرے۔ سلام و لبیک میں اتباع کرے گا تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو مسبوق جانتے ہوئے تکبیر میں اتباع کرے گا تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ شمس الائمہ سرخسیؒ اسی کی جانب مائل ہیں۔ (ظہیریہ) تکبیر سے مراد (یہاں) تکبیر تشریق ہے (بحرالرائق) مسبوق کا ایک حکم یہ بھی کہ امام کو تلاوت کا سجدہ یاد آجائے اور وہ اس کی قضا کے واسطے لوٹے اگر مسبوق اپنی رکوت کا سجدہ نہ کرچکا ہو تو اسے ترک کر دینا چاہیے اور امام کی اتباع میں سجدۂ سہو کر کے پھر اپنی قضا نماز کے واسطے کھڑا ہونا چاہیے اور اگر نہ لوٹے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا اگر مسبوق اپنی نماز کی رکوت کا سجدہ کرچکا ہو پھر امام کا اتباع کرے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس بارے میں روایتیں ایک ہے اگر مسبوق امام کا اتباع نہ کرے تو کتاب الاصل کی روایت کے مطابق اس صورت میں بھی نماز کے فساد کا حکم ہوگا (فتح القدیر، بدائع، تاتارخانیہ میں بھی طحاوی، مضمرات، شرح مبسوط امام سرخسی سراج اوہاج خلاصہ سے منقول ہے) اگر امام سجدۂ تلاوت کے واسطے نہ لوٹا ہو تو تمام حالتوں میں نمازِ مسبوق مکمل ہو جائے گی اس کے ذمہ جو نماز ہو وہ پوری کرنی چاہیے (تاتارخانیہ) اگر امام کو سجدۂ نماز یاد آئے اور وہ اسے ادا کرنے کے واسطے لوٹے تو مسبوق کو امام کا اتباع کرنا چاہیے اگر اس نے اتباع نہ کیا تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ مسبوق اپنی رکوت کا سجدہ کرلے تو تمام روایات کے مطابق اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ خواہ وہ لوٹا ہو یا نہ لوٹا ہو۔ اصل اس بارے میں یہ ہے کہ منفرد ہونے کی صورت میں اقتداء کی ہو یا بحالتِ اقتدا منفرد ہو گیا تو مسبوق کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (بحرالرائق)

لاحق کے احکام لاحق اسے کہتے ہیں جو نماز کی ابتداء میں امام کے ہمراہ ہوا اور بقیہ نماز نیند یا وضو ٹوٹنے کی بناء پر فوت ہو گئی۔ یا بھیڑ کی وجہ سے کھڑا رہا۔ صلوٰۃ خوف کی پہلی جماعت کو بھی لاحق کہا جاتا ہے لاحق گویا امام کے پیچھے ہی ہوجاتا ہے اُسے نہ قراءت کرنی ہوگی نہ سجدۂ سہو (وجیز کردری) اگر امام سجدۂ سہو کر رہا ہو تو لاحق کو اپنی بقیہ نماز پوری کرنے سے قبل اس کی متابعت نہ کرنی چاہیے مسبوق کا حکم اس سے مختلف ہے (خلاصہ) وضو کر کے جب لاحق لوٹے تو امام اس آنے سے قبل جو رکوت پڑھ چکا ہے اسے چاہیے کہ پہلے وہ رکوت ادا کرے قیام امام کے بقدر بغیر قراءت کیے کھڑا رہنا چاہیے اور رکوع و سجدہ ایسے ہی کرنا چاہیے۔ اگر وہ امام کی مدتِ قیام سے کچھ کم و بیش کھڑا رہا تو اس کے اندر بھی کوئی حرج نہیں (شرح طحاوی) ایک شخص امام کے ساتھ تکبیر کہہ کر سو جائے حتیٰ کہ امام ایک رکوت بھی پڑھ لے اس کے بعد وہ جاگے۔ تو خواہ امام دوسرے ہی رکوت ادا کر رہا ہو مگر اسے چاہیے کہ پہلی ہی رکوت پڑھے۔ (ذخیرہ) اگر وہ اول رکوت کی قضا میں مشغول نہ ہو بلکہ اول امام کی اتباع کرے اور امام کے سلام پھیرنے پر اپنی بقیہ نماز پوری کرلے تو ہمارے نزدیک اس کی نماز کے درست ہونے کا حکم ہوگا (شرح طحاوی) لاحق اگر مسافر ہو اور امام کے ہمراہ جو نماز ترک ہو گئی تھی اس کی قضا

کرتے کرتے اقامت کا ارادہ کرلے یا مسافر کا وضو جاتا رہا اور وہ اپنے شہر میں پہنچ گیا تو اسے نماز سفر (یعنی قصر) پوری کرنی چاہیے۔ امام زفرؒ کی رائے اس میں مختلف ہے یہ حکم اس شکل میں ہوگا۔ کہ امام اس مدت میں اپنی نماز پڑھ چکا ہو اور امام اگر فارغ نہ ہوا ہو تو سب کے نزدیک اسے چار رکعتیں پڑھنی چاہئیں (مصفی) امام چار رکعتوں والی نماز میں قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا بھول گیا لاحق امام کے پیچھے (موجود) تھا۔ وہ کچھ دیر سونے کے بعد جاگ گیا یا وضو ٹوٹ جانے کی بنا پر وضو کرنے گیا اس مدت میں امام کی رکعتیں پڑھ چکا تھا تو امام سے جو قعدہ ترک ہوگیا ہمارے نزدیک اسے اس میں بھی نہ بیٹھنا چاہیے امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ بیٹھنا چاہیے مسبوق کا حکم اس سے مختلف ہے (خلاصہ)

مسبوق و لاحق

مسبوق اپنی نماز کی ادائگی میں لاحق سے چھ چیزوں کے اندر مختلف ہے (۱) عورت کے بجانب نماز برابر آجانے میں (۲) قرأت کرنے میں۔ (۳) سہو کا سجدہ کرنے میں (۴) اگر امام ترک کردے تو پہلے قعدہ میں بیٹھنے کے اندر (۵) سلام کے موقع پر امام کے ہنس دینے میں (۶) مسبوق کے اپنی رکعت کا ایک سجدہ کرچکنے کے بعد مسافر امام نے اقامت کی نیت کی ہو (ظہیریہ) مسبوق دوسری رکعت میں شرکت کرکے سو جائے تین رکعتوں تک مسلسل سوتا رہے اس کے بعد جاگے تو اسے سب سے پہلے اس نماز کو ادا کرنا چاہیے جس میں وہ سوگیا ہو اور اس میں قرأت نہ کی جائے امام کی اتباع میں قعدہ میں بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑا ہوا اور ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کی اور پھر بیٹھ کر نماز کی تکمیل کرے۔ اگر اسے دو رکعتوں میں نیند آگئی تھی اور ایک رکعت کے متعلق اسے امام کے ساتھ ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں شک ہو تو وہ مشکوک رکعت نماز کے آخیر میں قضا کرنی چاہیے۔ (خلاصہ)

رکعتوں کی تعداد میں اختلاف

اگر امام اور مقتدیوں میں تعداد رکعات میں اختلاف ہو مقتدی کہتے ہوں کہ تین رکعتیں ہوئی ہیں اور امام کہتا ہو کہ وہ چار رکعتیں پڑھ چکا ہے تو اگر امام کو۔۔ اپنی۔۔۔ بات پر پورا بھروسہ و یقین ہو تو مقتدیوں کے کہنے کی بنا پر اسے دوبارہ نماز نہ پڑھانی چاہیے اگر امام کو خود اپنے قول پر پورا یقین نہ ہو تو لوگوں کے کہنے کی بنا پر دوبارہ نماز پڑھا دینی چاہیے اگر اہل جماعت کی رائیں مختلف ہیں بعض کا قول ہے کہ تین پڑھی گئی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ چار پڑھی گئیں اور امام ایک فریق کے ہمراہ ہو تو امام کے قول کا اعتبار کیا جائے گا خواہ امام کا حامی ایک ہی شخص کیوں نہ ہو (خلاصہ) اگر امام کی رائے سے ایک بھی شخص متفق نہ ہو تو امام کو نماز لوٹا لینی چاہیے اور تمام لوگ اس کی اقتداء کریں گے تو ان کا اقتداء کرنا درست ہوگا (محیط) اہل جماعت میں سے ایک شخص کو اگر تین رکعتیں پڑھے جانے کا یقین ہوا اور ایک شخص کو یقین ہو کہ چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں تو امام اور اہل جماعت اگر شک میں مبتلا ہوں تو امام اور اہل جماعت پر کچھ واجب نہ ہوگا (خلاصہ) امام کے لئے نماز کا لوٹانا مستحب نہیں ہاں نقصان کا پورا یقین ہو تو لوٹانا ضروری ہوگا۔ اگر امام کو تین رکعتیں پڑھی جانے کا یقین . . . . اور ایک شخص کو یقین ہو کہ چار رکعتیں پڑھی گئیں ہیں تو امام کو قوم کے ہمراہ نماز لوٹانی چاہیے اور جس شخص کو نماز کامل پڑھی جانے کا یقین ہو اس پر لوٹانا ضروری نہیں (محیط) اگر اہل جماعت میں سے ایک شخص کو نقصان نماز کا پورا یقین ہوا اور امام و اہل جماعت کو اس بارے میں شک ہو اس صورت میں نماز کا ٹائم اگر ختم نہ ہوا ہو تو بطور احتیاط دوبارہ نماز پڑھ لینی چاہیے اگر نماز کا اعادہ نہ کیا گیا ہو تب بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔ لیکن دو عادل شخصوں کو اگر نقصان نماز کا یقین ہو اور وہ اس سے مطلع کریں تو نماز کا لوٹانا ضروری ہوگا (خلاصہ) امام لوگوں کو نماز پڑھا کر چلا گیا۔ بعض کہنے لگے یہ نماز ظہر تھی۔ اور بعض کہنے لگے یہ نماز عصر تھی اور اگر ٹائم ظہر کا ہوگا تو وہ ظہر کی نماز سمجھی جائے گی اور عصر کا ٹائم ہوگا۔ تو عصر کی۔ اور ٹائم کے بارے میں اگر شک ہے کہ ظہر کا ہے یا عصر کا تو نماز دونوں فریقوں کی درست ہو جائے گی (ظہیریہ)۔

چھٹا باب۔ بحالتِ نماز وضو ٹوٹنے کا ذکر

جس شخص کا بحالتِ نماز وضو ٹوٹ جائے اسے دوبارہ وضو کرنے کے بعد اسی پر بناء کرلینی چاہئیے (کنز) نماز کی بناء کرنے کے اندر مرد عورت دونوں کا یکساں حکم ہے (محیط) جس رکن کے اندر وضو ٹوٹ گیا ہو تو وہ رکن غیر معتبر ہے اسے از سرِنو ادا کرنا چاہئیے (ہدایہ) (کافی) اس شکل میں نئے سرے سے نماز کی ادائگی افضل ہے (متون) بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ سب کے واسطے یہی حکم ہوگا۔ اور بعض فرماتے ہیں یہ حکم قطعاً منفرد کے واسطے ہے امام و مقتدی کے سلسلہ میں یہ حکم ہوگا۔ کہ اگر انہیں دوسری جماعت مل سکے تو نئے سرے سے نماز پڑھنی افضل ہوگی اور اگر دوسری جماعت نہ مل سکے تو اسی نماز کے اوپر بناء کرلینا افضل ہوگا تاکہ فضیلت جماعت ہاتھ سے نہ جائے فتاوی میں کو درست کہا گیا ہے (جوہرہ۔ نیرہ) بناء کے درست ہونے کی بہت سی شرطیں ہیں

حدث موجب وضو

ایک شرط یہ قرار دی گئی ہے کہ (ہمیشہ) وضو کو واجب کر دینے والا حدث ہو۔ اس کا وجود اتفاق پر مبنی نہ ہو اور حدث سماوی میں اس کا شمار ہو۔ یعنی بندہ اس حدث یا اس کے سبب کے اندر کوئی اختیار نہ رکھتا ہو (بحر الرائق) لہٰذا اگر بحالت نماز قصداً پیشاب، پاخانہ، ریح یا نکسیر کا حدث کیا گیا۔ تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور اس پر بناء نہ کی جائے گی۔ اگر کوئی قصداً حدث نہ کرے مگر اس حدث کی بناء پر غسل ضروری ہو جاتا ہو اسی وقت بھی یہی حکم ہوگا اور اگر حدث ایسا ہو جس سے وضو واجب ہوتا ہو مگر اس کے فعل و اختیار کو اس میں دخل ہو اس وقت بھی حکم یہی ہوگا امام ابو یوسفؒ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے (خلاصہ) بغیر ارادہ منہ بھر کے قے ہوئی ہو تو جس وقت کسی سے گفتگو نہ کی ہو وضو کر کے اسی نماز پر بناء کرنا درست ہے اور اگر قصداً قے کی ہو تو اس پر بناء کرنا درست نہیں (محیط) نماز پڑھنے والے کو اگر اس کو اپنے فعل کے سوا کسی اور کے فعل کی بناء پر حدث ہو گیا جیسے اس کے گولی لگ جائے یا کوئی پتھر و ڈھیلا مار دے اور سر پھٹ جائے یا کوئی شخص اس کے زخم کو چھو دے اور زخم سے خون نکلنے لگے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے قول کے مطابق بناء کرنا درست نہیں۔ (شرح طحاوی) اگر چھت پر سے کسی ڈھیلے یا تختہ کے گرنے کی وجہ سے سر پھٹ جائے اگر کسی شخص کے گندم کے باعث گرا ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہئیے امام ابو یوسفؒ کی رائے اس میں مختلف ہے اگر کسی شخص کے یا عث نہ گرا ہو تو بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بلا اختلاف بناء کرنا درست ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف رائیں ہیں درست قول یہی ہے ایسے اگر کوئی شخص درخت کے نیچے ہو اور درخت پر سے کوئی پھل گر کر اسے زخمی کر دے اس وقت بھی یہی حکم ہوگا پاؤں میں کانٹا چبھ جائے یا سجدہ کرتے ہوئے پیشانی میں کانٹا چبھ جائے اور بغیر اس کے قصد کے خون نکلنے لگے تو اسے اس نماز پر بناء نہ کرنی چاہئیے ایسے ہی اگر تتیہ کے ڈنک مارنے کی بناء پر خون نکلنے لگے اس وقت بھی یہی حکم ہوگا۔ چھینک آنے کی بناء پر وضو ٹوٹ گیا یا زور سے کھنکارنے کی وجہ سے ریح خارج ہو جائے تو بعض کہتے ہیں کہ بناء نہ کرنی چاہئیے درست قول یہی ہے (ظہیریہ) عورت کی گود کا اگر بغیر اس کے قصد کے ترک کرے تو تمام قول کے مطابق بناء کر سکتی ہے اور اگر گود کے گرنے میں اس کے ہلانے کو دخل ہو تو امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ وہ بناء کر سکتی ہے اور امام ابوحنیفہؒ و امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ بناء نہیں کر سکتی (تبیین) پھوڑے سے خون نکلے تو اسے دھو کر وضو کر کے بناء کرنی چاہئیے اگر پھوڑا دبانے پر خون نکلے یا گھٹنوں میں پھوڑا ہو۔ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنے رکھنے سے زخم کا منہ کھل جائے تو یہ قصداً حدث کئے جانے کے حکم میں ہوگا اور ان سب شکلوں میں نماز پر بناء کرنا درست نہیں۔

لہ یعنی یہ ہے کہ از سرِنو نماز پڑھے۔

(محیط)۔ بحالتِ نماز بے ہوش ہو جائے، یا پاگل ہو جائے یا قہقہہ مارے تو وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے ایسے ہی بحالتِ نماز نیند آ جائے اور احتلام ہو جائے تو اس پر بناء نہ کرنی چاہیے کسی عورت کی شرمگاہ (فرج) کو دیکھ کر انزال ہو گیا ہو تو بناء نہ کرنی چاہیے نماز پڑھنے والے کے کپڑے درہم کی مقدار سے زیادہ پیشاب کی چھینٹیں پڑ جائیں تو ظاہر روایت کے مطابق انہیں جا کر دھونا چاہیے اور بناء نہ کرنی چاہیے (شرح طحاوی)

جوازِ بناء کی شرط

بناء کے جواز کی شرط یہ ہے کہ حدث کے ساتھ ہی نماز سے پلٹ آئے حتیٰ کہ بحالت حدث اگر ایک رکن کو ادا کرے یا اس مقام پر اتنی دیر تک رُکا رہے کہ اتنی دیر میں ایک رکن ادا ہو جاتا تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہو گا اگر جاتے وقت قرأت کرے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا آتے ہوئے قرأت کرے تو نماز کے فساد کا حکم ہو گا بعض کہتے ہیں اس کے برعکس حکم ہو گا درست یہ ہے کہ دونوں شکلوں میں نماز فاسد ہو جائے گی سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ دینے سے زیادہ صحیح قول کے مطابق بناء فاسد نہیں ہو گی۔ (تبیین) بحالت رکوع امام کو حدث ہو جائے اور وہ سر اُٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے یا بحالت سجدہ حدث ہو جائے اور وہ سر اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور اس کہنے سے نماز کے رکن کی ادائگی کا قصد ہو تو سب کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا۔ (اور) اگر رکن کی ادائگی کا قصد نہ ہو تو اس بارے میں امام ابو حنیفہؒ سے دو روایتیں (مروی) ہیں (کافی) بحالت سجدہ امام کو حدث ہو جائے اور وہ اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا۔ اور بغیر تکبیر سر اُٹھائے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہو گا۔ پھر کسی اور شخص کو اپنا خلیفہ بنا دے (۔) جنیز کردری) نیند کی حالت میں حدث ہو گیا۔ کچھ دیر بعد جاگا۔ تو اسی وقت جا کر بناء کرنی چاہیے اگر کچھ دیر بحالت بیداری کھڑا رہے تو نماز کے فساد کا حکم ہو گا۔ (معراج الدرایہ)

منافیٔ نماز فعل کی ممانعت

بناء کے جائز ہونے کی ایک شرط یہ قرار دی گئی ہے کہ حدث کے بعد اس طرح کا فعل نہ کیا جائے حدث نہ ہونے کی شکل میں یہ فعل ہی منافی نماز ہو جاتا فقط وہی افعال کئے جائیں جو ضروری ہوں یا ضروری چیزوں کے واسطے لازم قرار دیئے گئے ہوں یا ان کے تابع یا تتمات (مکمل کرنے والے) میں ہوں حتیٰ کہ اگر کسی آدمی کو حدث ہو گیا اس کے بعد اس نے گفتگو کی یا قصداً حدث کیا یا قہقہہ مارا یا کوئی چیز کھائی گیا یا اور کوئی ایسا کام کیا تو اس پر بناء درست نہ ہو گی یہی حکم اس کے پاگل، بے ہوش یا جنابت (ناپاکی) لاحق ہونے کی شکل میں ہو گا۔ (بدائع) کسی عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے انزال ہو گیا (شرح طحاوی) کسی برتن یا کنویں سے اس کی حاجت ہونے کی بناء پر پانی لے اس کے بعد وضو کر کے بناء کرے تو درست ہے اگر استنجا کرے اور ستر کھولے تو بناء کا حکم باطل ہو جائے گا اور اگر ستر کھلے بغیر استنجا کر لیا تو بناء درست ہو گی (بدائع) نماز پڑھنے والے کو حدث ہو گیا وضو کرنے کے واسطے گیا تو وضو کرتے ہوئے ستر کھل گیا یا وہ خود ستر کھولے تو قاضی ابو علی نسفیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا (نہایہ) عورت وضو کے واسطے باہیں کھولے تو اس کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہو گا۔ درست قول یہی ہے وضو کرتے وقت تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھونا چاہیے پورے سر کا مسح کرنا چاہیے کلی کرنی اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور وضو کی کل سنتوں کو ادا کرنا چاہیے زیادہ صحیح قول یہی ہے (تبیین) لیکن اگر اس نے چار چار مرتبہ اعضاء کو دھویا تو اسے نئے سرے سے نماز پڑھنی ہو گی۔ (تاتارخانیہ) کسی کو حدث لاحق ہو گیا پانی فاصلہ پر اور کنواں نزدیک ہے تو اس صورت پانی تک پہنچنے اور پانی کنویں سے نکالنے میں سے جس کے اندر کم مشقت ہو اسے اختیار کرنا چاہیے اور درست یہ ہے کہ کنویں سے پانی نکالا تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے (مضمرات) مختار قول یہی ہے (خلاصہ) کسی شخص کو بحالت نماز حدث ہو جائے اور گھر میں پانی موجود ہو پھر بھی اس سے وضو نہ کرے اور حوض کا قصد کرے حوض کے مقابلہ میں اس کا مکان نزدیک ہو تو اگر حوض اور گھر کے درمیان دو صفوں سے کم کا فاصلہ ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہو گا۔ اور اگر فاصلہ اس سے زائد ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا۔ اگر کوئی شخص حوض سے وضو کرنے کا عادی ہو اور اس کے گھر پانی موجود ہو (تبیین) گھر کا پانی بھول جائے

اور حوض پر پہنچ کر وضو کرلے تو اسے اپنی نماز پر بنا کرنی چاہیے (خلاصہ) وضو کے واسطے حوض پر جگہ مل جائے (مگر) اس کے بعد اس جگہ سے دوسرے مقام پر ہٹ کر چلا جائے اگر یہ ہٹنا کسی عذر کی وجہ سے ہو جیسے پہلے مکان کی تنگی تو بناء کرنا درست ہے اور بغیر کسی عذر کے ہٹے تو بناء کرنا درست نہیں (وجیز کردری) وضو کر کے یاد آئے کہ سر پر مسح نہیں کیا تھا جا کر مسح کرلے تو بناء (بقیہ نماز پوری کرنا) درست ہے اور اگر یاد نہ آئے حتیٰ کہ نماز کے واسطے کھڑا ہو تو یاد آئے اس صورت میں نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے (خلاصہ) کپڑا اٹھانا یاد نہ رہا تھا واپس ہو کر کپڑا اٹھالے تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے (تاتارخانیہ) نماز پڑھنے والے کو حدث ہو گیا مسجد کے اندر رکھے ہوئے برتن میں پانی موجود تھا اس سے وضو کرنے کے بعد اپنی نماز کے مقام تک برتن اٹھا کر لے جائے اگر برتن ایک ہاتھ سے ہی اٹھایا گیا ہو تو بناء جائز ہو گی۔ (محیط) نمازی کو حدث ہو گیا وضو کرنے کے واسطے مکان گیا بند دروازہ کو کھول کر وضو کیا۔ واپسی میں اگر چور کا خوف ہو تو دروازہ بند کر دینا چاہیے اور اگر خوف نہ ہو تو دروازہ بند نہ کرنا چاہیے (تاتارخانیہ) اگر برتن بھر کر دونوں ہاتھوں سے اٹھایا ہو تو بنا نہ کرنی چاہیے۔ ایک ہاتھ سے اٹھایا ہو تو بنا درست ہے (جوہرہ نیرہ) اگر ایسی نجاست لگ جائے جس سے نماز ناجائز ہوتی ہو وہ نجاست دھوئی گئی اگر یہ نجاست حدث کی وجہ سے لگی ہو تو اس پر بناء کرنا درست ہے اور خارج سے لگی ہو تو بناء کرنا درست نہ ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ کی رائے اس میں مختلف ہے کچھ نجاست حدث کی بنا پر لگی ہو اور کچھ خارج سے لگ جائے تو بناء کرنا درست نہیں چاہے دونوں نجاستیں ایک ہی جگہ کیوں نہ ہوں۔ (تبیین) نجاست کپڑے کے اوپر لگ جائے اور دوسرا کپڑا میسر ہونے کی بناء پر ا سے نکالا جا سکتا ہو وہ نجس کپڑا فوراً اتار دیا گیا تو کافی ہوگا۔ اور اگر فوراً اتارنا ممکن نہ ہو جیسے کوئی دوسرا کپڑا نہ مل سکا ہو اور اسی نجس کپڑے کے ساتھ نماز کے کسی جزو کو ادا کیا گیا تو بالاتفاق اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ نماز کے کسی جز کو ادا نہ کیا گیا ہو مگر اتنی دیر کا رہا یا اس سے زیادہ دیر رکا رہا تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اگر کپڑا اسی وقت نکالا جا سکتا ہو مثلاً دوسرا کپڑا میسر ہو گیا۔ اور اس کپڑے کو نہ نکالے اور نماز کا کوئی جز بھی اس سے ادا نہ کرے تو اس صورت میں ہمارے اصحاب مختلف الرائے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط) نمازی کو حدث لاحق ہو اور وضو کرنے کے واسطے چلا جائے اس کے بعد قصداً حدث کرے تو اس کے واسطے بنا درست نہ ہوگی (فتاویٰ قاضیخان)

سماوی حدث

بنا کے جائز ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ حدث سماوی سے قبل اور کوئی حدث واقع نہ ہوا ہو (بحرالرائق) موزوں کے اوپر مسح کرنے والا شخص نماز ادا کر رہا تھا کہ حدث لاحق ہو گیا۔ وہ وضو کرنے کے واسطے گیا اور وضو کرتے وقت مسح کا ٹائم پورا ہو گیا تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے۔ درست قول یہی ہے مثلاً کوئی تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا کہ حدث لاحق ہو گیا وہ تیمم کے واسطے گیا تو پانی میسر ہو گیا تو بنا کرنا درست نہیں یہی حکم مستحاضہ کا ہوگا جبکہ اسے بحالت نماز حدث لاحق ہو گیا ہو اور وہ اسے دور کرنے کے واسطے چلی گئی ہو (محیط سرخسی) جبیرہ (پٹی) پر مسح کرنے والے شخص کا حکم بھی یہی ہوگا جبکہ اس کا زخم اچھا ہو گیا ہو یا کسی کے زخم سے خون بہہ رہا ہو اور نماز کا ٹائم نکل جائے تو پھر بنا کرنا درست نہیں (تاتارخانیہ)

لوٹنے کا حکم

بناء کی جائز ہونے کا ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر امام نماز نہ پڑھ چکا ہو اور امام و مقتدی کے بیچ میں کوئی ایسی چیز حائل ہو جو اقتداء کو ناجائز کر دے تو اسے امام کی جانب لوٹنا چاہیے اگر امام نماز پڑھ چکا ہو تو نہ لوٹنا چاہیے اگر لوٹے تو مشائخ کی رائے اس کی نماز کے فاسد ہونے کے بارے میں مختلف ہے اگر مقتدی اور امام کے بیچ میں کوئی چیز حائل اور روکنے والی نہ ہو تو اسے لوٹے بغیر اسی جگہ اقتداء کر لینی چاہیے (بحرالرائق) منفرد بعد وضو کے مختار ہے کہ گھر پر نماز کی تکمیل کرے یا مصلے پر جا کر۔ اور مصلے پر جا کر نماز پوری کرنی افضل ہوگی (کافی) امام کو حدث لاحق ہو جائے اور وہ اپنی جگہ دوسرے شخص کو امام مقرر کر کے وضو کرنے چلا جائے اور دوسرا امام نماز پڑھ چکا ہو تو پہلے امام کا حکم منفرد

کا سا ہو گا چاہے اس جگہ نماز پڑھ لے یا مصلے پر آ کر۔ اور دوسرا امام فارغ نہ ہوا ہو تو امام اول جماعت میں شریک ہو کر اپنے قائم مقام کی اقتداء میں نماز مکمل کر لے (شرح وقایہ)

صاحب ترتیب کا حکم

صاحب ترتیب کے واسطے یہ بھی شرط قرار دی گئی ہے کہ بعد حدث سماوی (ناگہانی حادث) اسے کوئی فوت شدہ نماز یاد نہ آئی ہو (بحر الرائق)

نیابت کا مستحق

امام کو حدث پیش آ جائے تو ایسے شخص کو اپنا قائم مقام نہ بنانا چاہیے جو امامت کا اہل نہ ہو۔ لہٰذا اگر کسی عورت کو قائم مقام بنا دیا جائے تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے (بحر الرائق)

فصل۔ نیابت کا ذکر

جن شکلوں میں نماز کی بناء کرنا درست ہے ان میں کسی کو قائم مقام بنا دیا جائے اور جن شکلوں میں بنا درست نہ ہو ان میں قائم مقام مقرر نہیں کر سکتا۔ جس امام کو حادثہ لاحق ہوا ہو تو جو شخص شروع ہی میں بھی اس کا امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اس کا قائم مقام بننے کے بھی لائق ہے۔ اور جس کے اندر امام بننے کی اہلیت نہ ہو وہ قائم مقام بننے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا ہو (محیط) قائم مقام بنانے کی شکل یہ ہے جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے پیچھے ہٹ جائے۔ تاکہ دوسروں کو نکسیر جاری ہونے کا خیال ہو اور قریبی صف میں سے اشارہ سے کسی شخص کو آگے کر دے قائم مقام بناتے ہوئے گفتگو نہ کرے جنگل کے اندر جب تک صفوں سے نکل نہ آئے اور مسجد کے اندر جب تک کہ مسجد سے باہر نہ نکلے اسے قائم مقام بنا دینے کا اختیار ہو گا۔ (تبیین) امام کو حدث پیش آ گیا اور اس نے ایسے آدمی کو اپنا قائم مقام بنایا جو خارج مسجد تھا۔ مگر وہاں تک صفیں مسجد کی صفوں سے ملی ہوئی تھیں تو اس کو قائم مقام بنانا درست نہ ہو گا۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ قوم کی نماز کو فاسد ہونے کا حکم ہو گا اور نماز امام کے فاسد ہونے کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم ہو گا۔ (فتاویٰ قاضی خان) امام کا مسبوق کو قائم مقام نہ بنانا ہی بہتر ہے اگر امام مسبوق کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے لیکن قبول کر لے تو درست ہے (ظہیریہ) مسبوق آگے بڑھ گیا ہو تو وہ وہیں وہ نماز شروع کرے جس جگہ سے امام نے چھوڑی ہو سلام پھیرنے کے نزدیک پہنچے تو کسی ایسے آدمی کو آگے کر دے جو پوری نماز میں شریک رہا ہو وہ دوسرا شخص مقتدیوں کے ہمراہ سلام پھیر دے مسبوق قائم مقام امام کے نماز کامل ہونے کے وقت قہقہہ لگائے یا قصداً حدث کرے یا گفتگو کرے یا مسجد سے چلا جائے تو اس کی نماز کے فساد کے حکم ہو گا اور قوم کی نماز کامل ہو جائے گی پہلا امام اگر نماز پڑھ چکا ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا اور نہ پڑھ چکا ہو تو فساد کا حکم ہو گا۔ زیادہ صحیح قول یہی ہے (ہدایہ) امام سے اگر رکوع ترک ہو گیا ہو . . . . تو قائم مقام کو یوں اشارہ سے بتائے کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لے سجدہ ترک ہونے کی صورت میں پیشانی پر ہاتھ رکھے اور قرأت ترک ہونے کی شکل میں منہ پر ہاتھ رکھے (بحر الرائق) ایک رکعت باقی رہ گئی ہو تو ایک انگلی سے اور دو رہ گئی ہوں تو دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کر دینا چاہیے تلاوت کا سجدہ باقی رہا ہو تو زبان اور پیشانی پر انگلی رکھنی چاہیے سہو کا سجدہ باقی ہو تو دل پر ہاتھ رکھنا چاہیے یہ شکلیں اس وقت کیلئے ہیں جب قائم مقام کو ان باتوں کا علم نہ ہو اگر علم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے (تاتارخانیہ) کوئی شخص چار رکعتوں والی نماز کے اندر امام کی اقتدا کرے امام کو حدث پیش آنے پر وہ اسی شخص کو آگے کر دے اور مقتدی کو یہ خبر نہ ہو کہ امام کتنی نماز پڑھا چکا اور کتنی ابھی نہیں پڑھائی تو مقتدی کو چار رکعتیں پڑھنی چاہئیں اور ہر رکعت کے اوپر احتیاطاً بیٹھنا چاہیے (یہ فتاویٰ قاضی خاں کی فصل مسبوق میں لکھا ہوا ہے) لاحق قائم مقام بنا دیا گیا تو اسے قوم

اشارہ کرنے کے بعد پہلے اپنی نماز ادا کرنی چاہئیے پھر جماعت کی نماز پوری کرا دینی چاہیئے اگر وہ ایسا نہ کرے بلکہ امام کی نماز پڑھانے لگے اور اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر دے حتیٰ کہ سلام کے قریب پہنچنے پر کسی دوسرے کو سلام پھیرنے کے واسطے قائم مقام بنا دے تو ہمارے نزدیک درست ہے (مضمرات) جس امام کو حدث پیش آیا ہو اس کی امامت مسجد سے خارج ہونے یا قائم مقام بنانے تک باقی رہے گی۔ قائم مقام کو امام کی جگہ کھڑے ہو کر امامت کی نیت کرنی چاہیئے یا قوم کے تجویز کئے ہوئے قائم مقام کو اس کی جگہ آ کر کھڑا ہو جانا چاہیئے اگر ان میں سے کوئی چیز بھی نہ پائی جائے اور امام مسجد کے کنارہ پہنچکر وضو کر رہا ہو۔ لوگ اس کے انتظار میں ہوں۔ اس کے بعد امام اپنی جگہ پر آ جائے اور ان کے ہمراہ نماز پوری کرے تو درست ہے نہ امام کسی کو قائم مقام بنائے — اور امام مسجد سے خارج ہو گیا ہو تو قوم کی نماز کے فساد کا حکم ہو گا وضو کرکے امام کے لئے بنا کرنا درست ہے کیونکہ اب اس کا حکم منفرد کا سا ہو گا۔ (محیط) ایک شخص بجائے کسی کو آگے کرنے کے خود آگے بڑھ جائے اور امام کے مسجد سے باہر ہونے سے ... قبل وہ امام کی جگہ پہنچ کر کھڑا ہو جائے تو درست ہے اگر وہ شخص محراب تک نہ پہنچا تھا کہ امام مسجد سے باہر چلا گیا پھر وہ امام کی جگہ پہنچکر کھڑا ہو تو اس شخص اور قوم کی نماز کے فساد کا حکم ہو گا اور امام کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہو گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر صرف ایک شخص امام کے پیچھے ہو اور امام کو حدث پیش آ جائے تو امامت کے واسطے وہ شخص متعین ہے چاہے امام نے اسے متعین کرنے کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو امام ایک شخص کو آگے بڑھائے اور قوم کسی اور شخص کو۔ تو امام کا آگے بڑھایا ہوا اس کا قائم مقام ہو گا۔ لیکن قوم اس کی اقتدا کی نیت کرنے سے قبل دوسرے کی اقتدا کی نیت کر چکی ہو تو امام دوسرا ہی شخص ہو گیا۔ قوم کا ہر گروہ ایک ایک شخص کو آگے بڑھائے تو جس کی جانب لوگوں کی اکثریت ہو گی۔ وہی امام قرار دیا جائے گا۔ اگر (دونوں کے حق میں) لوگ مساوی ہوں گے تو سب کی نماز کے فساد کا حکم ہو گا۔ امام کی جگہ کے لئے دو آدمی آگے بڑھے تو امام کی جگہ جو بھی پہلے پہنچ جائے گا وہی امام قرار دیا جائے گا۔ اگر وہ دونوں بیک وقت پڑھیں اور کچھ لوگ ایک کی اقتدا کریں اور کچھ دوسرے کی تو اکثر لوگوں نے جس کی اقتدا ہو گی ان کی نماز درست ہو گی اور جس کی اقتدا کم لوگوں نے کی ہو گی ان کی نماز کے فساد کا حکم ہو گا۔ برابری کی شکل میں دونوں گروہوں کی نمازوں کے فساد کا حکم ہو گا۔ (تبیین) امام صفوں کے اخیر سے کسی کو قائم مقام بنا دے اور خود مسجد سے نکل جائے تو اگر قائم مقام اسی وقت نیت امامت کر چکا ہو تو وہ امام بن جائے گا۔ مگر اس سے آگے والے شخص کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہو گا امام اور وہ لوگ جو قائم مقام کے دائیں بائیں یا پیچھے ہوں ان کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہو گا۔ اگر قائم مقام یہ نیت کرے کہ وہ امام کی جگہ پر پہنچنے کے بعد امام بنے گا اور امام قائم مقام کے اس جگہ پر آنے اور اس کی نیت امامت سے قبل ہی مسجد سے باہر نکل گیا تو سب کی نمازوں کے فساد کا حکم ہو گا قائم مقام اور قوم کی نماز درست ہونے کے واسطے امام کے مسجد سے باہر جانے سے قبل قائم مقام کا مصلے پر پہنچ جانا شرط ہے (بحر الرائق)

امام ایک شخص کو قائم مقام بنائے اور قائم مقام کسی دوسرے شخص کو اپنا جانشین بنا دے فضلیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ابھی امام اول مسجد سے خارج نہیں ہوا تھا اور قائم مقام امام کی جگہ پر نہیں گیا تھا اور اسی حال میں وہ کسی اور شخص کو قائم مقام بنا دے تو درست ہے اور اسے اس طرح سمجھ لیا جائے گا جیسے وہ خود آگے بڑھ گیا ہو یا امام اول نے اسے بڑھا دیا ہو اور اگر یہ شکل نہ ہو تو قائم مقام بنانا درست نہ ہو گا (خلاصہ) کسی شخص کو حدث پیش آئے اور اس کے ساتھ اور کوئی نہ ہو۔ مسجد سے ابھی خارج نہ ہوا ہو کہ کوئی شخص آ کر اس کی اقتدا کرنے لگے اس کے بعد امام مسجد سے چلا جائے۔ ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ دوسرا شخص پہلے شخص کا قائم مقام بن جائے گا۔ (ظہیریہ) اگر امام پڑھتے ہوئے رک جائے تو اسے چاہیئے کہ دوسرے کو قائم مقام بنا دے یہ حکم اس شکل میں ہو گا جبکہ اس نے بقدر جواز نماز قرات نہ کی ہو ندامت اور ڈر کی وجہ سے پڑھنے

سے رک جائے بھول کی وجہ سے نہیں۔ مگر بقدر جواز نماز قرأت کر چکا ہو تو وہ قائم مقام نہ بنائے بلکہ رکوع میں چلا جانا چاہیے اور ایسے ہی نماز ادا کرتا رہے اگر قائم مقام بنائے گا تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اس صورت میں قائم مقام کی حاجت نہیں۔ (تبیین) اگر قرأت کرنا قطعاً بھول جائے تو بالاتفاق قائم مقام بنانا درست نہیں۔ (عینی شرح ہدایہ) کوئی مسافر کسی مسافر کی اقتدا کرے اور امام کو حدث پیش آجائے وہ قائم مقام کسی مقیم شخص کو بنا دے تو مسافر مقتدی کے لئے پوری نماز پڑھنی لازم نہیں۔ اگر مسافر کو قائم مقام بنایا ہو اور اس ٹائم وہ نیت اقامت کر لے تو جماعت میں شریک مسافروں کو پوری نماز پڑھنی لازم نہیں (محیط سرخسی)

کچھ ضمنی مسئلے

کسی شخص کو حدث کا خیال ہوا اور وہ مسجد سے باہر نکل گیا اس کے بعد حدث نہ ہونے کا علم ہوا تو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے اور اگر مسجد سے باہر نہ نکلا ہو تو اپنی باقیماندہ نماز پوری کر لے (ہدایہ) اس کے برخلاف اگر کسی کو خیال ہوا کہ بغیر وضو نماز شروع کی ہے یا موزوں کے اوپر مسح کیا ہو مگر یہ گمان ہو کہ مدت مسح ختم ہو چکی ہے یا تیمم کیا تھا اور ریت کو فاصلہ سے دیکھ کر پانی کا گمان ہوا یا ظہر کے اندر صاحب ترتیب کو فجر کی نماز نہ پڑھنے کا گمان ہوا یا کپڑے کے اوپر داغ دیکھ کر اسے نجاست سمجھ بیٹھا اور نماز پڑھنے سے رک گیا تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ گھر، عیدگاہ اور نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ بمنزلہ مسجد کے قرار دیے گئے ہیں جنگل میں صفوف کا مقام بمنزلہ مسجد کے قرار دیا گیا ہے اگر امام کو حدث پیش آیا اور اس کے آگے سترہ نہ تھا تو صفوں کی جتنی جگہ اس کے پیچھے ہوگی۔ اسی مقدار کا اعتبار کر لیا جائے گا۔ اور سامنے سترہ ہو تو حد وہیں تک رہے گی۔ (تبیین) تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے سجدہ کے مقام تک اور اسی قدر دائیں و بائیں پیچھے حکم مسجد میں شمار ہوگا۔ (محیط) عورت اپنے نماز پڑھنے کے مقام سے ہٹ جائے۔ تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا اس واسطے کہ اس کی نماز پڑھنے کی جگہ کا حکم ایسا ہی ہوگا جیسا مردوں کے واسطے مسجد کا۔ کیونکہ اس کا اعتکاف اس کی نماز پڑھنے کی جگہ ہی پر ہی ہوتا ہے (تبیین) اگر نمازی کو حدث پیش آنے کا خوف ہو اور وہ نماز سے ہٹ جائے اس کے بعد حدث پیش آیا تو اس پر بنا کرنا درست نہیں (فتاویٰ قاضی خان)

نماز کو باطل کرنے والی صورتیں

نماز صبح پڑھتے ہوئے سورج نکل آیا ہو یا نماز جمعہ پڑھتے ہوئے عصر کا ٹائم ہو جائے یا زخم اچھا ہونے کی بنا پر پٹیاں گر گئی ہوں یا معذور کا عذر ختم ہو گیا یا کسی امی (ان پڑھ) کو قائم مقام بنایا۔ یا اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اب رکوع و سجدہ کرنے کی قوت آگئی یا موزوں کے اوپر مسح کیا ہو اور مدت مسح ختم ہو گئی ہو اور پانی میسر ہو گیا۔ اگر پانی میسر نہ ہوا تو نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں ہوگا۔ بعض کہتے ہیں باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ یا عمل قلیل سے موزوں کو نکالا مثلاً موزے ڈھیلے ہونے کی بنا پر ان کے نکالنے کے لئے عمل کثیر کی حاجت نہ ہو اگر موزوں کو عمل کثیر کے ساتھ نکالا گیا تو بالاتفاق اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ یا امی کو نماز پڑھتے ہوئے کوئی سورۃ یاد آجائے یا کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر رہا تھا وہ اس سے سیکھنے کے اندر مشغول نہ ہوا فقط سن کر یاد کر لے اگر واقعۃً اس سے کسی سورۃ کو سیکھ لیا ہو تو اس کی نماز کے مکمل ہونے کا حکم ہوگا۔ یہ حکم اس ٹائم ہے جب کہ امی منفرد یا امام رہا ہو اور اس کا امام بننا درست ہو لیکن نماز قاری کے پیچھے ادا کر رہا ہو تو اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (تبیین) درست قول یہی ہے (ظہیریہ) برہنہ شخص کو اگر بقدر جواز نماز کپڑا مل جائے یعنی اس کے اندر ایسی نجاست نہ لگی ہوئی ہو۔ جو نماز کو روکنے والی ہو یا اس میں اس قدر نجاست لگی ہی ہو۔ اور کوئی ایسی چیز اس کے پاس ہو جس کے ذریعہ نجاست دور کی جا سکے یا اسے نجاست کو دور کر دینے والی کوئی چیز میسر نہ ہو مگر چوتھائی یا چوتھائی سے زائد کپڑا جس سے ستر ڈھک سکیں پاک ہو یا نماز پڑھنے والے

نے تیمم کر کے قضا پڑھا پھر اسے پانی کے استعمال پر قدرت ہو گئی یا ایسی نماز جو فوت ہو گئی ہو وہ یاد آ جائے اور ترتیب اس وقت تک ساقط نہ ہوئی ہو یا کوئی شخص وضو کر کے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھے جس نے تیمم کیا ہو اور مقتدی کو پانی نظر آ جائے یا مقتدی ہو اور امام نے کسی نماز کو فوت کر دیا ہو امام صاحب ترتیب ہو اور مقتدی کو یاد آ جائے کہ امام کی نماز فوت ہو گئی تھی اس صورت میں صرف مقتدی کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ (تبیین) ان شکلوں میں جو نمازیں باطل ہوں گی وہ نفل نہ بن سکیں گی۔ فقط تین مسئلوں میں بن سکتی ہیں۔ (۱) فوت شدہ نماز یاد آ جائے (۲) نماز صبح پڑھتے ہوئے سورج نکل آئے (۳) نماز جمعہ میں وقت ظہر نکل جائے ان شکلوں میں یہ نماز یں نفل بن جائیں گی۔ (جوہرہ نیرہ) مشہور روایتوں کے مطابق یہ بارہ مسئلے ہیں ان پر کچھ اور مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے ایک مسئلہ ان میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اس کے بعد نجاست کو دھونے والی چیز مل جائے۔ قضا نماز پڑھتے ہوئے زوال کا ٹائم ہو جائے یا غروب کی بنا پر سورج میں تبدیلی پیدا ہو جائے یا سورج نکل آئے۔ باندی بلا دوپٹہ کے نماز پڑھنے کی حالت میں آزاد ہو جائے اور فوراً اپنے ستر کو نہ چھپائے۔ یہ تمام وہ مسئلے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کو اگر مقدار تشہد بیٹھ کر یا سجدۂ سہو میں پیش آئے ہوں تو اس کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور امام ہو تو مقتدیوں کی نماز کے بھی باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ کوئی شخص سلام پھیر دے اور سجدۂ سہو اس کے ذمہ ہو اس وقت ان شکلوں میں سے کوئی شکل پیش آئے اور سجدہ کرے تو نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور سجدہ نہ کیا ہو تو نماز کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ قوم امام کے مقدار تشہد بیٹھنے کے بعد امام سے قبل سلام پھیر دے۔ اس کے بعد امام کو ان شکلوں میں سے کوئی شکل پیش آئے تو امام کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا اور قوم کی نماز کے باطل ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا۔ ایسے ہی امام سجدۂ سہو کرے اور قوم سجدۂ سہو نہ کرے اس کے بعد امام کو ان صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آئے اس وقت بھی یہی حکم ہوگا۔ (تبیین)

(ساتواں باب) نماز کو فاسد یا مکروہ کرنے والی چیزیں

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی - فصل مفسدِ نماز چیزیں

نماز کو فاسد کر دینے والی چیزیں دو قسموں پر مشتمل ہیں (۱) قول (۲) فعلی - پہلی قسم میں مفسد نماز اقوال (جمع کیے گئے ہیں) نماز میں قصداً یا بھولے سے۔ غلطی سے یا ارادۃً کم یا زیادہ گفتگو کی جائے اپنی نماز کی درستگی کی خاطر ہو جیسے امام بجائے قعدہ کرنے کے کھڑا ہو جائے اور مقتدی کہے "بیٹھو" یا بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور مقتدی کہے "کھڑے ہو جاؤ" یا بات چیت نماز کی درستگی کی خاطر نہ ہو جیسے اس قسم کی باتیں کرے جیسی لوگ باہم کرتے ہیں ان سب شکلوں میں ہمارے نزدیک نئے سرے سے نماز پڑھنی ہوگی (محیط) یہ حکم اس شکل میں ہوگا جب مقدار تشہد بیٹھنے سے قبل گفتگو کی ہو (فتاوی قاضیخان) نیز یہ حکم اس شکل میں ہوگا کہ گفتگو سنی گئی ہو۔ اگر ایسی گفتگو کی جو سنی نہ جا سکے اور وہ خود سن رہا ہو۔ تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (محیط) اگر خود بھی نہ سن رہا ہو اور حروف درست کیے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (زاہدی) نوازل میں لکھا ہے کہ بحالت نماز سوتے ہوئے بات چیت کی تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ مختار قول یہی ہے۔ (محیط) اگر قصداً نماز کا سلام پھیر دے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور قصداً نہ پھیرے اور اپنے نماز کے مکمل ہو جانے کا گمان ہو تو نماز کے فساد کا

حکم نہ ہوگا. نمازی کو بھول جانے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ کوئی شخص کسی کو سلام کرے تو بہر صورت نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (شرح ابو المکارم) مسبوق یہ جانتے ہوئے سلام پھیرے کہ مسبوق کو چاہیئے کہ سلام امام ہی کے ساتھ پھیرنا چاہیے یہ قصداً سلام پھیرنا قرار دیا جائیگا۔ اس بنا درست نہ ہوگی۔ (خلاصہ، فتاویٰ قاضی خاں) مسبوق امام کے ہمراہ سلام پھیرے اور اسے اپنی نماز کا باقی رہنا یاد ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور یاد نہ رہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اس واسطے کہ بھول سے سلام پھیرنے سے کوئی شخص نماز کے تحریمہ سے خارج نہیں ہوتا۔ (شرح طحاوی باب سجود سہو) کوئی شخص عشاء کی نماز پڑھے بعد دو رکعتوں کے تراویح تصور کر کے سلام پھیر دے یا نماز ظہر بعد دو رکعتوں کے نماز جمعہ تصور کرتے ہوئے سلام پھیر دے یا مقیم اپنے کو مسافر گمان کرتے ہوئے دو رکعتوں پر سلام پھیر دے تو پھر سے نماز پڑھنی چاہیے دو رکعتوں کے بعد چار رکعتوں کے خیال میں سلام پھیر دے تو اسی طرح نماز پڑھتے رہنا چاہیے اور سہو کا سجدہ کر لینا چاہیے (فتاویٰ قاضی خاں) ان مسئلوں میں کلیہ قاعدہ یہ مقرر ہے کہ سلام کے اندر سہو اگر اصل نماز کے سلسلہ میں ہوا ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور وصف نماز کے سلسلہ میں ہوا ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط فصل ۱۷ باب سجود السہو) کوئی شخص بھولے سے کسی کو سلام کرنا چاہے "السلام" کہہ کر خیال آئے کہ اسے بحالت نماز سلام کرنا ناجائز ہو اور چپ ہو جائے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط) بہ نیت سلام مصافحہ کرے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا اس واسطے کہ درحقیقت یہ بھی گفتگو ہے اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب نہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص اشارہ کر کے سلام کا جواب دے تو نماز پڑھنے والے سے کسی نے کوئی چیز طلب کی اور وہ سر یا ہاتھ کے ساتھ اقرار یا انکار کا اشارہ کرے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (تبیین) مگر یہ باعث کراہت ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) کسی شخص کو چھینک آئے اور نماز پڑھنے والا یرحمک اللہ کہے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط بیہ) اگر نمازی کو چھینک آئے اور وہ اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے یرحمک اللہ کہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (خلاصہ) دوران نماز چھینک آئے اور دوسرا شخص یرحمک اللہ کہے اور نماز پڑھنے والا آمین کہے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (منیۃ المصلی) محیط کسی شخص کو چھینک آئے۔ نماز پڑھنے والا الحمد للہ کہے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ اس کا شمار جواب میں نہیں۔ اور اس کہنے سے استفہام یا جواب کا قصد ہو تو درست یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (تمرتاشی) بحالت نماز چھینک آئے اور خود الحمد للہ کہے تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا۔ اس کو دل دل میں کہہ لینا موزوں ہے اور چپ رہنا اچھا ہے (خلاصہ) اگر کوئی شخص الحمد للہ نہ کہے تو گیا نماز پڑھ چکنے پر الحمد للہ کہے۔ درست یہ ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد الحمد للہ کہنی چاہیے۔ نمازی اگر مقتدی ہو تو قول فقہاء کے مطابق الحمد للہ نہ آہستہ کہنی چاہیے اور زور سے (تمرتاشی) دو شخص نماز پڑھ رہے ہوں ایک شخص کو ان میں سے چھینک آجائے ایک اور شخص جو شریک نماز نہ ہو الحمد للہ کہے اور یہ دونوں آمین کہیں تو چھینکنے والے کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور دوسرے شخص کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا اس واسطے کہ یرحمک اللہ کہنے والے کا مقصد اس کے واسطے دعا کرنا نہ تھا (ظہیریہ) فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو مخاطب کرتے ہوئے یرحمک اللہ کہے اور دوسرا شخص آمین کہے تو آمین کہنے والے کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے واسطے دعا نہیں کی گئی تھی۔ (سراج الوہاج) قرآن شریف تلاوت کرے یا اللہ کا ذکر کرے کسی شخص کو حکم کرنے یا روکنے کا قصد ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور مقصد اس آدمی کو خبردار کرنا ہو جس کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو رہا ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا (تہذیب) امام کوئی غلطی کرے اور مقتدی سبحان اللہ کہہ دے تو کوئی حرج نہیں ہے اس واسطے کہ اس کا مقصد اصلاح نماز ہے امام بعد دو رکعتوں کے قعدہ نہ کرے اور تیسری رکعت کے واسطے اٹھ جائے تو مقتدی کو چاہیے کہ اس کے واسطے سبحان اللہ نہ کہے اس واسطے کہ امام جس وقت قیام کے نزدیک ہو جائے تو اسے پھر لوٹنا ناجائز ہے اس واسطے کہ سبحان اللہ کہے تو دونوں بھی بیفائدہ ہوگا (یہ بحر الرائق میں بدائع سے منقول ہے) اگر اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ لیکن

اگر تعلیم دینے کا قصد نہ ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی) ایک ہی بار لقمہ دینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ متعدد بار لقمہ دینا شرط نہیں۔ زیادہ درست قول یہی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں) غیر نماز پڑھنے والا کسی نمازی کو لقمہ دے اور وہ لقمہ قبول کرلے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (منیۃ المصلی) کوئی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں اپنے امام کو لقمہ دیتے وقت تلاوت کا قصد ہونا چاہیے اور درست یہ ہے کہ نیت اپنے امام کو لقمہ دینے ہی کی ہو نیت قراءت نہ ہو فقہاء کہتے ہیں یہ حکم اس وقت ہوگا جبکہ مقدار جواز نماز سے کم قرأت پر اٹکا۔ یا بعد قرأت اٹک جائے اور دوسری کسی آیت کو شروع نہ کرے لیکن بقدر جواز نماز پڑھ چکا ہو یا دوسری آیت شروع کرنے کے بعد لقمہ دیا گیا ہو تو لقمہ دینے والے کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور درست یہ ہے کہ کسی بھی حال میں لقمہ دینے والے کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ درست قول کے موافق اگر امام لقمہ قبول کرے تو اس کی بھی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (کافی) مقتدی کا فوری طور پر (بلا تاخیر) لقمہ دینا باعث کراہت ہے اس واسطے کہ شاید امام کو اسی وقت یاد آجائے۔ لہٰذا بغیر ضرورت قرأت مقتدی امام کے پیچھے لازم آئے گی (محیط سرخسی) امام کی سعی یہ ہو کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے کی حاجت نہ پیش آئے اس واسطے کہ اس شکل میں مقتدی کی قراءت کی ضرورت رہے گی اور قراءت مقتدی باعث کراہت ہے بلکہ امام بقدر جواز قرأت کر چکا ہو۔ تو اسے چاہیے کہ رکوع کرلے اور دوسری آیت کی جانب انتقال نہ کرے (کافی) وقوع حاجت کی شرح یہ ہے کہ پے در پے ایک ہی آیت کی تلاوت کرے یا چپ کھڑا رہے (نہایہ) امام اٹک جائے اور اسے ایسا شخص لقمہ دے جو نماز میں شریک نہ ہو اور اسی وقت امام کو بھی یاد آجائے لہٰذا امام اس کے لقمہ کو پورا ہونے سے قبل تلاوت شروع کر دے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر شروع نہ کر چکا ہو تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اب اس کے یاد آجانے کی نسبت لقمہ دینے کی طرف ہوگی۔ کوئی قریب البلوغ لڑکا لقمہ دے تو اس کا حکم بالغ کا سا ہوگا مقتدی اگر ایسے شخص سے جو شریک نماز نہ ہو اور سننے کے بعد اپنے امام کو لقمہ دیدے تو سب کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا اس واسطے کہ خارج نماز سے تلقین کی گئی ہے (یہ بحر الرائق میں قنیہ سے منقول ہے) کوئی شخص نماز میں کوئی بری خبر سنکر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے یا مسرت کی خبر سنکر الحمد للہ کہے اور اس سے جواب کا قصد کرے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر قصد جواب نہ ہو یا اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع مقصود ہو تو بالاتفاق نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی) اگر کوئی تعجب کی خبر سنکر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہے اور اس سے قصد جواب نہ ہو تو سب کے نزدیک نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر جواب کا قصد ہو تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ) اگر بچھو کے ڈنک مارنے پر بسم اللہ کہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) بعض عدم فساد کے قائل ہیں اس واسطے کہ اس کا شمار اس قسم کی گفتگو میں نہیں جس قسم کی گفتگو باہم لوگ کیا کرتے ہیں نصاب میں لکھا ہے کہ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (بحر الرائق) کوئی چاند دیکھنے کے بعد ربی وربک اللہ کہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ بیمار یا کسی اور مرض کے دفع کرنے کی خاطر قرآن کی کسی آیت کی تلاوت کی تو فقہاء کے نزدیک نماز کے فساد کا حکم ہوگا (ظہیریہ) بیمار شخص کھڑے ہونے یا جھکتے وقت مشقت اور تکلیف کی بناء پر بسم اللہ کہے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (معراج) صدر الشہید کی جامع صغیر میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص انا للہ وانا الیہ راجعون سے جواب کا قصد کرے تو سب کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ وہ اللھم صل علی محمد یا اللہ اکبر کہے اور قصد جواب نہ ہو تو بالاتفاق نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر قصد جواب ہو تو بعض کہتے ہیں کہ سب کے نزدیک نماز کا فساد کا حکم ہوگا۔ ظاہر قول یہی ہے کوئی شخص بحالت نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور یہ کسی دوسرے کے جواب میں نہ ہو تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ کوئی شخص آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنکر جواباً درود شریف پڑھے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ کوئی شخص "ما کان محمد ابا احد من رجالکم" کی تلاوت کرے اور بحالتِ نماز دوسرا شخص سنکر درود شریف پڑھے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی کوئی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس کے اندر شیطان کا ذکر ہو اور بحالتِ نماز دوسرا شخص سننے کے بعد لعنۃ اللہ کہے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ کوئی شخص باوازِ بلند کہے کہ حاجتوں کے پورا ہونے کے واسطے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرو اور مسبوق سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے (خلاصہ) اگر کوئی ایسا شعر ہو جو جوں کا توں قرآن شریف میں موجود ہو مثلاً شاعر کا یہ قول "ارءیت الذی یکذب بالدین فذالک الذی یدع الیتیم" یا مثلاً یہ قول شاعر "ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین" اور اس سے شعر ہی پڑھنے کا قصد ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط سرخسی) کسی شخص نے بحالتِ نماز کوئی خطبہ یا شعر تصنیف کر لیا ہو مگر زبان سے کچھ نہ کہے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا مگر ایسا کرنا برا ہے (منیۃ المصلی) فتاویٰ میں لکھا ہے کہ بحالتِ نماز کوئی حدیث، شعر، خطبہ یا کوئی مسئلہ یاد کیا جائے تو یہ باعثِ کراہت ہے مگر اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (سراج الوہاج) اگر کسی شخص کی زبان سے بحالتِ نماز لفظ "نعم" نکل جائے تو اگر گفتگو میں وہ یہ لفظ بولنے کا عادی ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اور اگر عادی نہ ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اس واسطے کہ اس صورت میں اسکا شمار قرآن میں ہوگا (محیط سرخسی) فارسی میں "آرے" کہنے کا حکم بھی "نعم" کا سا ہے اگر بطورِ عادت کے کہے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ ورنہ نماز فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) بحالتِ نماز اس قسم کی دعاء مانگی جس کا سوال کرنا بندوں کے لئے ناممکن ہو۔ (جیسے عافیت مغفرت یا رزق کی طلب) یا کہے "اللّٰھم ارزقنی الحج" یا کہے "اللّٰھم اغفر" تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اگر اس قسم کی دعاء ہو جس کا سوال کرنا بندوں سے ناممکن نہ ہو۔ جیسے کہے "اللّٰھم اطعمنی، اللّٰھم اقض دینی یا اللّٰھم زوجنی" تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا اور اللّٰھم ارزقنی فلانۃ کہے تو درست یہ ہے کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اس لفظ کا شمار انہی الفاظ میں ہے جو لوگوں کی بات چیت میں باہم استعمال ہوتے ہیں اگر کوئی شخص اللّٰھم اغفرلی و لوالدی کہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا اس واسطے کہ قرآن کریم میں یہ پایا جاتا ہے اگر کوئی شخص اللّٰھم اغفرلاخی کہے تو شیخ ابو الفضل بخاریؒ فرماتے ہیں نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور درست یہ ہے کہ نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ یہ بھی قرآن مجید کے اندر موجود ہے (محیط سرخسی) اللّٰھم اغفرلامی، اللّٰھم اغفر لعمی یا اللّٰھم اغفر لخالی یا اللّٰھم اغفرلزید کہے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (سراج الوہاج) امام اگر خوف دلانے والے یا راغب کرنے والے مضمون کی آیت تلاوت کرے اور مقتدی "صدق اللہ و بلغت رسلہ" کہے تو یہ برا ہے مگر اس کی وجہ سے فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں، ظہیریہ) نمازی جس وقت "یا ایھا الذین آمنوا" کی تلاوت کرے اور دوسرا نمازی لبیک یا سیدی کہے۔ اس طرح نہ کہنا اچھا ہے اور اگر کہے تو بعض فقہاء فرماتے ہیں اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی) درست قول یہی ہے (یہ فتاویٰ قاضی خاں کے قراءتِ قرآن کے سلسلہ کے مسائل میں ذکر کیا گیا ہے) حاجی بحالتِ نماز لبیک کہے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (خلاصہ) کوئی شخص ایام التشریق کے اندر اللہ اکبر کہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) نماز کے اندر کلماتِ اذان بقصدِ اذان کہے گئے تو امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص بحالتِ نماز اذان سنکر مؤذن کے کہنے کے موافق دہرانے لگے اگر جواب اذان کا قصد ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر جواب کا قصد نہ ہو تو فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا اور اگر کچھ نیت نہ کرے تب بھی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) نمازی کے قلب میں شیطان وسوسہ ڈالے وہ "لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کہے اگر یہ وسوسہ آخرت کے امور کے سلسلہ میں ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور دنیا

کے امور کے متعلق ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (تمرتاشی) کسی شخص کو اخیر نماز میں تشہد یاد نہ رہے۔ اس کے بعد یاد آئے اور وہ تشہد شروع کرے تشہد کا کچھ حصہ پڑھ کر پورا ہونے سے قبل سلام پھیر دے تو قول امام ابو یوسف کے موافق اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ قعدۂ اولیٰ دوسری مرتبہ بیٹھ کر تشہد پڑھنے کی بناء پر باطل ہو جائے گا۔ لہٰذا تشہد مکمل ہونے سے قبل سلام پھیر دے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ قعدۂ اولیٰ اس کے دوسری مرتبہ بیٹھ کر تشہد پڑھ لینے سے کامل طور پر باطل نہیں ہوگا۔ فقط اتنا ہی حصہ باطل ہوگا جتنی دیر وہ تشہد پڑھتا رہا ہوگا یا قطعاً باطل ہی نہ ہوا ہوگا۔ اس واسطے کہ مقام تشہد قعدہ ہے اور اس کو باطل کر دینے کی چنداں حاجت نہیں۔ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے اس بناء پر مشائخ کے درمیان اس مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے جس مسئلہ کے متعلق ائمہ سے کوئی روایت مروی نہ ہو جیسے سورۂ فاتحہ اور سورۃ کی تلاوت یاد نہ رہے اور رکوع میں چلا جائے بحالت رکوع یاد آئے اس کے بعد قرأت کے واسطے سیدھا کھڑا ہو جائے پھر شرمندہ ہو کر سجدہ میں چلا جائے رکوع کو نہ لوٹائے تو بعض کے نزدیک اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ قرأت کے لئے کھڑے ہوتے وقت رکوع اول باطل ہوگیا تھا پھر وہ رکوع نہ لوٹائے تو اس کی نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ بعض کے نزدیک کامل رکوع کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا یا کچھ حصہ بھی باطل نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ قرأت کی بناء پر رکوع باطل ہو رہا تھا۔ جب قرأت کی ہی نہیں تو گویا اس نے اس فعل کا ارتکاب ہی نہ کیا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) بحالت نماز زور سے رونے یا آہ آہ اوہ اوہ کرے اور اس کی وجہ حروف بن جائیں تو اگر یہ رونا ذکر جنت و دوزخ کی بناء پر ہو تو نماز کامل ہو جائے گی اور کسی درد یا مصیبت کی بناء پر ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر کثرت گناہ کی بناء پر یہ آہ آہ ہو تو نماز کے قطع ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ بحالت نماز اسقدر روئے کہ جس کی بناء پر بغیر آہ نکلے آنسو جاری ہو گئے ہوں تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ "انین" کا مطلب آہ آہ کرنا ہے اور تاوہ کا مطلب ہے اوہ اوہ کرنا۔ (تاتارخانیہ) اگر کوئی شخص آخ آخ کہے تو سب کے نزدیک نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور سنا نہ جا سکے تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا مگر باعث کراہت ہے۔ کیونکہ اس کا شمار گفتگو میں نہیں ہے (محیط سرخسی) کوئی شخص مقام سجدہ سے پھونک مار کر مٹی اڑائے تو اگر اس میں ایسی آواز نہ ہو جیسی سانس لینے کی ہوتی ہے تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا۔ مگر قصداً ایسا کرنا باعث کراہت ہے اور اگر پھونک مارنے کی بناء پر آواز پیدا ہو جائے کہ اس سے حروف ہجی بن جایا کرتے ہیں تو یہ بمنزلہ گفتگو کے ہے اور اس کی وجہ سے نماز کے قطع ہونے کا حکم ہوگا (خلاصہ) کوئی شخص کسی جانور کو "ہر" یا کسی گدھے کو "جر" کہہ کر ہٹائے تو نماز کے قطع ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اس طریقہ سے ہٹائے کہ حروف ہجی نہ بنتے ہوں تو نماز کے قطع ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ کوئی شخص بلی کو ایسے بلائے کہ حروف ہجی بن جائیں تو نماز کے قطع ہونے کا حکم ہوگا اور حروف ہجی نہ بنتے ہوں تو نماز کے قطع ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص بلی کو بھگائے اور حروف ہجی بن جائیں تو نماز کے قطع ہونے کا حکم ہوگا (ذخیرہ) کوئی شخص بلا عذر و مجبوری کھنکارے اور اس سے حروف بن جائیں تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا (تبیین) اگر حروف نہ بنیں تو سب کے نزدیک فساد نماز کا حکم نہ ہوگا مگر یہ باعث کراہت ہوگا۔ اگر کسی عذر و مجبوری کی بناء پر کھنکارے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ اس سے گریز ناممکن ہے ایسے ہی آہ آہ یا اوہ اوہ کسی عذر کی وجہ سے ہو جیسے بیمار ہے اور اسے اپنے اوپر قدرت نہیں اس کا حکم بھی ایسا ہی ہوگا اور اس کا شمار چھینک یا ڈکار کے حکم کے اندر ہو جائیگا اگر چھینک یا ڈکار آئے اور وہ گفتگو کا سا روپ دھارے تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا (محیط سرخسی) آواز صحیح یا اچھا کرنے کی خاطر اگر کوئی کھنکارے تو درست قول کے موافق فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے اگر امام کوئی غلطی اور اسے بتانے کی خاطر کھنکارے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ غایۃ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کا کھنکارنا دوسرے کو خبردار کرنے کی بناء

پڑھ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (تبیین) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قرآن میں دیکھکر قراءت کرنے سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ یہ دلیل دیتے ہیں کہ قرآن کریم اٹھانا۔ اس کی ورق گردانی، اس میں دیکھنا عمل کثیر میں داخل ہے اور نماز کی ادائگی اس کے بغیر ممکن ہے اس سے پتہ چلا کہ قرآن مجید اگر سامنے رحل کے اوپر رکھا ہو اور وہ اسے نہ اٹھائے اور نہ اس کی ورق گردانی کرے یا محراب میں لکھے ہوئے کو دیکھکر پڑھے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں کہ قرآن سے مدد لیکے تو سیکھنا کہتے ہیں جو نماز کے اعمال میں داخل نہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ قرآن کریم کو اٹھایا جائے بہر صورت فسادِ نماز کا حکم ہوگا درست قول یہی ہے (کافی) قرآن مجید یاد ہوتے ہوئے لکھی ہوئی آیات میں سے بلا قرآن مجید اٹھائے پڑھ لے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ نہ اس نے قرآن کریم کو اٹھایا اور نہ تلقین ہی حاصل کی۔ جامع صغیر اور مختصر کے اندر قرآن کریم سے دیکھکر پڑھنے کے بارے میں کم و زیادہ فرق نہیں کیا گیا۔ بعض مشائخ فرماتے ہیں اگر بقدر ایک آیت کے تلاوت کرے تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ اور اگر بقدر ایک آیت کے تلاوت نہ کرے تو فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ بعض فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کی مقدار قراءت کی ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا ورنہ فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (تبیین) بحالت نماز قرآن کریم کی لکھی ہوئی آیت دیکھکر سمجھ لے تب بھی) بغیر کسی اختلاف نماز درست ہوگی (نہایہ) جامع صغیر حسامی کے اندر ہے کہ بحالت نماز اگر کوئی فقہ کی کتاب دیکھے اور اسے سمجھ لے تو سب کے نزدیک نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا (تاتارخانیہ) محراب کے اوپر سوائے قرآن مجید کے کچھ اور لکھا ہوا ہو نماز پڑھنے والا دیکھکر غور و فکر کرکے اسے سمجھ لے تو قول امام ابو یوسفؒ کے موافق نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا ہمارے مشائخ اسی قول کو اختیار فرماتے ہیں۔ امام محمد مرحوم کے قول کے موافق نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ) درست قول یہ ہے کہ سب کے نزدیک اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (ہدایہ) درست قول کے مطابق قصداً سمجھنے والے اور بغیر قصد سمجھنے والے کے بیچ کوئی فرق نہ ہوگا (تبیین) بحالت نماز تورات، زبور، انجیل کے اندر کچھ پڑھ لے وہ اچھے طریقہ سے قرآن مجید پڑھ سکتا ہو یا نہ پڑھ سکتا ہو دونوں شکلوں میں اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

مفسدِ نماز افعال

دوسری قسم میں ان افعال کا ذکر ہے جو نماز کو فاسد کر دیتے ہیں۔ عمل کثیر مفسد نماز ہے اور عمل قلیل مفسد نماز نہیں (محیط سرخسی) قلیل و کثیر کے فرق کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں۔ اول یہ کہ وہ جو کام کہ دونوں ہاتھوں سے کیا جاتا ہو کثیر کہلائے گا چاہے وہ ایک ہی ہاتھ سے کیوں نہ کیا گیا ہو۔ جیسے عمامہ کا باندھنا، پاجامہ کا باندھنا، کرتہ کا پہننا۔ تیر کو کمان کے ذریعہ چھوڑنا۔ جس کام کو عادۃً کر لیا جاتا ہو وہ "قلیل" کہلائے گا چاہے اسے دونوں ہاتھوں سے کیا گیا ہو۔ جیسے کرتہ کا اتار لینا، پاجامہ کھول لینا، ٹوپی کا اوڑھنا، ٹوپی اتار لینا لگام کا اتارنا وغیرہ (تبیین) عادۃً جس کام کو ایک ہاتھ سے کرتے ہوں وہ اسی وقت قلیل رہے گا۔ جبکہ پے در پے نہ ہو (فتاویٰ قاضی خاں) قول دوم یہ کہ نماز پڑھنے والے کی رائے میں جو قلیل ہو وہ قلیل ہوگا۔ اور اس کی رائے جو کثیر ہو وہ کثیر ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے قول سے یہ قول زیادہ ملتا جلتا ہے۔ تیسرے یہ کہ ہر ایسا عمل جسے فاصلہ سے دیکھنے والا دیکھے تو اسے اس شخص کے نماز میں نہ ہونے کا یقین ہو جائے عمل کثیر کہلائے گا اور اس کی بناء پر نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر شبہ ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ زیادہ صحیح قول یہی ہے (تبیین) احسن قول یہی قرار دیا گیا ہے (محیط سرخسی) اکثر فقہاء اسی قول کو اختیار فرماتے ہیں (فتاویٰ قاضی خاں خلاصہ) تلوار گلے میں ڈال لے یا نکال لے اس سے نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی چادر اوڑھ لی جائے یا ہلکی چیز کو اٹھا لیا جائے جیسے ایک ہاتھ کے ذریعہ اٹھا لیا جاتا ہے یا کوئی بچہ یا کپڑا کاندھے پر اٹھا لیا ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر کوئی ایسی چیز اٹھائے جس کے اٹھانے میں اذیت ہوا کرتی ہے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔

(ظہیریہ) اگر قصداً یا بھولے سے کھا لے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) دانتوں میں کچھ لگا ہوا کھانا نگل لے چنے سے کم ہو تو فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ مگر کراہت سے خالی نہیں۔ اور اگر چنے جتنا ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا یہ سراج الوہاج میں فتاویٰ سے منقول ہے (تبیین، بدائع، شرح طحاوی) بقالی فرماتے ہیں زیادہ صحیح قول یہی ہے۔ جبر جنبی دانتوں سے خون نکلے اور نگل جائے اگر تھوک اس پر غالب ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (سراج الوہاج) نصاب میں لکھا ہے کہ کوئی شخص نماز کی ابتداء سے قبل کچھ کھا لے۔ اس کے بعد نماز کی ابتداء کرے اور منہ میں کھانے کی چیز کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہو اور اس باقی ماندہ کو کھا لیا ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ فتویٰ اسی قول پر دیا گیا ہے ایسے ہی دانتوں کے اندر اگر کوئی چیز لگی رہ گئی ہو اور وہ نماز ادا کر رہا ہو اور وہ اسے نگل لے تو خواہ چنے کے برابر کیوں نہ ہو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ یہی فرماتے ہیں (معراج) کسی شخص کے دانتوں سے خون نکلے اور اسے نگل جائے خون منہ بھر کر نہ ہو تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں، خلاصہ، محیط) کوئی شخص اگر خارج سے ایک تل ہی لیکر نگل جائے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ زیادہ صحیح قول یہی ہے۔ کوئی شخص میٹھی چیز نگلنے کے بعد داخل نماز ہو مگر اس کا مٹھاس منہ کے اندر موجود ہو اور وہ مٹھاس بھی نگل جائے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ کوئی شخص قند یا شکر منہ میں ڈال کر گرا دے نہ چبائے اور بحالتِ نماز اس کا مٹھاس حلق میں اتر جائے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط، سرخسی) مختار قول یہی ہے (ظہیریہ) گوند بہت سا چبایا گیا ہو تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (محیط، سرخسی) چھالیہ چبائی جائے اور وہ نہ ٹوٹے اگر زیادہ چبائی گئی تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ یہ عمل کثیر ہو جائے گا۔ اور کچھ حصہ ٹوٹ کر حلق میں داخل ہو گیا ہو چاہے تھوڑا ہو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر اسکو چبایا نہ ہو اور تھوک ہمراہ حلق میں چلا جائے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اولہ، قطرہ یا برف کا ٹکڑا اگر منہ میں چلا جائے اور وہ نگل لے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (سراج الوہاج) بحالتِ نماز چراغ کی بتی اگر اٹھا لے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) بحالتِ نماز اگر چراغ کی بتی کو رکھ دے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ اس کا شمار عمل قلیل میں ہے (یہ سراج الوہاج فتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے) اگر کسی کو منہ بھر کر قے ہوئی تو وضو جاتا رہے گا۔ مگر نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (یعنی بنا درست ہوگی) اگر قے منہ بھر کر نہ ہوئی تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور نہ نماز کے فساد کا حکم ہوگا کسی کو منہ بھر کر قے ہو اور وہ نگل جائے۔ حالانکہ اس کے اگل دینے پر قادر ہو تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اگر قے منہ بھر کر نہ ہوئی ہو تو قولِ امام ابو یوسفؒ کے موافق فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ اور امام محمدؒ کے قول کے مطابق فسادِ نماز کا حکم ہوگا۔ امام محمدؒ کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی قصداً قے کرے مگر منہ بھر کر نہ کرے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا اور منہ بھر کر ہوئی ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص بحالتِ نماز قبلہ کی جانب چلے اور وہ لاحق نہ ہو اور مسجد سے باہر نہ ہوا ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اگر میدان ہو تو جب تک صفوں سے باہر نہ نکلے نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (منیہ) قبلہ کی جانب پیٹھ کر دے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) بحالتِ نماز ایک صف کے بقدر کوئی چلے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایک ہی مرتبہ دو صفوں کے بقدر چلے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر ایک مرتبہ ایک صف کی مقدار چلے پھر کچھ رک کر ایک صف کے بقدر چلے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) ہاتھوں کے اٹھانے (رفع یدین) سے نماز میں فساد نہیں آتا اگر سواری کے گدے کو دونوں پیر پھیلا کر ہانکے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا اگر ایک پیر سے ہانکے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (خلاصہ) اگر ایک پاؤں کوئی شخص مسلسل ہلاتا رہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ دونوں پیر ہلائے تو

نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ یہ کہنے والے نے دونوں پیروں کے عمل کو ہاتھوں کے عمل کے اوپر اور پیر کے عمل کو ایک ہاتھ کے عمل کے اوپر قیاس کر لیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر کچھ دیر دونوں پیر ہلائے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا (محیط) اسی قول کو اوجہ (واولیٰ) کہا گیا ہے (بحر الرائق) بلا عذر اپنا سینہ قبلہ کی جانب سے پھیر دے تو فساد نماز کا حکم ہوگا ہاں اگر سینہ نہیں فقط منہ پھیرا ہے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (زاہدی) مگر یہ حکم اس شکل میں ہے جب کہ فوراً اپنا چہرہ قبلہ کی جانب پھیر لیا ہو (ذخیرہ) اگر جانور پر سوار ہو گیا تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ دونوں ہاتھوں کی مدد کے بغیر اس کام کا وقوع نہیں ہو سکتا۔ سواری سے اگر اتر جائے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضیخان) فتاویٰ فضلی میں لکھا ہے کہ اگر ایک شخص جنگل کے اندر نماز ادا کر رہا ہو اور اپنے قیام کے مقام سے سجدہ کی جگہ کے بقدر پیچھے ہٹ جائے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ ایسے ہی دائیں بائیں پیچھے مقدار سجود معتبر ہوگی۔ اسے حکم مسجد دیدیتے ہیں جس وقت تک اتنی جگہ سے آگے نہ بڑھا ہو خارج مسجد نہیں ہوگا اس باب میں فقط لکیر کھینچ کر لینا معتبر نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر کسی شخص نے اپنے اردگرد لکیر کھینچ لی وہ خارج لکیر نہ ہوگا۔ مگر مقدار سجود سے خارج ہو جائے گا۔ اور نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (محیط) صف کے بیچ میں کوئی جگہ خالی ہو اور اس میں کوئی شخص داخل ہو گیا ہو۔ نمازی جگہ کے کشادہ ہونے کی خاطر آگے بڑھ جائے تو اس کی نماز کے فاسد کا ہوگا۔ (اس قول پر فتویٰ نہیں دیا گیا) (خزانۃ الفتاویٰ، قنیہ) کوئی شخص نماز مغرب کی ابتداء گھر میں کرے اور کوئی شخص اس کے پیچھے آیا اور نماز نفل کی نیت باندھی۔ امام بھولے سے چوتھی رکعت پر کھڑا ہو گیا اور تیسری رکعت کے اوپر نہیں بیٹھا۔ مقتدی نے اس کا اتباع کیا تو فقہاء کہتے ہیں کہ امام و مقتدی دونوں کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان) بحالت نماز بچھو یا سانپ مار دینے سے نماز میں فساد نہیں آتا۔ خواہ ایک ہی ضرب میں مر جائے یا بہت سی ضربوں کے اندر۔ زیادہ ظاہر قول یہی ہے۔ مجمع النوازل میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی مقتدی کو یہ حادثہ پیش آگیا ہو۔ اور وہ اس کی جانب جوتا لیکر بھاگے خواہ امام سے آگے ہی کیوں نہ ہو جائے اس کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (خلاصہ) ہر طرح کے سانپ اسی حکم میں داخل ہیں درست قول یہی ہے (ہدایہ) بحالت نماز بچھو یا سانپ کو قتل کر دینا اس وقت جائز ہوگا جبکہ وہ اس کے آگے سے گذر رہا ہو اور ڈسنے کا خطرہ ہو۔ اگر ڈسنے کا خطرہ نہ ہو تو باعث کراہت ہے (محیط) کوئی شخص پے در پے پتھر پھینکتا ہو یا تیر مارتا ہے یا پے در پے بال اکھیڑ لیتا یا سرمہ آنکھوں میں لگا لیتا ہے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا (ظہیریہ) حجۃ میں لکھا ہے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر خوب زور سے ہوا میں پتھر پھینکے تو ایک ہی پتھر کے پھینکنے سے فساد نماز کا حکم ہوگا۔ (تاتارخانیہ) حضرت حسن رح سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص سواری پر نماز ادا کر رہا ہو اور وہ سواری کو تیز چلانے کی خاطر مارے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا بعض کہتے ہیں کہ اگر ایک یا دو مرتبہ ہی مارے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اگر ایک رکعت کے اندر پے در پے تین مرتبہ مارے تو فساد نماز کا حکم ہوگا (محیط) کوئی شخص کسی کو ایک ہاتھ یا کوڑے کے ذریعہ مارے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (منیۃ المصلی) پرنالے کے اوپر کنکر پھینکنے سے فساد نماز کا حکم نہیں ہوگا۔ مگر یہ باعث کراہت ہے (خلاصہ) ڈھیلے موزے نکال دینے سے فساد نماز کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی) موزے پہن لئے جائیں تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ کوئی شخص جانور کے لگام دے زین کس دے یا زین اتار دے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) تین کلمے لکھ دئے تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ اور تین سے کم لکھے ہوں تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا فتاویٰ میں لکھا ہے کہ مجمع النوازل کے اندر تین ہی کلموں کی تعداد لکھی ہوئی ہے (خلاصہ) اگر ہوا یا بدن پر کچھ تحریر کرے مگر وہ ظاہر نہ ہوتا ہو تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا۔ خواہ بہت ہی کیوں نہ ہو (سراج الوہاج) دروازہ بند کرے تو فساد نماز کا حکم نہ ہوگا اور دروازہ کھول دے تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) ایک عورت نماز ادا کر رہی ہو اور بچہ آ کر پستان چوس لے اگر دودھ نکل آئے تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ اور اگر نہ نکلا تو فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ دودھ نکلنے پر دودھ کا پلانا ثابت ہو جائے گا۔ اور بلا دودھ نکلے دودھ پلانا ثابت نہ ہوگا (محیط سرخسی) بچہ اگر تین بار چوسے تو بلا دودھ نکلے بھی عورت کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں، خلاصہ) کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اس کا شوہر اس کی رانوں میں مجامعت کرے تو فساد نماز کا حکم ہوگا۔ خواہ کسی طرح کی رطوبت خارج نہ ہو۔ ایسے ہی اگر شہوت کے ساتھ یا بلا شہوت کے عورت کا بوسہ لیلے یا شہوت کے ساتھ چھولے تو عورت کی نماز

کے فساد کا حکم ہوگا۔ لیکن عورت نمازی مرد کا بوسہ لیلے اور اسے شہوت نہ ہوئی ہو تو مرد کی نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا جس شخص نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دیدی ہو اگر بحالتِ نماز شہوت کے ساتھ اس کی فرج (شرمگاہ) دیکھ لے تو طلاق سے رجوع ثابت ہو جائیگا اور ایک روایت کے مطابق اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ مختار قول یہی ہے (خلاصہ) بحالت نماز سر یا ڈاڑھی پر تیل مل لے یا عرق گلاب ڈال لے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حکم اس شکل میں ہے جبکہ شیشی لیکر سر کے اوپر تیل ڈالا ہو۔ تیل اگر ہاتھ میں ہو اور وہ اپنی ڈاڑھی یا سر کے اوپر مسح کرلے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) ڈاڑھی میں کنگھی کرنے سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا (محیط سرخسی) ایک رکن کے اندر تین مرتبہ کھجائے تو نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ یہ حکم اس شکل میں ہے کہ ہر مرتبہ اپنا ہاتھ اٹھایا ہو۔ اگر ہر مرتبہ ہاتھ نہ اٹھایا ہو تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ نماز کے اندر ایک مرتبہ کھجانا باعثِ کراہت ہے (خلاصہ) کوئی شخص سجدہ کے مقام سے گذر جائے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور گذرنے والا گناہ کا مرتکب ہوگا۔ اس مسئلہ میں فقہاء نے کافی بحث وگفتگو کی ہے نمازی کے (آگے سے) کس مقام تک گذرنا باعثِ کراہت ہے زیادہ صحیح یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے پیروں سے سجدہ کے مقام تک گذرنا باعثِ کراہت ہے۔ (تبیین) ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بحالتِ نماز مقام سجدہ پر نگاہ جمائے ہوئے ہو۔ اور گذرنے والے پر اس کی نگاہ نہ جائے تو باعثِ کراہت نہیں۔ درست (قول) یہی ہے (خلاصہ) زیادہ صحیح قول یہی ہے۔ (بدائع) یہ قول صواب (صحت) سے زیادہ نزدیک ہے (نہایہ) یہ حکم جنگل کا ہوگا۔ اگر مسجد کے اندر ہو اور نمازی وگذرنے والے کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہوگئی ہو جیسے مرد یا کوئی ستون وغیرہ تو باعثِ کراہت نہیں۔ اور اگر اس کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو اور عظیم وسیع ہو تو ہر مقام سے گذرنا باعثِ کراہت ہے بڑی مسجد کا حکم جنگل کا سا ہے (کافی) کوئی شخص دوکان پر نماز پڑھ رہا ہو اور گذرنے والے کے اعضاء نماز کے مقابل آگئے ہوں تو یہ باعثِ کراہت ہے اور مقابل نہ آئے ہوں تو باعثِ کراہت نہیں ہے (محیط سرخسی) دو آدمی اگر برابر سے گذر رہے ہوں تو نمازی کے نزدیک سے گذرنے والے کے واسطے کراہت ہوگی۔ (سراج الوہاج) فقہاء فرماتے ہیں کہ کوئی سوار شخص نمازی کے سامنے سے جانا چاہتا ہو تو اس کے واسطے یہ حیلہ ہوگا۔ کہ وہ اپنی سواری کی اوٹ میں ہو کر گذرے تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ جانور کی اوٹ ہوگئی (نہایہ) دو شخصوں کو گذرنا ہو تو ایک شخص نمازی کے سامنے کھڑا ہو جانا چاہیے اور دوسرا شخص اس کی اوٹ میں ہو کر گذرے اس کے بعد پہلے شخص کو بھی کرنا چاہیے اس طریقہ سے دونوں آدمی گذر جائیں (قنیہ) جو آدمی جنگل میں نماز پڑھ رہا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے سترہ کھڑا کرلے جو ایک ہاتھ لمبا اور انگلی کے برابر موٹا ہو اسے اپنے دائیں یا بائیں بھووں کے سامنے رکھنا چاہیے دائیں بھووں کے سامنے رکھنا افضل ہوگا۔ (تبیین) لکڑی کا گاڑنا دشوار ہو تو زمین پر رکھدینی چاہیے (کافی) ایک جماعت جس کے اندر قاضی خاں بھی شریک ہیں اس نے شرح جامع صغیر میں اسی قسم کی تصحیح کی ہے (بحر الرائق) زیادہ صحیح (قول) یہی ہے (خلاصہ) قنیہ میں لکھا ہے کہ مختار قول یہی ہے (شرح ابو المکارم) سترہ لمبائی میں اپنے آگے رکھنا چاہیے چوڑائی میں نہ رکھنا چاہیے (تبیین) اگر نمازی لکڑی یا گاڑنے سامنے رکھنے کے لئے کوئی چیز نہ رکھتا ہو تو عامہ مشائخ کے مذہب کے مطابق سے خط نہ کھینچنا چاہیے امام محمدؒ سے ایک روایت میں مروی ہے ہمارے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ اسے خط کھینچنا چاہیے امام محمدؒ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے کہ خط کھینچنے کو درست سمجھنے والے فقہاء کی خط کے بارے میں مختلف رائیں ہیں بعض کہتے ہیں کہ لمبائی میں خط کھینچنا چاہیے اور بعض فرماتے ہیں کہ بشکل محراب خط کھینچا جائے (محیط) آگے سے گذرنے کا ڈر نہ ہو اور راستہ کی جانب منھ نہ ہو اس صورت میں اگر سترہ نہ کھڑا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں (تبیین) امام کے آگے جو سترہ ہوگا وہی ساری جماعت کا سترہ قرار دیا جائے گا۔ اگر نمازی کے آگے سترہ نہ ہو اور اس کے آگے سے کوئی آدمی گذرے یا سترہ تو ہو مگر نمازی اور سترہ کے بیچ سے کوئی آدمی گذرنا چاہتا ہو تو اسے اشارہ یا سبحان اللہ کہہ کر روک دینا چاہیے (ہدایہ) فقہاء فرماتے ہیں مردوں کے واسطے یہ حکم ہوگا۔ اور عورتوں کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا حکم ہے۔ ڈھنگ اس کا یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت کو بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر مارا جائے (یہ بحر الرائق میں غایہ سے نقل کیا گیا ہے) اشارہ اور تسبیح دونوں کو اکٹھا کرنا باعث

کراہت ہے سر آنکھ یا اس کے سوا کسی دوسرے عضو سے اشارہ کردینا چاہیے (کافی) نماز کے اندر رکوع یا سجدہ زائد ہوجائے تو روایت کے ظاہر کے موافق فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا ایسے ہی اگر دو سجدے یا اس سے زائد کرلئے تب بھی فسادِ نماز کا حکم نہ ہوگا یہی حکم دو رکوع یا اس سے زائد کرلینے کی شکل میں ہے۔ کوئی شخص نماز پوری ہونے سے قبل پوری ایک رکعت کا اضافہ کردے تو اس کی نماز کے فساد کا حکم ہوگا۔ امام رکوع اور ایک سجدہ کرکے سجدہ سے سر اٹھایا تھا کہ ایک اور شخص نے آکر اس کے ہمراہ نماز میں شرکت کرلی اُس شخص نے رکوع اور دو سجدہ کرلئے تو اس کی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ اس نے پوری ایک رکعت کا اضافہ کردیا یعنی رکوع اور سجدے۔ اور اس سے نماز میں فساد آجاتا ہے (محیط) کوئی شخص نماز ظہر پڑھ رہا ہو اور وہ نئے سرے سے اللہ اکبر کہہ کر نماز عصر یا نماز نفل شروع کردے تو اس کی پہلی نماز کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ یا اگر صاحب ترتیب ہو اور وہ عصر کی نیت کرے یا صاحب ترتیب نہ ہو جیسے متعدد نمازوں کے فوت ہوجانے یا تنگیٔ وقت کی جا پر ترتیب ساقط ہوجائے تو وہ بھی نمازِ اول سے خارج ہوجائیگا اگر نماز نفل پڑھ رہا ہو اور وہ فرض شروع کردے یا نماز جمعہ پڑھتے پڑھتے ظہر شروع کردے۔ یا ظہر پڑھتے پڑھتے جمعہ شروع کردے تو وہ جو نماز پڑھ رہا تھا اس سے خارج ہوجائے گا۔ (تبیین) کوئی شخص ظہر کی ایک رکعت پڑھ کر پھر نئے سرے سے اللہ اکبر کہنے کے بعد ہی نماز ظہر پڑھنی چاہتا ہو تو جس قدر نماز اس نے ادا کرلی ہوگی اس کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ اور یہ رکعت نماز میں محسوب ہوگی حتیٰ کہ اگر باقی ماندہ نماز میں اول رکعت کے اعتبار سے قعدۂ اخیرہ ہونا چاہیے تھا اور وہ نہ بیٹھے تو نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (بحر الرائق) یہ حکم اس وقت قائم ہوگا جبکہ دل سے قصد ہو اور زبان سے بھی کہہ دے کہ میری نیت نماز ظہر پڑھنے کی ہے تو اس نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور یہ رکعت محسوب نہ ہوگی (کافی) کوئی شخص اکیلا نماز شروع کردے اس کے بعد کوئی شخص آکر اس کی اقتداء کرے امام اس کے خیال سے پھر نماز شروع کرے تو دوسری مرتبہ نماز کے آغاز کا اعتبار نہ ہوگا پہلی مرتبہ کے آغاز کا اعتبار ہوگا اگر شریک ہونے والی عورت ہو تو دوسری مرتبہ شروع کرنا درست شمار ہوگا۔ (نہایہ) کوئی شخص نماز ظہر شروع کرے اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر نیت اقتداء کرلے۔ تو اول نماز کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ مکان میں نماز ظہر ادا کی پھر با جماعت پڑھ لی تو پہلی نماز کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (کافی) چار رکعتیں ظہر کی پڑھ لیں۔ بعد سلام کے بھول کی بنا پر ایک سجدہ ترک ہوجانا یاد آگیا اور وہ کھڑے ہوکر چار رکعتیں نئے سرے سے ادا کرے تو نماز ظہر کے فاسد ہونیکا حکم ہوگا اس واسطے کہ دوسری مرتبہ نماز ظہر میں داخلہ کی نیت بیکار تھا اس نے ایک رکعت ادا کی کہ نماز فرض کی فراغت سے قبل فرض و نفل کو خلط ملط کردیا (بحر الرائق) خلاصہ) کوئی شخص مغرب کی دو رکعتوں کو پڑھ کر تشہد کی مقدار بیٹھ جائے اور یہ گمان کرے کہ تین رکعتیں پوری ہوچکی ہیں سلام پھیر دے اس کے بعد کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہہ کر مغرب کی سنتوں کو ادا کرنے کی نیت کرے تو اس کے سنتوں کے ایک سجدہ کرلینے پر نماز مغرب کے فساد کا حکم ہوگا۔ اس واسطے کہ وہ نماز فرض کی سے قبل نفل میں داخل ہوا۔ نماز مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے پھر نماز کا پورا نہ ہونا یاد آئے اور یہ سوچ کر کہ نماز مغرب فاسد ہوچکی ہے کھڑے ہوکر نماز مغرب کے واسطے اللہ اکبر کہنے کے بعد پھر نیت باندھ لے اور تین رکعتیں ادا کرے تو اگر ایک رکعت پڑھنے کے بعد بقدر تشہد بیٹھ گیا ہو تو مغرب کی نماز اول درست ہوجائے گی اور نہ بیٹھے تو نماز اول درست نہ ہوگی کوئی شخص نماز مغرب شروع کرے اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد اسے شروع کی تکبیر کہنے کا خیال آئے پھر نئے سرے سے نماز شروع کرے اور تین پڑھ لے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی کتاب رزین میں لکھا ہے یہ حکم اس وقت پر ہوگا جب کہ وہ ایک رکعت کے بعد قعدہ نہ کرے اس واسطے کہ اس سے قعدۂ اخیرہ ترک ہوگیا اور فرض کے مکمل ہونے سے قبل وہ نفل میں داخل ہوگیا (خلاصہ)

فصل دوم۔ بحالتِ نماز مکروہ و غیر مکروہ چیزیں

نمازی کے لئے باعثِ کراہت ہے کہ وہ اپنے کپڑے داڑھی بدن سے کھیلے یا سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے پیچھے کی جانب سے کپڑا اٹھائے۔ (معراج الدرایہ) اگر کپڑے کو بحالت رکوع نہ لپٹنے کے خیال سے جھٹک دے تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ نماز سے فراغت

کے بعد یا قبل پیشانی سے مٹی جھاڑنے اگر نماز میں اس مٹی سے کوئی خلل واقع ہوتا ہو تو جھاڑنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر خلل واقع نہ ہوتا ہو تو نماز کے بیچ میں باعثِ کراہت ہے اور تشہد وسلام سے قبل باعثِ کراہت نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اس کا ترک کر دینا افضل ہوگا۔ (محیط سرخسی) بحالتِ نماز پیشانی سے پسینہ پونچھا تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) بحالتِ نماز جو کام فائدہ مند ہو اس کے کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھنے کا ثبوت ہے اور آپؐ جب قیام فرماتے تو دائیں و بائیں جانب سے کپڑا جھاڑ لیتے تھے۔ جو کام فائدہ مند ہو وہ بحالتِ نماز مکروہ ہوگا۔ (خلاصہ، نہایہ) بحالتِ نماز اگر ناک سے رینٹ نکلا تو بنسبت زمین پر چھینکنے کے اس کو پونچھ دینا افضل و اولیٰ ہوگا۔ (قنیہ) بحالتِ نماز سبحان ربی الاعلیٰ یا آیات کا گننا باعثِ کراہت ہے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اس کے اندر کوئی حرج نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اختلاف فقط فرائض کے بارے میں ہے نوافل میں سب کے نزدیک درست ہے بعض کہتے ہیں نوافل کے بارے میں اختلاف ہے اور فرائض کے اندر سب کے نزدیک درست نہیں۔ زیادہ ظاہر قول یہ ہے کہ سب کے بارے میں اختلاف ہے (تبیین) کسی شخص کو اگر شمار کرنے کی حاجت پیش آئے تو اشارہ سے گننا چاہیے ظاہراً نہ شمار کرے۔ جس شخص کو ایسی مجبوری رہا ہو اسے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے قول پر عمل کرنا چاہیے (نہایہ) فقہاء کہتے ہیں کہ انگلیوں سروں کے ذریعہ اشارہ باعثِ کراہت نہیں (فتاویٰ قاضی خاں) خارج نماز تسبیح شمار کرنے کے بارے میں اختلاف ہے مستصفیٰ میں لکھا ہے کہ درست قول کے موافق خارج نماز تسبیح شمار کرنا باعثِ کراہت نہیں۔ (تبیین) سورتوں کا شمار کرنا باعثِ کراہت ہے کیونکہ یہ اعمال نماز میں داخل نہیں (ہدایہ) کنکریوں کا ہٹا دینا باعثِ کراہت ہے لیکن اگر ان کے ہوتے ہوئے سجدہ نہ ہو سکتا ہو تو ایک یا دو مرتبہ صاف کر لینے میں کراہت نہیں۔ اور روایت کے ظاہر کے مطابق ایک مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔ (قنیہ) میرے نزدیک اس کا ترک کر دینا اچھا ہے (خلاصہ) بحالتِ نماز انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر چٹخانا باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خاں) انگلیوں کا چٹخانا یہ کہلاتا ہے کہ انگلیوں کو دبا کر کھینچا جائے تاکہ ان میں آواز پیدا ہو۔ خارج نماز بھی انگلیوں کا چٹخانا اکثر لوگوں کے نزدیک باعثِ کراہت ہے (زاہدی) بالوں کا اگر جوڑا باندھا گیا یعنی سر کے کچھ بالوں کو یکجا کر کے کسی ایسی چیز کے ذریعہ باندھ دیا جائے کہ وہ کھل نہ سکیں تو یہ باعثِ کراہت ہے (تبیین) اس سلسلہ میں فقہاء کے مختلف قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سر کے درمیانی حصہ میں بال یکجا کر کے باندھ دیئے۔ بعض کہتے ہیں کہ سر کے اردگرد عورتوں کی طرح بالوں کو لپیٹ لیا ہو۔ بعض کہتے ہیں سر کی پچھلی جانب بالوں کو یکجا کر کے کسی دھاگے یا دھجی کے ذریعہ باندھ لئے ہوں، ان تینوں صورتوں میں کراہت ہے (یہ بحر الرائق میں غایۃ البیان سے منقول ہے) بحالتِ نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خاں) خارج نماز بھی کوکھ پر ہاتھ رکھنا باعثِ کراہت ہے۔ دائیں یا بائیں جانب اس قدر گھومنا کہ چہرہ کا کچھ حصہ قبلہ رخ نہ رہے باعثِ کراہت ہے فقط کنکھیوں سے دیکھ لینا جس کے اندر چہرہ قبلہ رخ ہی رہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں) آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا باعثِ کراہت ہے (تبیین) اقعاء یا دونوں سجدوں کے بیچ میں کتے کی طرح بیٹھنا باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خاں) کتے کی طرح بیٹھنا یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر رکھ لئے جائیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر لیا جائے۔ (تشریح) درست قول یہی ہے (ہدایہ) زیادہ صحیح قول یہی ہے (کافی، نہایہ، مبسوط) بعض کہتے ہیں اقعاء کے معنی اپنی ایڑیوں پر بیٹھنے کے ہیں بعض کہتے ہیں اقعاء انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنے کا نام ہے بعض کہتے ہیں گھٹنے سینہ سے لگا لینا اور بعض کہتے ہیں گھٹنوں کو سینہ سے لگا کر دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا دینا یہ کتے کے بیٹھنے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے یہ تمام صورتیں سبب کراہت ہیں (زاہدی) ہاتھ کے ذریعہ سلام کا جواب اور بغیر عذر چار زانو بیٹھ جانا باعثِ کراہت ہے (تبیین) دونوں ہاتھوں کا زمین پر بچھا دینا اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کا بلند کرنا اور انگڑائی کا لینا باعثِ کراہت ہے (منیۃ المصلی) سدل ثوب کپڑے کا لٹکانا اسے کہتے ہیں کہ سر یا دونوں شانوں پر کپڑا ڈال کر اس کے کناروں کو ادھر ادھر چھوڑ دیا جائے قبا دونوں شانوں پر ڈال کر اپنے ہاتھ اس میں ڈالنا بھی سدل میں شمار ہوتا ہے قبا کے نیچے چاہے قمیص ہو یا نہ ہو حکم یکساں ہے (نہایہ) خلاصہ اور نصاب میں لکھا ہے کہ جو شخص پاجامہ پہن رہا ہو اور اس نے اپنے ہاتھ آستینوں میں داخل نہ کیے ہوں تو متاخرین کی دائیں اس میں مختلف ہیں مختار قول یہ ہے کہ ایسا کرنا باعثِ کراہت نہیں (معراج) فقہاء کہتے

ہیں کہ جس کا قبا پہن کر نماز پڑھنے کا ارادہ ہو اسے دونوں ہاتھ آستینوں میں داخل کر کے پٹکا باندھ لینا چاہیے تاکہ سدل نہ ہو سکے (فتاویٰ قاضیخان) خارج نماز سدل کے بارے میں فقہاء کی رائیں مختلف ہیں (حلیہ) قنیہ باب الکراہت میں درست قول کے مطابق اسے غیر مکروہ لکھا ہے (بحرالرائق) کسی کے پاس عمامہ ہو اور وہ سستی یا وہ نماز کو اہم نہ سمجھتے ہوئے برہنہ سر نماز پڑھے تو یہ باعثِ کراہت ہے اگر اظہار عاجزی و خشوع کی بناء پر برہنہ سر نماز ادا کرے تو باعثِ کراہت نہیں بلکہ اچھا ہے (ذخیرہ) کرتہ ہونے کے باوجود فقط پائجامہ پہنکر نماز ادا کرنا باعثِ کراہت ہے (خلاصہ) فتاویٰ عتابیہ میں لکھا ہے کہ برنس پہنکر کوئی شخص نماز پڑھے تو یہ باعثِ کراہت ہے لڑائی کے دوران اس کا پہننا باعثِ کراہت نہیں (تاتارخانیہ) آستینیں کہنیوں تک چڑھا کر نماز کا ادا کرنا باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خاں) ایسے کپڑے کا پہننا جو جسم پر سر سے پیر تک جھول کے انداز کا ہو اور کوئی سائڈ ایسی ابھری ہوئی نہ ہو کہ جس کر ہاتھ دکھائی دے جائیں باعثِ کراہت ہے (تبیین) کپڑے کا داہنی بغل کے نیچے سے لیکر اس کے دونوں کناروں کو شانہ پر ڈالنا باعثِ کراہت ہے اس طریقہ سے عمامہ باندھنا کہ بیچ میں سے سر کھلا رہا ہو باعثِ کراہت ہے (تبیین) امام ابو الجی کہتے ہیں اس انداز سے عمامہ باندھنا خارج نماز بھی مکروہ ہوگا (بحرالرائق) مبتذل (میلے کچیلے) حقیر کپڑے پہنکر نماز ادا کرنا سبب کراہت ہے (معراج الدرایہ) ناک و منہ ڈھانپ لینا اور بحالتِ نماز جمائی باعثِ کراہت. بحد امکان جمائی کو روکنا چاہیے اگر روکے سے نہ رکے تو اسے چاہیے کہ اپنے منہ کے اوپر ہاتھ یا آستین ضرور رکھ لے. (تبیین) جمائی آتے ہوئے منہ کا بند نہ کرنا باعثِ کراہت ہے (خزانۃ الفقہ) منہ پر ہاتھ کی پشت رکھ لینی چاہیے (یہ بحرالرائق میں مختار النوازل سے نقل کیا گیا ہے) بحالتِ قیام اگر جمائی آجائے تو داہنا ہاتھ اور بحالتِ قیام نہ آئی ہو تو بائیں ہاتھ کو منہ پر رکھ لینا چاہیے (زاہدی) انگڑائی اور بحالتِ نماز آنکھیں بند کرنا باعثِ کراہت ہے پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کے وقت دخول نماز باعثِ کراہت ہے اگر اس حاجت کی بناء پر نماز میں خلل پیدا ہو رہا ہو تو نماز قطع کر دینی چاہیے اسی طرح یہ حکم بھی ہے کہ اگر وہ اسی طریقہ سے نماز ادا کر رہا تو درست ہے مگر اس نے اچھا نہیں کیا. اگر وقت اس قدر تنگ ہو جائے کہ وضو کریگا تو تمام ختم ہو جائیگا تو وہ اسی طرح سے نماز پڑھ رہا ہے وجہ یہ ہے کہ بکراہت ادائگی نماز قطعی طور پر قضا کر دینے سے اولیٰ و افضل ہے بحالتِ نماز آستین یا پنکھے کے ذریعہ خود کو ہوا کرنا باعث کراہت ہے جس وقت تک زیادہ نہ ہو نماز کے فساد کا حکم نہیں ہوگا. (تبیین) بحالتِ نماز ارادۃً کھانسنا اور کھنکارنا باعثِ کراہت ہے. اگر کوئی مجبوری ہو تو سبب کراہت نہیں. (زاہدی) بحالتِ نماز تھوکنا اور اسی طریقہ سے رکوع و سجدہ اطمینان و سکون کے ساتھ ادا نہ کرنا یعنی بحالتِ رکوع و سجدہ پشت نہ ٹھہرے باعثِ کراہت ہے (محیط) ایسے ہی بحالتِ قومہ جو رکوع و سجدہ کے بیچ میں ہوا کرتا ہے اور بحالتِ جلسہ جو دونوں سجدوں کے بیچ میں ہوا کرتا ہے اطمینان و سکون کا چھوڑ دینا باعثِ کراہت ہے (شرح منیۃ المصلی مصنفہ ابن امیر الحاج) تنہا نماز پڑھنے والے کے واسطے صفوفِ جماعت میں کھڑا ہونا کراہت کا سبب ہے اسواسطے کہ قیام و قعود وہ ان کے خلاف کریگا. اگر صفوفِ جماعت میں کچھ جگہ موجود ہو تو مقتدی کا اکیلے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا باعثِ کراہت ہے اور صفوف میں جگہ نہ مل سکے تو محمد ابن شجاع اور حسن ابن زیاد امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اس شکل میں اس کا تنہا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہیں. جماعت میں کسی شخص کو اپنی جانب کھینچکر اس کے ہمراہ کھڑا ہونا اولیٰ و افضل ہے (محیط) اس شخص کا مسئلہ سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی نماز فاسد نہ کر بیٹھے (خزانۃ الفتاویٰ) حاوی میں لکھا ہے کہ نماز پڑھنے والے کے پیچھے قبریں ہوں تو باعثِ کراہت نہیں اس واسطے کہ اگر نمازی اور قبر کے بیچ میں اتنی دوری ہو جتنی دوری پر کسی آدمی کے گذرنے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی تو اسی طریقہ سے یہاں بھی مکروہ نہ ہوگی. بحالتِ نماز اگر سامنے، اوپر، دائیں، بائیں یا نماز پڑھنے والے کے کپڑے پر تصویریں ہوں تو باعثِ کراہت ہے. فرش پر تصویروں کے بارے میں دو رائیں ہیں درست یہ ہے کہ سجدہ تصویر کے اوپر نہ کرتا ہو تو باعثِ کراہت نہیں. یہ حکم اس وقت ہوگا جب تصویر اسقدر بڑی ہو کہ دیکھنے والا اسے بے تکلف دیکھ سکے (فتاویٰ قاضیخان) اگر تصویر اتنی چھوٹی سی ہو کہ دیکھنے والا اس کو بے تامل نہ دیکھ سکے تو نماز میں کراہت نہ آئیگی اگر تصویر کا سر غائب ہو تو پھر کوئی حرج نہیں. سر کا کٹنا (غائب ہونا) اس کا نام ہے کہ سر کو دھاگہ میں اس طریقہ سے چھپا دیا جائے کہ معمولی سا اثر (نشان) باقی رہ جائے یا سر اور جسم کے بیچ میں دھاگہ ڈالنے کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اس واسطے کہ بعض پرندوں کی گردن میں بھی تو طوق ہوا کرتا ہے سب سے بڑھ کر مکروہ یہ صورت ہے کہ نمازی کے سامنے تصویریں موجود ہوں پھر اس سے کم کراہت اس میں ہے کہ تصویریں سر پر ہوں اس کے بعد داہنی سائڈ اور پھر بائیں سائڈ کا درجہ ہے پھر ان سب سے کم کراہت کا درجہ یہ ہے کہ تصویریں پیچھے ہوں (کافی) نمازی کے آگے اگر با تصویر تکیہ کھڑا رکھا ہوا ہو تو نماز میں کراہت آئیگی اور تکیہ زمین پر پڑا ہو تو نماز میں کراہت نہ آئیگی (تاتارخانیہ) غیر ذی روح کی تصویروں میں کسی قسم کی کراہت نہیں (نہایہ) فرائض میں بار بار ایک سورۃ کی تلاوت باعثِ کراہت ہے نماز نفل کے اندر کوئی مضائقہ نہیں (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص اگر بار بار ایک آیت کی تلاوت کرے اور نماز نفل اکیلا پڑھ رہا ہو تو کراہت نہیں. اور فرض ادا کر رہا ہو تو بحالتِ اختیار کراہت

ہے اور بحالتِ عذر و سہو کوئی مضائقہ نہیں۔ (محیط) نمازِ جمعہ کے اندر ایسی سورۃ کی تلاوت جس کے اندر سجدہ ہو باعثِ کراہت ہے اور ایسے ہی تمام سری نمازوں میں جن کے اندر قرأت جہر کے ساتھ (بآواز بلند) نہیں ہوتی سجدہ والی سورۃ کی تلاوت باعثِ کراہت ہے (یہ خلاصہ کی سولہویں فصل ذکر سجدہ سہو میں لکھا ہوا ہے) سجدہ کرنے وقت گھٹنوں سے قبل ہاتھ رکھنے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھوں سے قبل گھٹنے اٹھانے مکروہ ہیں مگر کسی عذر کی وجہ سے یہ صورت ہو تو باعثِ کراہت نہیں (منیۃ المصلی) امام سے قبل مقتدی رکوع یا سجدہ میں جائے یا امام سے قبل سر اٹھائے تو یہ باعثِ کراہت ہے (محیط سرخسی) بسم اللہ اور آمین جہر کے ساتھ پڑھنا۔ بحالتِ رکوع قرأت مکمل کرنا۔ منتقلیہ حالت کے اذکار کو بعد انتقال پڑھنا۔ فرائض کے اندر بغیر کسی عذر کے لاٹھی پر ٹیک لگانا باعثِ کراہت ہے زیادہ صحیح قول کے موافق نمازِ نفل میں کراہت نہ ہوگی۔ (زاہدی) بچہ کو لئے نماز پڑھنا بکراہت درست ہے لیکن اگر کوئی نگہبان اور اس کی خبر رکھنے والا نہ ہو اور بچہ رو (کھیل) رہا ہو تو باعثِ کراہت نہیں (محیط سرخسی) بحالتِ نماز کرتہ یا ٹوپی اتارنے یا ان کے پہننے اور عمل قلیل کے ساتھ موزے نکالنے میں کراہت ہے (محیط) کوئی شخص عمامہ سر سے اتارے اور زمین پر رکھدے یا زمین سے اٹھائے اور سر پر رکھ لے تو نماز کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ مگر کراہت (ضرور) ہوگی (سراج الوہاج) کوئی شخص پگڑی کے پیچ کے اوپر سجدہ کرے تو باعثِ کراہت ہے (ذخیرہ) مکروہ اس وقت ہوگی جبکہ زمین کی سختی کا احساس ہوتا ہو۔ اور اگر زمین کی سختی کا احساس نہ ہوتا تو نماز درست نہ ہوگی۔ (برجندی) کوئی شخص آستین بچھا کر سجدہ کرلے تو اگر آستین بچھانا منہ پر مٹی نہ لگنے کی بنا پر ہو تو نماز کراہت سے خالی نہ ہوگی اور اگر آستین عمامہ اور کپڑے خاک آلودہ نہ ہونے کی وجہ سے بچھائی ہو تو نماز کراہت سے خالی ہوگی۔ (بحر الرائق) کوئی شخص زمین پر نماز ادا کر رہا ہو لیکن اس کے آگے ایک کپڑا ڈال دیں جس کے اوپر وہ سجدہ کرلیتا ہو تاکہ زمین کی حرارت سے محفوظ رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں (ظہیریہ) بحالت سجدہ پیروں کا ڈھکنا مکروہ۔ (خلاصہ) کوئی شخص تنہا نمازِ نفل پڑھ رہا ہو تو اس کے واسطے آیتِ رحمت پڑھتے دعاء رحمت کرنے اور آیت جہنم پڑھتے وقت پناہ مانگنے و دعائے مغفرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرائض میں ایسا کرنا باعثِ کراہت ہے امام و مقتدی دونوں کے واسطے نماز فرض و نفل میں کراہت ہے (منیۃ المصلی) گاہے دائیں طرف اور گاہے بائیں طرف جھکنا بھی باعثِ کراہت ہے (ذخیرہ) بحالت نماز کبھی ایک پاؤں پر اور کبھی دوسرے پاؤں پر زور دینا باعثِ کراہت ہے کسی عذر کی وجہ سے ہو تو مکروہ نہیں۔ ایسے ہی ایک پیر کھڑے ہونے میں بھی کراہت ہے۔ (ظہیریہ) قیام کرتے وقت قدم آگے بڑھانا باعثِ کراہت ہے اٹھتے وقت دائیں طرف کے اعضاء پر اور بیٹھتے وقت بائیں طرف کے اعضاء پر زور ڈالنا استحباب میں داخل ہے (تبیین) بحالتِ نماز کوئی خوشبودار چیز یا خوشبو سونگھنا باعثِ کراہت ہے (ذخیرہ) بحالت سجود وغیرہ ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب سے پھیرنا باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خاں) امام محراب میں تنہا کھڑا ہو تو یہ باعثِ کراہت ہے اور اگر خارجِ محراب کھڑا ہو کر سجدہ محراب میں کرے تو باعثِ کراہت نہیں (تبیین) امام اگر پیچھے جگہ تنگ ہونے کی بناء پر محراب میں کھڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی برہانیہ) امام تنہا چبوترہ پر ہو اور مقتدی نیچے ہوں یا مقتدی چبوترہ پر ہوں اور امام اکیلا نیچے ہو تو روایت کے ظاہر کے مطابق اس میں کراہت ہے (ہدایہ) اگر بعض مقتدی بھی امام کے ہمراہ ہوں تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ پھر کراہت نہیں (محیط سرخسی) یہ اس چبوترہ کا حکم ہوگا جو قد آدم اونچا ہو اور اس قدر اونچا چبوترہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (طحاوی) بعض کہتے ہیں کہ چبوترہ کی اتنی اونچائی کا اعتبار رہے جو فرق پیدا کردے اور بعض اسے سترہ کے اوپر قیاس کرکے ایک ذراع بلندی کا اعتبار کرتے ہیں۔ یہی قول معتمد ہے (تبیین) غایۃ البیان میں لکھا ہے کہ درست قول یہی ہے (بحر الرائق) خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا باعثِ کراہت ہے کیونکہ یہ تعظیم و احترام کے خلاف ہے کوئی شخص مسجد میں کسی مقام کو اپنی نماز کے واسطے مخصوص کرلے اس میں کراہت ہے (تاتارخانیہ) کسی شخص کے چہرہ کی جانب رخ کرکے نماز ادا کرنا باعثِ کراہت ہے (معدن) کوئی شخص اگر کسی کے چہرہ کی جانب نماز پڑھ رہا ہو اور ان کے بیچ میں کوئی تیسرا شخص ہو جس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو تو نماز کراہت سے خالی ہوگی (تمرتاشی) نمازی کی جانب منہ کرنا باعثِ کراہت ہے چاہے نمازی صف اول میں ہو یا آخر صف میں (حلیہ) اگر کسی گفتگو کرنے والے شخص کی پیٹھ کی جانب نماز پڑھے خواہ وہ اس کے بالکل نزدیک ہو نماز کراہت کے خالی ہوگی۔ لیکن اگر آوازیں اتنی اونچی ہوں کہ نمازی کے نماز کے اندر خلل پڑنے کا خطرہ ہو تو کراہت ہے (خلاصہ) ایسے مقام پر نماز ادا کرنا جہاں سامنے لوگ نیند کی آغوش میں ہوں باعثِ کراہت ہے (فتاویٰ قاضی خان) بحالت نماز تنور یا کھٹی کی جانب منہ کرنا جس کے اندر آگ جل رہی ہو باعثِ کراہت ہے قندیل یا چراغ کی جانب منہ کرنے سے نماز میں کراہت نہ آئیگی (محیط سرخسی) زیادہ صحیح قول یہی ہے (خزانۃ الفتاوی) نمازی کے سامنے یا سر پر قرآن، تلوار یا اسی طرح کی کوئی چیز لٹک رہی ہو تو اس کے اندر کوئی حرج نہیں۔ ہے (فتاوی قاضی خاں) امام بحالت رکوع اور یہ کسی آنے والے کی آہٹ محسوس کرکے آنے والے کے رکوع میں شرکت کی غرض سے دیر کرے اگر امام

نے آنے والے کو پہچان کر ایسا کیا ہو تو نماز میں کراہت آجائے گی۔ اور اگر بغیر پہچانے ایسا کیا تو بقدر ایک یا دو تسبیح کے دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں (مختار الفتاوی) صف کے مقابل امام کا کھڑا ہونا باعث کراہت ہے (بحر الرائق) کوئی شخص نماز دینار یا درہم منہ میں رکھ کر پڑھے تو چاہے قراءت سے روکنے والا نہ ہو مگر باعث کراہت ہوگا۔ کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لیکر نماز ادا کرنا کراہت کا سبب ہے (فتاوی قاضی خاں) گندگی سامنے ہو تو نماز ادا کرنا باعث کراہت ہے (محیط سرخسی) بغیر عذر بحالت نماز چند قدم چلنا اور بعد سر قیام کچھ دیر رکنا باعث کراہت ہے اگر عذر کی وجہ کر ہو تو باعث کراہت نہیں (محیط سرخسی) کوئی شخص صف کے پیچھے کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور اس کے بعد صف میں آکر مل جائے تو یہ باعث کراہت ہے (محیط سرخسی) بلا عذر بحالت رکوع گھٹنوں کے اوپر اور بحالت سجدہ زمین کے اوپر ہاتھ نہ رکھنے میں کراہت ہے (فتاوی قاضیخاں) امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت باعث کراہت ہے (ہدایہ) سر اوندھا کر دینا یا بلند کر دینا اور رفع یدین کرنے وقت دونوں ہاتھ کانوں سے بھی اوپر اٹھا لینا یا شانوں سے نیچے ہی رکھنا اور بحالت سجدہ پیٹ رانوں سے ملا لینا اور بوقت تکبیر امام کی آمد سے قبل جماعت کا صفوف میں کھڑا ہونا باعث کراہت ہے (خزانۃ الفقہ) اگر امام نماز کے اندر اتنی عجلت سے کام لے کہ مقتدی مقدار مسنون کو بھی پوری طرح ادا نہ کر پائے تو یہ مکروہ ہوگا۔ (منیہ) تحفہ میں لکھا ہے کہ بحالت نماز مکھیوں یا مچھروں کو بے ضرورت ہاتھ سے اٹھانا باعث کراہت ہے اور بوقت ضرورت "عمل قلیل" کے ذریعہ ہٹانا کراہت سے خالی ہے (تاتارخانیہ) بغیر عذر بحالت نماز عمل قلیل باعث کراہت ہے (بحر الرائق) کوئی شخص گلے میں کمان یا ترکش ڈالے نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان کے ہلنے سے نماز میں کچھ خلل پڑتا ہو تو بکراہت نماز ادا ہوگی۔ (سراج الوہاج) کوئی شخص کسی کی زمین چھین کر اس میں نماز پڑھے تو درست ہے مگر وہ اس ظلم کے عذاب سے نہ بچیگا جو عمل بندہ اور اللہ کے درمیان ہے اس پر اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ لیکن جو عمل باہم بندوں کے درمیان ہے اس پر (نا انصافی کی وجہ سے) عذاب (کا مستحق) ہوگا (مختار الفتاوی) مکروہات کی جتنی شکلیں اوپر مذکور ہوئیں ان تمام میں نماز ارکان اور شرائط موجود ہونے کی بناء پر ہو تو جاتی ہے مگر از سر نو اس طرح پڑھ لینی چاہیے جس کے اندر کسی طرح کی کراہت نہ باقی ہو۔ کراہت کی ساتھ پڑھی ہوئی تمام نمازوں کا یہی حکم ہوگا۔ (ہدایہ) کراہت تحریمی ہو تو لوٹانا واجب ہے اور تنزیہی ہو تو لوٹانا مستحب ہے اسواسطے کہ کراہت تحریمی بمنزلہ واجب کے ہوتی ہے (فتح القدیر)

ضمنی مسائل

کوئی شخص نماز شروع کرے اور اس کے والد یا والدہ میں سے کوئی آواز دے تو نماز سے فارغ ہونے تک جواب نہ دینا چاہیے۔ لیکن کسی بنا پر فریاد چاہ رہے ہوں تو (اشباہ) جواب دیدیا جائے وجہ یہ کہ بے ضرورت نماز کا توڑنا درست نہیں ہا ایسے ہی اگر دوسرے شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ چھت پر سے گر پڑیگا۔ یا آگ میں جل جائیگا یا پانی میں غرق ہو جائے گا اور وہ نمازی سے فریاد کر رہا ہو تو نماز کا توڑنا ضروری ہوگا کوئی شخص نماز کے واسطے کھڑا ہو اور کوئی شخص ایک درہم کی قیمت کی کوئی چیز اس کے پاس سے چرالے تو اسکے واسطے نماز توڑ کر چور کی جستجو درست ہے چاہے نماز فرض ہو یا نفل ہو۔ (اسواسطے کہ درہم کا شمار مال میں ہے کوئی عورت نماز ادا کر رہی ہو اور ہانڈی میں ابال آجائے تو اسے درست کرنے کی خاطر نماز توڑنا درست ہے کسی مسافر کا جانور بے موقعہ کسی جانب چلا جائے یا چرواہا اپنی بکریوں میں بھیڑیے کے آجانے کا اندیشہ کرے یا کنوئیں کے قریب کسی اندھے کو دیکھ کر اس کے کنوئیں میں گرنے کا خطرہ ہو تو نماز توڑ دینی چاہیے (سراج الوہاج) کوئی ذمی کافر آکر نمازی کو مسلمان کرنے کیلئے کہے تو خواہ فرض نماز ہو توڑ دینی چاہیے (خلاصہ) صبح نمودار ہونے پر ذکر خیر کے سوا کوئی دوسرا کلام باعث کراہت ہے (محیط سرخسی) عداوت دور ہونے کی نیت سے نماز نہ پڑھی جائے (خلاصہ)

فصل

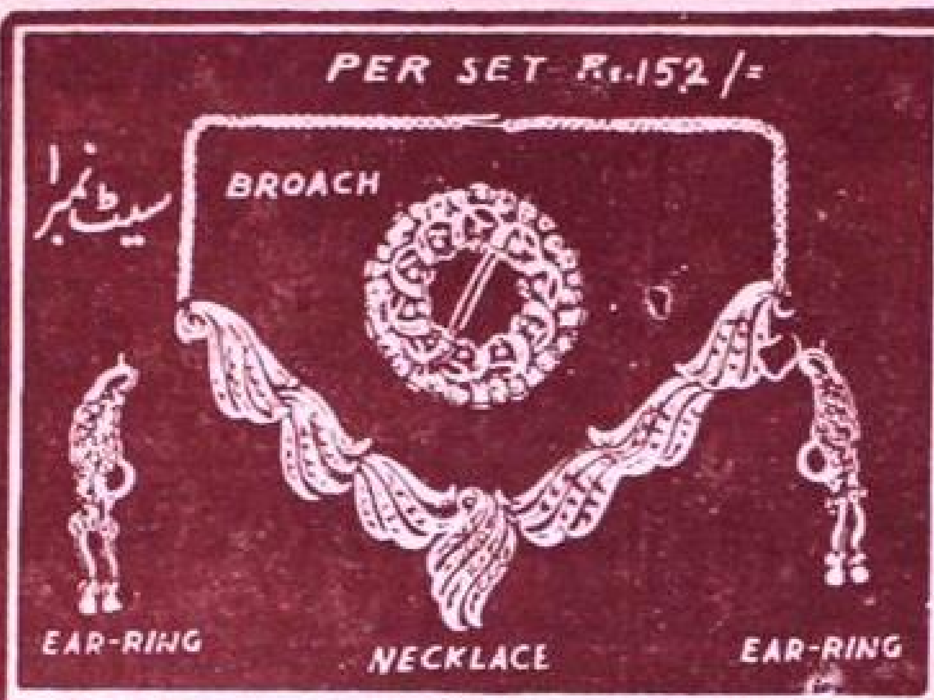
مسجد کے دروازہ کو بند کر دینا باعث کراہت ہے بعض کہتے ہیں سامان مسجد محفوظ کرنے کی خاطر نماز کے اوقات کے سوا دوسرے وقتوں میں دروازہ بند کر دینا باعث کراہت نہیں درست قول یہی ہے مسجد کی چھت کے اوپر ہمبستری یا پاخانہ، پیشاب کرنا مکروہ ہوگا۔ اور گھر میں ایک مقام نماز کے واسطے مقرر کر لیا ہو تو اس کی چھت کے اوپر یہ کام باعث کراہت نہیں عید گاہ اور نماز جنازہ ادا کرنے کی جگہ کے بارے میں اختلاف ہے زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کا حکم مسجد کا سا نہ ہوگا مگر جواز اقتدار میں مکان واحد ہونے کی بنا پر مسجد کی طرح ہے (تبیین) فنائے مسجد کا حکم مسجد کا سا ہے۔ حتی کہ اگر کوئی شخص فنائے مسجد میں کھڑا ہو اور وہیں سے اقتدار امام کرلے اور نہ صفوف ملی ہوں اور نہ مسجد بھری ہوئی ہو تب بھی اس کی اقتداء جائز ہوگی۔ چنانچہ امام محمدؒ باب الجمعہ میں اس جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسجد کی طاقوں اور دیواروں پر بھی اقتداء جائز ہوگی خواہ صفوف ملی ہوئی نہ ہوں دار صیارفہ

ہیں اقتداء کرنی درست نہیں لیکن صفیں ملی ہوئی ہوں تو اقتداء جائز ہوگی ایسے مسجد کے دروازے والے چبوتروں کے اوپر جو لوگ کھڑے ہوں ان کی اقتداء بھی جائز ہوگی اس وجہ سے کہ وہ فنائے مسجد کے حکم میں ہیں اور مسجد سے ملے ہوئے ہیں (فتاویٰ قاضی خاں) چونے اور سونے کے پانی کے ذریعہ مسجد کے اندر نقش کردینا باعث کراہت نہیں (دیتیں) یہی حکم اپنے مال سے کرنے کی صورت میں ہوگا۔ مگر متولی کے واسطے وقف کے مال سے فقط تعمیر سے متعلق امور درست ہیں اور نقوش وغیرہ اس قسم کے کام درست نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ایسا کرلے تو اس کا معاوضہ دینا ہوگا مسجد کا مال بیچ ہو اور متولی کو ظالموں کے ہلاک یا برباد کردینے کا خطرہ ہو ایسی صورت میں مال مسجد سے نقوش کرنے میں کوئی حرج نہیں (کافی) مسجد کی دیواروں و محرابوں پر قرآن کریم کی آیات نہ لکھنا بہتر ہے اس واسطے کہ اس کے اندر کتابت کے گرنے اور پیروں کے نیچے آنے کا خطرہ ہے جیسے نسخی میں لکھا ہوا ہے کہ مصلے یا فرش کے اوپر اللہ تعالیٰ کے ناموں کو لکھ دیا گیا ہو۔ تو اس کو بچھانے یا استعمال کرنے میں کراہت (تحریمی) ہے اور وہ عرصے کا استعمال کرلینے کا خطرہ ہو تو دوسرے کو بطور ملک دے دینا بھی باعث کراہت ہے اور اسے بلند جگہ پر رکھ دیں تاکہ اس پر کوئی چیز نہ رکھی جاسکے۔ تعویذ دروازوں کے اوپر لکھ کر لگا دینا باعث کراہت ہے اسواسطے کہ اس کے اندر اہانت کا پہلو ہے (کفایہ) اندرونِ مسجد کلی اور وضو باعث کراہت ہے مگر مسجد کے اندر اس کے واسطے کوئی مخصوص جگہ بنائی گئی ہو جہاں پر نماز نہ پڑھی جاتی ہو تو درست ہے اندرونِ مسجد برتن میں وضو کرلینا درست ہے (فتاویٰ قاضی خاں) مسجد کی دیواروں، اپنے سامنے کی کنکریوں یا بوریوں کے اوپر یا نیچے تھوکنا اور ناک صاف کرنا موزوں نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اسکے اٹھانے کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ (محیط سرخسی) اور اگر بالکل مجبوری ہو تو بوریے کے اوپر تھوکنا۔ اس کے نیچے تھوکنے کے لحاظ سے کم برا ہے وجہ یہ ہے کہ درحقیقت بوریے مسجد نہیں بلکہ بوریوں کے نیچے کی جگہ دراصل مسجد ہے۔ اگر مسجد میں بوریے نہ ہوں تو مٹی کے اندر دبا دینا چاہیئے اور زمین کے اوپر (ہرگز) نہ چھوڑنا چاہیئے (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص گیلی مٹی میں چلا ہو تو اس کو مسجد کی دیواروں یا ستونوں کے ذریعے صاف کرنا باعث کراہت ہے۔ اگر مسجد کے بوریے صاف کرے تو کوئی حرج نہیں مگر اولیٰ و افضل ایسا نہ کرنا ہے اگر مسجد کی مٹی کو صاف کرے اور وہ جمی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں اور بکھری ہوئی تو باعث کراہت ہے مختار قول یہی ہے اگر مسجد میں لگی ہوئی لکڑی کے ذریعہ صاف کرے تو کوئی حرج نہیں۔ (محیط سرخسی)

اندرون مسجد کنواں نہ کھودا جائے کنواں پہلے سے موجود ہو تو اسے برقرار رکھا جائے مثلاً چاہ زمزم۔ مسجد میں درخت بونا باعث کراہت ہے کیونکہ اسطرح کفار کے عبادت خانوں کے مشابہ ہو جائیگی نیز نماز کی جگہ گھر جائیگی۔ لیکن اگر یہ مسجد کیلئے فائدہ مند ہو مثلاً زمین نم ہونے کی بنا پر اس کے ستون نہ ٹھہر پاتے ہوں اور درخت ہونے کی وجہ سے نمی کے اندر کمی ہو جائے تو درست ہے (فتاویٰ قاضی خاں) مسجد میں بوریے رکھنے کی خاطر کوئی مکان بنانے میں کوئی حرج نہیں (خلاصہ) شہر کی فصیل پر بنی ہوئی مسجد کے بارے میں فقہاء کہتے ہیں کہ اس کے اندر نماز نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ حق عوام ہے مگر جواباً اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہوگی کہ شہر اگر غلبہ کی بنا پر مفتوح ہوا اور یہ مسجد باجازت امام بنائی گئی تو اس کے اندر نماز درست ہے اسلئے کہ امام راستہ میں مسجد بنانے کا مختار ہے تو فصیل شہر کو مسجد بنانا بدرجہ اولیٰ درست ہے کوئی شخص مسجد میں سے ہو کر گذرتا ہو اور اسے راستہ بنالے تو بغیر عذر کے جائز نہ ہوگا۔ اگر کوئی عذر ہو تو درست ہوگا۔ اس کے بعد مسجد سے ہو کر گذرے تو دن میں ایک بار اس میں نماز ضرور پڑھ لینی چاہیئے ہر مرتبہ گذرتے وقت نماز پڑھنی لازم نہیں۔ درزی مسجد میں بیٹھ کر سیئے تو یہ باعث کراہت ہے مگر لڑکوں کے نکالنے یا حفاظت مسجد کی خاطر بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں ایسے ہی اجرت پر کاتب کے لئے مسجد میں بیٹھ کر لکھنا باعث کراہت ہے اور بے اجرت لکھنے میں کراہت نہیں معلم جو بچوں کو اجرت لیکر مسجد میں تعلیم دیتا ہو۔ گرمی یا اور کسی حاجت کی وجہ سے ہو تو مسجد میں تعلیم دینا باعث کراہت نہ ہوگا۔ قاضی امام نے تتمہ کے اندر اور "افزار العیون" میں ذکر کیا ہے کہ معلم کا حکم کاتب اور درزی کا سا ہے (خلاصہ) کسی شخص کے گھر میں مسجد ہو اور وہ گھر ایسا ہو کہ بند کر دینے پر اس کے گھر والے مسجد میں با جماعت نماز پڑھ لیتے ہوں تو اسکا مسجد جماعت کا سا حکم ہے۔ اور اس کے واسطے احکام مسجد ثابت ہو جائیں گے اس کے اندر بیع حرام قرار دیجائیگی اور جنبی کا داخلہ ممنوع ہو جائیگا یہ حکم جب ہوگا جبکہ گھر کے لوگ نماز پڑھنے والے کو اس میں آنے سے منع کرتے ہوں اور اگر ایسا گھر ہو کہ بند کردینے پر مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو اور اس کا دروازہ کھولنے پر جماعت ہو جایا کرتی ہو تو اس کا حکم مسجد کا سا نہیں چاہے گھر والے لوگوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوں (فتاویٰ قاضی خاں) کسی شخص کو مسجد کا چراغ اپنے گھر نہ لیجانا چاہیے بلکہ گھر کا چراغ مسجد میں لیجانا چاہیے۔ مسجد کے چراغ تہائی رات تک جلانے میں کوئی حرج نہیں مگر اس سے زیادہ نہ جلانا چاہیے البتہ اگر وقف کرنیوالا اور اس طرح کی کوئی شرط رکھے یا وہاں اس طرح کا رواج ہو تو کوئی حرج نہیں (فتاویٰ قاضی خاں) مسجد کے بوریے وغیرہ جو عموماً ادھر ادھر پڑے رہا کرتے ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز کپڑوں میں لپٹ کر آجائے اور لانے کا قصد نہیں تھا۔ تو اس کا لوٹانا ضروری نہ ہوگا۔ (خلاصہ) جو شخص اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنوائے تو اس کی مرمت عمارت، بوریے، چٹائی، بچھونے، قندیل جلوانے اور امامت و اذان و اقامت کا وہ زیادہ حقدار ہوگا بشرطیکہ وہ اس کا اہل بھی ہو اگر وہ اس کا اہل ہو تو اسی کی رائے کے مطابق دوسرے شخص کو متعین کر دیا جائے (فتاویٰ قاضی خاں) بلا نماز مسجد میں بیٹھنے

صوم کے واسطے کوئی حرج نہیں۔ لیکن کوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی (خلاصہ) ختم شد۔

CHOICE OF EVERY WOMAN!



Gold Plated JEWELLERY

ACID & WEATHER PROOF

سونے کا ورق چڑھے ہوئے گولڈ پلیٹیڈ

نگینہ والے اور سادہ

حسین و دلکش زیورات



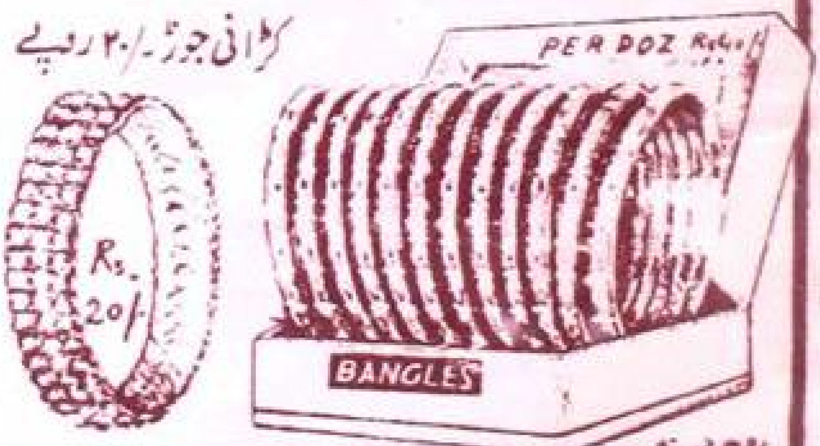
ان مضبوط، دلآویز، فیشن ایبل اور بالکل موڈرن پسندیدہ زیورات کے سیٹوں کی جاذبیت آپ کا من موہ لے گی۔ دن کی روشنی میں یہ زیورات اس طرح چمکتے دمکتے ہیں جیسے سورج کی کرنوں میں سونا۔ بجلی کی روشنی میں رات کو امیٹیشن پکھراج کا جڑاؤ کام بڑی آن بان اور شان پیدا کرتا ہے۔ یوں دیکھنے میں یہ سیٹ ہزار روپے سے کم کا معلوم نہیں ہوتا۔ ان کی رونق دیرپا ہے۔ زیورات بیحد مضبوط بنے ہیں۔ نزاکت اور باریکی بڑی پُرکشش اور نظر نواز ہے۔ مخملی ڈبوں میں یہ احتیاط بھیجے جا سکتے ہیں۔ محصول بہر صورت بذمہ خریدار آرڈر آنے پر بذریعہ وی پی بھیجے جائیں گے۔

قیمت سیٹ مکمل نمبر ۱/۱۵۲ روپے، مکمل سیٹ نمبر ۲/۱۵۵ روپے، مکمل سیٹ نمبر ۳/۱۵۰ روپے۔

چوڑیاں فی درجن ۴۰ روپے علاوہ محصول ۱۰/-



کڑائی جوڑ ۲۰/- روپے



GAZALA JEWELLERY MUSEUM Jama Masjid P.BOX 2010 **DELHI.**

بہترین، معتبر، ارزاں اور فیشن ایبل گھڑیاں

WORLD RENOWNED WATCHES — **All Proof·Wrist Watches**

WATERPROOF SHOCKPROOF

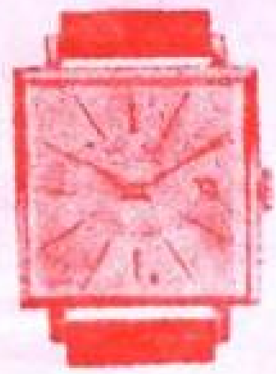
تصدیق

ضرورتمند حضرات سوئس ناولٹی ایمپوریم ہی سے گھڑیاں منگائیں۔ ان کا مال اشتہار کے مطابق ہوتا ہے اور بہت ہی کم منافع پر دیانتداری کیساتھ پسندیدہ اور قابل بھروسہ گھڑیاں اپنے خریداروں کیلئے مہیا کرتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے مال منگانیوالوں کے ایسے بیشمار خطوط دیکھے ہیں جن میں گھڑیوں کی اچھائی اور وقت کی سچائی کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی

ایڈیٹر آستانہ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ کلیم اللہ

عدیم المثال شہرہ آفاق گھڑیاں





سفید کیس، ۱۷ جوئل واٹر پروف سینٹر سیکنڈ بلا کیلنڈر قیمت -/۹۵

سنہری کیس، ۱۷ جوئل سیکنڈ سینٹر چوکور شیپ بلا کیلنڈر قیمت -/۱۲۵

وقت اور تاریخ بتانے والی گھڑیاں

ان کم قیمت لاجواب خوبصورت گھڑیوں کو دیکھ کر دنیا حیران رہ گئی یعنی اور بیمثال گھڑیاں وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ بھی بتاتی ہیں۔ ۲۴ گھنٹے بعد تاریخ خودبخود بدل جاتی ہے۔ واٹر پروف اسٹین لیس دیدہ زیب اور دلآویز مضبوط دیرپا اور خوبصورت گھڑیاں ہیں۔ آج ہی بشرط واپسی آرڈر دیجئے گھڑی مخملی بکس میں بحفاظت بھیجدی جائے گی۔

SATISFACTION GUARANTEED



خوبصورت گولڈن الاسٹک چین قیمت دس روپے -/۱۰

بے مثال گھڑیاں حاصل کیجئے …!

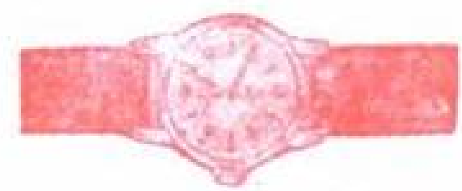
آپ نے بہت سے کارخانوں کی گھڑیاں دیکھی ہونگی اور اُن کی تعریفیں بھی سنی ہونگی لیکن یہ گھڑیاں اپنی خوبیوں کے اعتبار سے بہت ہی عمدہ ہیں اور یہ معیاری کارخانوں نے تیار کی ہیں جو ٹھیک ٹھیک وقت بتلاتی ہیں۔ نہایت خوشنما، خوبصورت، دیدہ زیب اور مضبوط ہیں، نئے فیشن اور نئے انداز کی ہیں ان گھڑیوں کو معمولی جھٹکا لگنے سے نقصان نہیں پہنچتا، برابر چلتی رہتی ہیں۔ ان کے روپہلی اور سنہری کیس بھی بہت حسین اور مضبوط ہیں۔ یہ گھڑیاں مجموعی حیثیت سے دو سو اور تین سو روپے کی گھڑیوں کا مقابلہ کرتی ہیں اور ان خوبیوں کی گھڑیاں اتنی کم قیمت پر گارنٹی کے ساتھ آپ کو اور کہیں سے دستیاب نہیں ہوسکتیں۔ اس زریں موقع سے فائدہ اُٹھائیے۔

بہت سے حضرات دو دو تین تین گھڑیوں کا یکجائی آرڈر دیتے ہیں۔ ایسے اشخاص سے ہماری مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ پہلے صرف ایک گھڑی امتحاناً منگائیں اور تسلی بخش ثابت ہونے پر مزید گھڑیوں کے لئے آرڈر ارسال کریں۔ یہ گھڑیاں خوبصورت قسم کے ساتھ مخملی عمدہ بکسوں میں بہت احتیاط سے بشرط پسندیدگی روانہ کی جاتی ہیں۔



بہترین الارم ٹائم پیس ریڈیم ڈائل اسپیشل کوالٹی

قیمت ۵۰ روپے -/۵۰



لیڈیز سنہری کیس، ۱۷ جوئل گول یا چوکور شیپ بہترین مشین

قیمت -/۱۴۰



سنہری و سفید کیس، ۱۷ جوئل واٹر پروف سینٹر سیکنڈ -/145

کبھی نہ خراب ہونیوالا اسٹیل کیس سفید واٹر پروف سینٹر سیکنڈ کیلنڈر قیمت -/155

SWISS NOVELTY EMPORIUM

POST BOX NO. 1509 — DELHI

سوئس ناولٹی ایمپوریم پوسٹ بکس نمبر ۱۵۰۹ دہلی ۶